

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (القرآن)  
 بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (بخشہ)  
 کہتے ہیں کہ درخواستی کا ہے اندازِ بیاں اور (عرف)

خطابت  
 کی دنیا کا  
 شاہکار

# خطبات درخواسی

## (توحید خداوندی)

جلداول

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواسی کے علمی جانشین  
 شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والفقیر  
 شیخ طریقت حضرت مولانا  
**شفیق الرحمن درخواسی** نور اللہ  
 مرتدہ  
 بانی مرکز جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

شیخ الحدیث حضرت درخواسی کے جانشین  
 شیخ الحدیث والفقیر خطیب اسلام

ایمین و ناشر  
 علوم درخواسی مدظلہ  
**حماد اللہ درخواسی** پیر طریقت  
 حضرت مولانا

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
 نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

حافظ محمد انجمن درخواسی

مترتب

نائب مہتمم مرکزیہ جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

ناشر

مکتبہ شفیق درخواسی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور مرکزی  
 گرین ٹاؤن ضلع چیم پاران  
 پوسٹ بکس نمبر 5  
 Web: www.shaikedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

# صاحب تصنیف - ایک نظر میں

مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستیؒ ابن مولانا عبدالرؤف صاحب درخواستیؒ

نام

۱۳ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ مطابق 1947ء

ولادت

۱۰ شعبان المعظم بروز جمعۃ المبارک ۱۴۲۷ھ مطابق 24 اگست 2007ء

وفات

آپ کے بڑے صاحبزادہ و جانشین حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے پڑھایا

نماز جنازہ

تکمیل درس نظامی و دیگر علوم و فنون ۱۳۸۶ھ

تعلیم

حدیث - تفسیر - فقہ - و دیگر اسلامی علوم کی تدریس - جامعہ مخزن العلوم خان پور ۲۰ سال -  
دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور ۲ سال - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور ۱۸ سال -

تدریس

علمی جانشین - شیخ الاسلام حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ -

جانشین

جنید وقت حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ - حافظ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ -

اجازت

مرشد العلماء حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہاولی رحمۃ اللہ علیہ -

خلافت

1 - شیخ الحدیث و شیخ التفسیر و رئیس دارالافتاء - جامعہ مخزن العلوم خان پور ۱۵ سال - دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور ۲ سال -  
جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور ۱۸ سال -

مناصب

2 - بانی - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور - تاسیس 1987ء - بانی - جامعہ عائشہ صدیقہؓ للبینات خان پور تاسیس 1987 -  
بانی - مکتبہ شیخ درخواستی خان پور تاسیس 1997 -

3 - مہتمم - دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور 1985-1986 - مہتمم - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور 1987 تا 2007ء -

4 - امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان 1987 تا 2007ء -

5 - مرکزی سرپرست اعلیٰ - جمعیت علماء اسلام پاکستان 1995 تا 2007ء -

تصانیف کی فہرست بیک ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیں -

تصانیف

# صاحب تصنیف۔ ایک نظر میں

نام مولانا حماد اللہ ہلب درخوasti ابن مولانا شفیق الرحمن صاحب درخوasti رحمۃ اللہ علیہ۔

ولادت ۷ جمادی الثانی بروز سوموار ۱۳۸۹ھ مطابق 1969ء۔

تعلیم حفظ قرآن مجید۔ لسانی درخوasti۔ دادا جان حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس 1980ء۔  
تکمیل درس نظامی و دیگر علوم و فنون۔ 1989ء۔

تدریس حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ و دیگر اسلامی علوم کی تدریس جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور۔ 1990ء سے تاحال۔

جانشین شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخوasti رحمۃ اللہ علیہ۔

اجازت و خلافت شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخوasti رحمۃ اللہ علیہ۔

مناصب 1۔ مہتمم۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور۔

2۔ مرکزی راہنما۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

3۔ نائب امیر مرکزی۔ مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان۔

4۔ چیئرمین: شیخ درخوasti ٹرسٹ خان پور

5۔ مدیر۔ مکتبہ شیخ درخوasti خان پور۔

6۔ مہتمم۔ جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات خان پور۔

تصانیف تصانیف کی فہرست بیک ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیں۔



ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ  
 يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ  
 کہتے ہیں کہ درخواستی کا ہے انداز بیان اور اس وقت

خطابت  
 کی دنیا کا  
 شاہکار

# خطبات درخواستی

(توحید خداوندی)

جلداول

انفرادی

شیخ الاسلام حضرت مفتی اعلیٰ پاکستان  
 شیخ الحدیث و مفسرین امام العلماء و الصالحین شیخ الحدیث و التفسیر  
 شیخ طریقت شفیق الرحمن درخواستی نور اللہ  
 حضرت مولانا مولانا مولانا  
 بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین  
 شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت  
 حضرت مولانا  
 امین و ناشر  
 مدظلہ علوم درخواستی  
 حماد اللہ درخواستی

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 مرکزی راجنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
 نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

حافظ محمد انجمن طلباء درخواستی

نائب مہتمم: مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

ناشر

مکتبہ شہینہ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 Web: www.shaikedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

ضابطہ

جملہ حقوق طبع و نشر بنام مکتبہ شیخ درخواسی محفوظ ہیں

نام کتاب : **خطبات اور خواتی** (جلد اول)

از اقاوات : **شیخ طریقت شفیق الرحمن درخواسی** (مؤلف) **حضرت مولانا** (مترجم)

حضرت **حماد اللہ درخواسی** (مظہر)

تاریخ طباعت : فروری 2013ء ربیع الاول 1434ھ

تعداد طبع چہارم : ایک ہزار

طباعت باہتمام : شبیر احمد فاروقی 0300-6714356



## انتساب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبات درخواسی۔ جلد اول کو اپنے دادا جان ولی کامل حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب درخواسی نور اللہ مرقدہ کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنی زندگی کے شب و روز شریعت مطہرہ کی اتباع میں گزارے۔ جنہوں نے زندگی کی کٹھن راہوں میں مصائب اور تکالیف کو خندہ پیشانی سے قبول کیا لیکن حق اور سچ کے دامن کو نہ چھوڑا۔

جنہوں نے اپنی ساری اولاد کو دین اسلام کی خدمت کیلئے وقف کر دیا۔ جن کے اخلاص، دعاؤں اور حسن تربیت کے صدقے پروردگار نے انکے چاروں بیٹوں کو ان کی زندگی میں ان کی نگاہوں کے سامنے قرآن وحدیث کی خدمت کیلئے قبول کر لیا۔ جن کی شفقتوں و محبتوں کے زیر سایہ میں نے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی اور جن کی دعاؤں نے میرے لئے حصول علم اور خدمت قرآن وحدیث کی راہیں آسان کر دیں۔ آج جب ان کا ہنستا مسکراتا..... دن کے اجالوں اور رات کی تاریکیوں میں تلاوت قرآن اور ذکر اللہ میں مصروف..... پیارا سا حسین چہرہ نگاہوں کے سامنے آتا ہے تو دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ پروردگار ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور ٹھکانا نصیب فرمائیں اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انقر الی اللہ

حماد اللہ درخواسی

یکم محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

## حدیث دل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ..... اِذَا بَعْدَ  
 خَطَبَاتِ دَرْخَوَاسْتِ - جِلْدِ اَوَّلِ تَوْحِیْدِ خَدَاوَنْدِیْ پَرِ مَشْتَمَلِ خَطَبَاتِ كَا عَظِیْمِ الشَّانِ مَجْمُوْعَهٗ هَیْ  
 پَهْلَا خَطَبَهٗ - تَوْحِیْدِ بَارِیْ تَعَالٰی،

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کردہ ایک عظیم الشان خطبہ ہے جو پچیس عقائد  
 پر مشتمل ہے۔ جو کہ درحقیقت پچیس خطبات اور پچیس مواعظ ہیں۔

دوسرا خطبہ - موحد اعظم حضرت ابراہیم خلیل اللہ

حضرت ابراہیمؑ کی ”دعوت توحید“ انداز دعوت، استدلال عقلی و نقلی، امتحانات و  
 انعامات، فضائل و مناقب پر مشتمل قرآن مجید اور تاریخ کی سیر کرانا ہوا ایک ناقابل  
 فراموش خطبہ ہے جو کہ درحقیقت کئی بیانات کا مجموعہ ہے۔ جو میرا بیان کردہ و تحریر کردہ ہے۔

تیسرا خطبہ - سورہ فاتحہ کی تشریح

سورہ فاتحہ کی مکمل تشریح و تفسیر اور سورہ فاتحہ کی فضیلت و جامعیت پر مشتمل ایک بے مثال  
 خطبہ ہے۔ جو کہ درحقیقت پورے قرآن کا ایک اعجاز و خلاصہ منظر پر لاتا ہوا بیان ہے۔  
 جو میرا بیان کردہ و تحریر کردہ ہے۔

چوتھا خطبہ - انوار القرآن

قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کی تفسیر پر مشتمل بر موقع ختم دورہ تفسیر القرآن حضرت  
 والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم الشان بیان ہے۔ جو اہل علم اور اہل ذوق کیلئے

ایک بہترین علمی و روحانی تحفہ ہے۔

## پانچواں خطبہ۔ انوار الحدیث

بخاری شریف کی آخری حدیث کی تشریح پر مشتمل بر موقوع ختم بخاری شریف حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم الشان بیان ہے جو اہل علم اور اہل ذوق کیلئے ایک بہترین علمی و روحانی تحفہ ہے۔

## آخری پانچ خطبے

خطبہ حجۃ الوداع، خطبہ جمعۃ المبارک، خطبہ عید الفطر، خطبہ عید الاضحیٰ، خطبہ نکاح ہر عالم اور طالب، ہر مقرر اور واعظ کی ضرورت تھے اور جلد اول کے لائق اور مناسب تھے۔ خطبات درخواستی۔ جلد اول میں اصحاب ثلاثہ کا تعارف اور اصحاب ثلاثہ کی دعائیں اور واقعات اصحاب ثلاثہ ایک حسین و دل نشین اضافہ و کاوش ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس محنت و خدمت کو مقبول و منظور فرمائیں۔ کتاب کو مقبولیت و محبوبیت سے نوازیں۔ سب مسلمانوں کیلئے نفع اور ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ میرے لئے، میرے اساتذہ کیلئے، میرے والدین اور پورے خاندان کیلئے ذخیرہ آخرت بنائیں۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انقر الی اللہ

حماد اللہ درخواستی

یکم محرم الحرام ۱۴۳۳ھ





اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَأَصَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ مُنِجٌ مُبْتَلِكَا

اللَّهُمَّ  
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَأَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ مُنِجٌ مُبْتَلِكَا

## فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
75	دوسری جزء اِلا اللہ میں اثبات ہے	3	انتساب
76	آیات کا مطلب	4	حدیث دل
77	توحید کی پہلی دلیل	15	تعارف اصحاب ثلاثہ
78	توحید کی دوسری دلیل	17	تعارف - شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی
78	توحید کی تیسری دلیل	35	تعارف - شیخ المحضین حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی
78	توحید کی چوتھی دلیل	53	تعارف - شیخ الحدیث حضرت مولانا حامد اللہ درخواستی مدظلہ
79	وعظ و نصیحت کے تین طریقے	65	پہلا خطبہ - توحید باری تعالیٰ
79	انعامات کا نتیجہ	70	تمہید
81	پہلی حدیث	71	توحید کا پہلا معنی
82	دوسری حدیث	72	توحید کا دوسرا معنی
82	تیسری حدیث	72	شُرک کا معنی
82	چوتھی حدیث	75	موحد اور مشرک میں فرق
83	توحید کے متعلق پچیس عقائد	75	کلمہ طیبہ میں دو جز ہیں
83	پہلا عقیدہ اللہ کی ذات موجود ہے	75	پہلی جزء اِلا اللہ میں نفی ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
99	آٹھواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات رازق ہے	83	پہلی دلیل۔ قرآنی آیت
101	نواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات حاضر و ناظر ہے	84	دوسری دلیل۔ امام اعظم کا واقعہ
102	اللہ کے سوا کوئی حاضر و ناظر نہیں	86	تیسری دلیل۔ امام مالک کا واقعہ
102	پہلی دلیل۔ آیت سورہ آل عمران	86	چوتھی دلیل۔ امام احمد بن حنبل کا واقعہ
102	دوسری دلیل۔ آیت سورہ یوسف	87	پانچویں دلیل۔ امام شافعی کا واقعہ
103	تیسری دلیل۔ آیت سورہ قصص	87	چھٹی دلیل۔ ایک بدو کا واقعہ
103	چوتھی دلیل۔ سیدہ عائشہ کا واقعہ	87	ساتویں دلیل۔ ایک بوڑھی
104	پانچویں دلیل۔ سیدہ عائشہ کا واقعہ		عورت کا واقعہ
105	چھٹی دلیل۔ معراج کا واقعہ	88	دوسرا عقیدہ۔ اللہ کی ذات احد ہے
106	ساتویں دلیل۔ ہجرت کا واقعہ	89	احد کے معنی میں چار باتیں
106	حضور ﷺ کی موجودگی میں کوئی امام نہیں بن سکتا	94	تیسرا عقیدہ۔ اللہ کی ذات صمد ہے
108	صحابہ کا عقیدہ	95	چوتھا عقیدہ۔ اللہ کی ذات لم یلد
109	دسواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات عالم الغیب ہے		ولم یولد ہے
111	پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے	95	پانچواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات کل کائنات کی خالق ہے۔
113	گیارہواں عقیدہ۔ علم کلی صرف اللہ کو ہے	97	چھٹا عقیدہ۔ اللہ کی ذات کل کائنات پر قادر ہے۔
115	فرشتوں کا عقیدہ		
115	انبیاء کا عقیدہ	98	ساتواں عقیدہ۔ اللہ سب کا مالک ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
131	سترہواں عقیدہ۔ عزت و ذلت کا مالک اللہ ہے۔	115	حضور علیہ السلام کا عقیدہ
		116	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ
131	اٹھارواں عقیدہ۔ بیماری اور شفا کا مالک اللہ ہے۔	116	صحابہ کا عقیدہ
		118	بارہواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات مختارِ کل ہے
132	انیسواں عقیدہ۔ اللہ سب کی پکار سننے والا ہے	118	پہلی دلیل۔ آیت سورۃ قصص
		120	دوسری دلیل۔ حضرت نوح کا واقعہ
134	ہر پیغمبر نے مشکل میں اللہ کو پکارا	120	تیسری دلیل۔ حضرت ابراہیم کا واقعہ
136	مشرکوں پر خدا کی مار	121	چوتھی دلیل۔ ابوطالب کا واقعہ
137	بیسواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات معبود مسجود ہے	122	پانچویں دلیل۔ حضور علیہ السلام کا واقعہ
		122	چھٹی دلیل۔ عبد اللہ بن ابی کا واقعہ
142	ایسواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات نذرو نیاز کے لائق ہے	123	ساتویں دلیل۔ حضور علیہ السلام کی شفاعت کبریٰ کا بیان
143	باہیسواں عقیدہ۔ قسم صرف اللہ کے نام کی	124	تیرہواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات مشکل کشا ہے
144	تیسواں عقیدہ۔ طواف صرف اللہ کے گھر کا۔	125	چودھواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات زندگی اور موت کی مالک ہے
145	چوبیسواں عقیدہ۔ اعتکاف صرف اللہ کی رضا کیلئے	126	پندرہواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات اولاد دینے والی ہے۔
145	پچیسواں عقیدہ۔ شرک کے نتائج میں ہے	127	سولہواں عقیدہ۔ نفع و نقصان کا مالک اللہ ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
173	حضرت ابراہیمؑ کا حیات	147	تین نبوی وظیفے
	بعد الحلمات کا مشاہدہ	151	دوسرا خطبہ۔
174	حضرت ابراہیمؑ اور تعمیر بیت اللہ		موحد اعظم ابراہیم خلیل اللہ
175	حضرت اسحاق کی خوشخبری	155	تمہید
177	حضرت اسمعیل کی خوشخبری	156	حضرت ابراہیمؑ کی خدا شناسی و خدا پرستی
179	حضرت ابراہیمؑ کی اپنے والد کیلئے دعا	158	حضرت ابراہیمؑ حضور کے مشابہ
179	حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں	158	حضور حضرت ابراہیمؑ کے مشابہ
182	حضرت ابراہیمؑ..... اسوۂ حسنہ	158	حضور دعائے خلیل
183	حضرت ابراہیمؑ کے آٹھ امتحانات	158	حضرت ابراہیمؑ کا نسب نامہ
184	پہلا امتحان۔ توحید کا اعلان	159	حضرت ابراہیمؑ کی اپنے باپ کو
184	دوسرا امتحان۔ قوم کو توحید کی دعوت		توحید کی دعوت
184	تیسرا امتحان۔ بتوں کی تباہی	160	حضرت ابراہیمؑ کی اپنے باپ
185	چوتھا امتحان۔ نارنورد میں رہائش		اور قوم کو توحید کی دعوت
186	پانچواں امتحان۔ ملک شام کی طرف ہجرت	163	حضرت ابراہیمؑ اور تین عجیب باتیں
187	چھٹا امتحان۔ ہاجرہ اور اسمعیل جنگل میں	169	حضرت ابراہیمؑ کی اپنی قوم کو توحید کی دعوت
189	ساتواں امتحان۔ قربانی کی ابتدا	170	حضرت ابراہیمؑ کا نورد سے مناظرہ
193	آٹھواں امتحان۔ بیت اللہ کی تعمیر	171	حضرت ابراہیمؑ کا مذہب
194	دعائے خلیل۔	172	حضرت ابراہیمؑ کی وصیت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
203	سڑھویں فضیلت۔ پورا خاندان	198	حوض کوثر کا تعارف
	دنیا کا امام	199	حضرت ابراہیمؑ کے پچیس فضائل
203	اٹھارویں فضیلت۔ قلب سلیم	199	پہلی فضیلت۔ دنیا کی امامت
204	انیسویں فضیلت۔ اسماعیل کی خوشخبری	199	دوسری فضیلت۔ اللہ کا انتخاب
204	بیسویں فضیلت۔ خواب کی سچائی	199	تیسری فضیلت۔ حنیف اور مسلم
204	ایسیویں فضیلت۔ سلام	199	چوتھی فضیلت۔ متبوع
204	باہیسویں فضیلت۔ مبارک خاندان	200	پانچویں فضیلت۔ عطاءے خداوندی
205	تیسویں فضیلت۔ پسندیدہ خاندان	200	چھٹی فضیلت۔ خلیل اللہ
205	چوبیسویں فضیلت۔ توحید کے علمبردار	200	ساتویں فضیلت۔ ہدایت یافتہ خاندان
205	پچیسویں فضیلت۔ اسوۂ حسنہ	200	آٹھویں فضیلت۔ نرم دلی و حوصلہ مندی
207	تیسرا خطبہ۔ سورۃ فاتحہ کی تشریح	201	نویں فضیلت۔ رجوع الی اللہ
210	تمہید	201	دسویں فضیلت۔ اسحق کی خوشخبری
210	سورۃ فاتحہ کی فضیلت و جامعیت	201	گیارہویں فضیلت۔ امت کے مقتداء
213	سورۃ فاتحہ کے نام	202	بارہویں فضیلت۔ سچ نبی
215	الحمد للہ رب العالمین کی تشریح	202	تیرہویں فضیلت۔ نامور خاندان
217	الحمد للہ کی فضیلت	202	چودھویں فضیلت۔ رشد و ہدایت
219	فضائل تسبیح و تحمید	202	پندرہویں فضیلت۔ آگ کی ٹھنڈک اور سلامتی
222	رب العالمین	203	سولہویں فضیلت۔ دشمنوں سے نجات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
254	استعانت کی تشریح	223	رب العالمین کون؟
255	اهدنا الصراط المستقیم کی تشریح	224	ربوبیت کی تشریح
256	اقسام ہدایت	228	الرحمن الرحیم کی تشریح
256	درجات ہدایت	232	رحمن و رحیم میں فرق
259	صراط الذین انعمت علیہم کی تشریح	234	مالک یوم الدین کی تشریح
260	کتاب اللہ و رجال اللہ	234	قیامت کے نام
262	غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی تشریح	236	قیامت کے مناظر
262	مغضوب علیہم اور ضالین کا مصداق	241	قیامت کا دن اور عدل خداوندی
265	چوتھا خطبہ۔ انوار القرآن	242	چار شہادتیں، ۱۔ انبیاء، علماء کی شہادت
267	قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کی تفسیر	243	۲۔ ملائکہ معصومین کی شہادت
268	تمہید	243	۳۔ اعضاء کی شہادت
269	سورتوں کا ربط	243	۴۔ زمین کی شہادت
270	سورتوں کا قسم	244	اعمال کا وزن
271	سورتوں کی وجہ تسمیہ	245	اعمال کا وزن کون کرے گا؟
273	سورتوں کے مکیدہ و مدنیہ ہونے کی تحقیق	245	ایک نعبد و ایک نستعین کی تشریح
274	سورتوں کے رکوع و آیات اور	246	توسل کی تشریح
	حروف کی تعداد کی تحقیق	246	عبادت کی تشریح
274	سورتوں کی مجموعی فضیلت	247	عبادت کی اقسام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
289	سورۃ الفلق کی تشریح	275	سورتوں کی انفرادی فضیلت
292	سورۃ الناس کی تشریح	275	سورۃ اخلاص کے فضائل
297	پانچواں خطبہ۔ انوار الحدیث	276	معوذتین کی فضیلت
299	بخاری شریف کی آخری حدیث کی تشریح	278	سورتوں کا موضوع
300	تمہید	278	سورۃ اخلاص کا موضوع
302	مسرت اور خوشی کی وجہ	279	سورۃ الفلق کا موضوع
303	اجتماعی دعاء کی وجہ	279	سورۃ الناس کا موضوع
305	بخاری کے آخر کا ابتداء کیساتھ ربط	279	سورتوں کا خلاصہ
305	ربط نمبر ۱	280	سورۃ الاخلاص کا خلاصہ
306	ربط نمبر ۲	280	سورۃ الفلق کا خلاصہ
306	ربط نمبر ۳	280	سورۃ الناس کا خلاصہ
307	ربط نمبر ۴	281	سورتوں کا شان نزول
307	ربط نمبر ۵	281	سورۃ اخلاص کا شان نزول
310	ربط نمبر ۶	282	معوذتین کا شان نزول
311	ربط نمبر ۷	282	سورتوں کی تشریح
311	ربط نمبر ۸	282	سورۃ اخلاص کی تشریح
311	ربط نمبر ۹	283	وجود خداوندی کے دلائل
311	ربط نمبر ۱۰	285	فائدہ



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
330	دوسرا خطبہ۔ جمعۃ المبارک	312	ترجمہ الباب کی غرض
333	خطبہ عید الفطر	312	ترجمہ الباب کی تشریح
334	پہلا خطبہ۔ عید الفطر	315	میزان ایک ہوگا یا زیادہ؟
337	دوسرا خطبہ۔ عید الفطر	315	موزون لہم۔ کن کے اعمال تولے جائیں گے۔
341	خطبہ عید الاضحیٰ		
342	پہلا خطبہ۔ عید الاضحیٰ	316	موزون۔ کس کو تولا جائے گا؟
346	دوسرا خطبہ۔ عید الاضحیٰ	317	وازن۔ تولنے والا کون ہوگا؟
349	خطبہ نکاح	318	مقام وزن۔ اعمال کس جگہ تولے جائیں گے
353	دعاء اصحاب ثلاثہ		
355	دعاء۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی	318	حکمت وزن اعمال
		319	کیفیت وزن اعمال
361	دعاء۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی	319	باب کی پہلے باب سے مناسبت
		319	حدیث کی باب سے مناسبت
369	دعاء۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حماد اللہ درخواستی مدظلہ	320	حدیث کی سند پر بحث
		321	حدیث کی تشریح
376	حمد باری تعالیٰ	325	خطبہ حجۃ الوداع
377	توحید خداوندی پر متفرق اشعار	327	خطبہ جمعۃ المبارک
381	واقعات اصحاب ثلاثہ	328	پہلا خطبہ۔ جمعۃ المبارک

# تعارف اصحاب ثلاثہ

حافظ القرآن والحديث

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخوآتی نور اللہ مرقدہ

شیخ المحیثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت شفیق الرحمن درخوآتی نور اللہ مرقدہ

حضرت مولانا بانی - مرزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

حضرت مولانا پیر طریقت حماد اللہ درخوآتی مدظلہ علوم درخوآتی امین وناشر

# مختصر تعارف و خدمات

شیخ الاسلام و المسلمین امام الحدیث حافظ القرآن و الحدیث

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نور اللہ قرہ

بانی - جامعہ مخزن العلوم خان پور



تحریر

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخواستی مدظلہ علوم درخواستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

۱۔ ولادت۔ آپ کی ولادت 9 محرم الحرام 1312ھ بروز جمعہ المبارک بمطابق 1891ء کو بستی درخواست میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ درخواستی کہلائے اور بستی درخواست کو عالمگیر شہرت و مرکزیت نصیب ہوئی۔

۲۔ نام: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَيَّ اللَّهُ عبد اللہ و عبد الرحمن کے تحت آپ کا نام عبد اللہ رکھا گیا۔

۳۔ والد ماجد: آپ کے والد ماجد درویش صفت انسان مردِ باخدا۔ سینکڑوں حفاظ کے استاذ۔ علاقہ بھر کے منظور نظر۔ میاں جی حافظ محمود الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اپنے شیخ مرشد کامل، قطب الاقطاب شہنشاہ تصوف حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے اور ان کے قافلے کے میر سامان اور حدی خواں تھے۔ اور اپنے شیخ کی وفات کے سال 1936ء میں ہی چھ مہینے کے بعد دنیا سے رخصت ہوئے اور اپنے شیخ سے جا ملے۔ اپنے شیخ کی جدائی کو زیادہ عرصہ برداشت نہ کر سکے۔

۴۔ حفظ قرآن: آپ نے 9 سال کی عمر میں اپنے والد ماجد میاں جی محمود الدین سے قرآن مجید حفظ مکمل کر لیا۔

۵۔ ابتدائی تعلیم: آپ نے ابتدائی تعلیم دین پور شریف، ڈیرہ نواب صاحب، مہند، میں اپنے دور کے جید اور ممتاز علماء کرام سے حاصل کی جن میں حضرت مولانا

الشیخ احمد بخش، حضرت مولانا قادر بخش اور حضرت مولانا الہی بخش قابل ذکر ہیں۔

۶۔ فقہ و موقوف علیہ: آپ نے موقوف علیہ اور فقہ کے اسباق حضرت شیخ الہند

کے مایہ ناز شاگرد حضرت مولانا عبدالغفور حاجی پوری سے پڑھے۔

۷۔ حدیث: آپ نے 1918ء میں دورہ حدیث کے اسباق شیخ الحدیث

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری کے شہرہ آفاق شاگرد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام صدیق حاجی پوری سے پڑھے اور ان کے انداز حدیث سے فیض یاب ہوئے۔

۸۔ تفسیر: آپ نے شیخ القرآن حضرت مولانا حسین علی (واں بھجراں) سے قرآن

مجید کی تفسیر پڑھی اور ان کے انداز تفسیر سے فیض یاب ہوئے۔

۹۔ تکمیل: آپ نے حدیث اور تفسیر سے فراغت کے بعد ایک سال امام النحو۔

شمس النخاعہ۔ سیویہ عصر۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب پونٹوی کی خدمت میں گزارا اور ان کے علوم و فیوض سے بہرور ہوئے اور 1919ء میں آپ نے علوم دینیہ سے مکمل فراغت حاصل کر لی۔

۱۰۔ تدریس: اولاً۔ آپ بستی درخواست، دین پور شریف، ڈیرہ نواب صاحب،

بستی مولویاں اور بستی مؤمن میں پڑھاتے رہے اور دن رات ایک کر کے بڑی محنت اور لگن سے تقریباً 25 سال تک تین تہا درس نظامی اور دورہ حدیث کی درجنوں کتب

پڑھاتے رہے۔

ثانیا۔ ۱۳۶۶ھ کو آپ نے خانپور میں جامعہ مخزن العلوم کی بنیاد رکھی اور تقریباً پچاس سال تک یہاں قرآن و حدیث کی محفل سجائے رکھی اور ابتداءً کافی عرصہ دورہ حدیث شریف و درس نظامی کے تمام اسباق تنہا پڑھاتے رہے۔ نماز فجر کے بعد اسباق شروع ہوتے تھے اور رات گئے تک جاری رہتے تھے۔

۱۱۔ انداز تدریس: آپ کی تدریس کا انداز عام فہم اور سادہ تھا۔ تقریر مختصر اور پُر اثر ہوتی تھی نفس کتاب کی تفہیم مقصود ہوتی تھی۔ طویل مباحث سے اجتناب فرماتے تھے درسگاہ میں دوران سبق کسی کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے۔ چاہے کوئی بڑے سے بڑا آدمی کیوں نہ آجائے۔ دوران سبق کسی کی غیبت، عیب جوئی، الزام تراشی اور کسی کی ذات کے بارے میں منفی تبصرہ نہیں فرماتے تھے۔ درسگاہ میں سیاسی گفتگو سے بھی پرہیز فرماتے تھے۔ درسگاہ میں وعظ و نصیحت اور اکابر کے احوال و اقوال کا سلسلہ چلتا رہتا تھا۔

۱۲۔ درس حدیث: آپ نے پون صدی تک حدیث کے اسباق پڑھائے اور دنیا بھر سے طالبان حدیث آپ کی طرف کھچے چلے آئے اور اپنی علمی پیاس کو بجھاتے رہے تقریباً پانچ ہزار طلباء نے آپ سے علم حدیث حاصل کیا اور دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جہاں آپ کے حدیث کے شاگرد موجود نہ ہوں۔

۱۳۔ انداز حدیث: آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے اور حدیث یا آپ کو

تمام دنیا سے محبوب اور پیاری تھی اسی وجہ سے آپ جب درس حدیث میں مصروف ہوتے تو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے اور ایک عجیب جذب اور وجد کی کیفیت آپ پر طاری ہو جاتی اور سننے اور دیکھنے والے بھی آپ کے ساتھ عشق رسول ﷺ میں ڈوب جاتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

وَمِنْ مَّذْهَبِي حُبُّ النَّبِيِّ وَكَلَامِهِ وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعَشِقُونَ مَذَاهِبٌ  
 ماہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم      الا حدیث یار کہ تکراری کنیم

۱۴۔ حافظ الحدیث: آپ کو اللہ رب العزت نے بے مثال ذہانت و فطانت

اور قوت حافظ سے نوازا تھا اور بچپن سے ہی حفظ حدیث کا ذوق بھی عطا فرمایا تھا آپ نے خود بھی خانہ کعبہ حاضری کے موقع پر بیت اللہ سے لپٹ کر اور ملتزم سے چمٹ کر اللہ رب العزت سے حافظ ابن حجر عسقلانی جیسے قوت حافظ عطا کیئے جانے کی درخواست کی تھی اور وقت نے اس دعا کی قبولیت کو بھی واضح اور ظاہر کر دیا اور یہ چیز سونے پہ سہاگہ، والی ہو گئی۔ پھر حفظ حدیث ہی آپ کا ذوق و شوق اور منزل راہ قرار پائی اور آپ نے ہزاروں احادیث سنداً و متناً و معناً یاد کر ڈالیں اور شاید کہ بخاری شریف تو از اول تا آخر مکمل ہی حفظ کر ڈالی! اسی وجہ سے جب مقدمہ مرزا سیہ بہاولپور ۱۹۳۲ء کے موقع پر آپ اپنے مرشد قطب الاقطاب حضرت خلیفہ غلام محمدؒ اور اپنے والد ماجد میاں جی حافظ محمود الدینؒ کے ساتھ بہاولپور تشریف لے گئے تو شیخ الحدیثین حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ کو فرصت کے لمحات میں حفظاً بخاری شریف کی احادیث سنانے لگے اور محبت بھری دعائیں سمیٹنے لگے۔ تب علم حدیث کے بے تاج

بادشاہ اور جوہری نے اس حدیث کے دیوانے اور ہیرے کو پہچان لیا اور نہایت ہی کشادہ دلی اور زندہ دلی سے نہ صرف اجازت حدیث عطا فرمائی بلکہ حافظ الحدیث کے لقب سے بھی سرفراز فرمایا! اور پھر برصغیر پاک و ہند کیا دنیا بھر کے علماء اور مشائخ نے آپ کے ذوق حدیث، شوق حدیث، حُب حدیث، تَکَلُّم حدیث کو دیکھتے ہوئے آپ کو حافظ الحدیث تسلیم کر لیا اور پھر شیخ درخواستی اپنے دور کے تمام محدثین کے سردار اور سر کے تاج بن گئے۔

### ۱۵۔ درس تفسیر: آپ نے پون صدی تک تفسیر کے اسباق بھی پڑھائے اور دنیا

بھر سے علوم قرآن کے دیوانے آپ کی محفل و مجلس کا حصہ بنے اور اپنے آپ کو قرآنی علوم سے معمور، بھرپور، نور علی نور، کیا تقریباً پچاس ہزار علماء اور مشائخ نے آپ سے تفسیر کے اسباق پڑھے اور دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں ہے جہاں آپ کے تفسیر کے شاگرد موجود نہ ہوں۔

### ۱۶۔ انداز تفسیر: اولاً: آپ کے درس تفسیر میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا

حسین علیؒ (واں پھراں) کا انداز ہی نمایاں تھا لیکن صرف اسی انداز پر آپ کی طبیعت مطمئن نہ تھی اسی وجہ سے خانہ کعبہ میں بیت اللہ کے سائے میں رب رحمن کے حضور ایک نئے انداز تفسیر کے طلبگار بنے جو جامع و کامل ہونے کے ساتھ ساتھ علماء و طلباء کیلئے مفید و نافع بھی بنے اور مقبولیت و محبوبیت کی معراج کو چھولے دعا مقبول و منظور ہوئی اور موجودہ انداز تفسیر آپ کو عطاء کیا گیا جس نے عرب و عجم میں مقبولیت و



محبوبیت کے جھنڈے گاڑ دیئے اور دنیا بھر کے علماء و مشائخ کو دیوانہ بنا دیا اور شعبان و رمضان میں دنیا بھر سے سینکڑوں علماء و طلباء کی دورہ تفسیر القرآن میں شرکت و حاضری نے شہر خان پور کو مدینۃ العلم کے نام سے مشہور کر دیا۔ اسی لئے آپ اس انداز تفسیر کے موجد و بانی قرار پائیں گے۔ کیونکہ تفسیر کے اسباق تو ابتداء سے ہی علماء پڑھاتے چلے آ رہے ہیں لیکن من حیث المجموع یہ انداز تفسیر آپ کی ہی شان اور خصوصیت ہے جس کا اس دور میں دُور دُور تک کوئی معاصر و مقابل نظر نہیں آتا۔ آپ بغیر حواشی و اشارات کے سادہ قرآن مجید اپنے سامنے رکھتے تھے اور مسلسل پانچ سے سات گھنٹے تک درس تفسیر جاری رہتا تھا اور انتہائی پروقار، سادہ، سنجیدہ اور خوبصورت انداز میں قرآنی سورتوں اور رکوعات اور آیات میں یوں ربط واضح کرتے چلے جاتے جیسے ایک لڑی میں موتی پروئے جاتے ہیں اور قرآن مجید کے الفاظ کے معانی و مطالب اور مسائل و احکام و استنباط پر مشتمل فوائد و فوائد کا ایک سمندر ہوتا تھا جو بہت ہی چلا جاتا تھا اور رکنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔

۷۔ دیوبند والے ادھر آئیں گے: آپ نے اپنے شیخ قطب الاقطاب

حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ سے دورہ حدیث شریف کیلئے دارالعلوم دیوبند جانے کی درخواست کی تھی۔ تاکہ آپ حضرت شیخ الہندؒ اور دیگر مشائخ دیوبند سے حدیث کی کتابیں پڑھ سکیں۔ لیکن شیخ نے اجازت نہیں دی کیونکہ اس وقت حالات خراب تھے تحریک کا زور تھا فتنوں کا شور تھا ہر طرف افراتفری کا عالم تھا اور کہا آپ ادھر نہ جائیں دیوبند والے ادھر آئیں گے اور خدا کی شان ایسا ہی ہوا۔ اکابر بھی آئے اور اصغر بھی

آئے اور چشم فلک نے یہ منظر دیکھا کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، شیخ الحدیث حضرت مولانا انور شاہ کشمیری، قائد انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی جیسے جید اکابر علماء کرام یہاں تشریف لائے اور شیخ درخواستی نے ان کی خدمت بھی کی اور استفادہ بھی کیا اور پھر زمانہ نے یہ منظر بھی دیکھا کہ شیخ درخواستی سے قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنے کیلئے دیوبند اور انڈیا کیا؟ برما، بنگلہ دیش، پاکستان، افغانستان، ایران، سعودی عرب، ملائیشیا، انڈونیشیا، مصر، برطانیہ، افریقہ، امریکہ، یورپ وغیرہ دنیا بھر سے لوگ جوق در جوق آئے اور اپنے شیخ دین پوری کی لاج رکھنے والے شیخ درخواستی کے سامنے اپنے سروں کو جھکا دیا اور خود کو مٹا دیا۔

**۱۸۔ خطابت:** آپ کی خطابت قرآن و حدیث پر مشتمل ہوتی تھی۔ توحید و رسالت، عظمت صحابہ، حب اہل بیت، کلام اللہ، بیت اللہ، اہل اللہ، روضہ رسول اللہ، اللہ کی دھرتی پہ اللہ کا نظام، پاکستان میں اسلام کا نفاذ وغیرہ جیسی دینی باتوں سے مزین و مرضع آراستہ و پیراستہ ہوتی تھی۔ جوانی میں عشاء سے لیکر فجر کی اذانوں تک چھ چھ گھنٹے مسلسل آپ کا بیان ہوتا تھا اور بڑھاپے میں بھی اڑھائی تین گھنٹوں سے کم تو آپ کا بیان نہ ہوتا تھا بیان سادہ ہوتا تھا لیکن پُر تا شیر ہوتا تھا۔

**۱۹۔ اندازِ خطابت:** آپ کی خطابت کا انداز عجیب و غریب ہوتا تھا۔ کبھی ہنسا رہے ہیں، کبھی زلزلہ ہے ہیں، پچھڑے ہوؤں کو رب سے ملارہے ہیں، گرمی ہے تو

بادل، ہوا اور بارش مانگ رہے ہیں، سردی ہے تو گرمی، دھوپ اور نرمی مانگ رہے ہیں اور جو مانگ رہے وہ رب رحمن عطا فرما رہے ہیں۔ سبحان اللہ۔ بس خطابت کیا ہوتی تھی ایک دینی محفل مجلس اور مذاکرہ ہوتا تھا جس پر رب کی رحمت برستی تھی اور دلوں کی کیفیت بدلتی تھی۔

**۲۰۔ سیاست و قیادت:** اولاً: آپ اپنے مرشد کامل حضرت خلیفہ غلام محمد

دین پوری کے ہمراہ حضرت شیخ الہند کی تحریک آزادی تحریک ریشمی رومال میں بھرپور مجاہدانہ کردار ادا کرتے رہے۔

ثانیاً: تقسیم ہند سے پہلے آپ جمعیت العلماء ہند میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی کے شانہ بشانہ سیاسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اسی وجہ سے آپ حضرت مدنی کے آخری دورہ ملتان و سندھ میں بھی مکمل سفر میں آپ کے ساتھ رہے تھے اور ملتان میں نماز جمعہ کی امامت کیلئے بھی حضرت مدنی نے آپ کو مصطلی امامت پر کھڑا کر کے اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کر دیا تھا۔

ثالثاً: تقسیم ہند کے بعد جب ۱۹۵۶ء میں جمعیت علماء اسلام کی بنیاد رکھی گئی اور بالاتفاق شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کو امیر منتخب کیا گیا تو آپ حضرت لاہوری کے ساتھ مل کر جمعیت کے پلیٹ فارم سے نفاذ اسلام کیلئے عملی جدوجہد میں مصروف ہو گئے اور ۱۹۶۲ء کو حضرت لاہوری کی وفات کے بعد جب محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کی تجویز پر تمام علماء کرام نے بالاتفاق آپ کو جمعیت علماء اسلام کا امیر منتخب کیا تو آپ نے 1962ء سے لیکر 1994ء تک

مکمل 32 سال جمعیت کی امارت اور علماء کی امامت کے فرائض سرانجام دیئے اور تمام دینی مذہبی جماعتوں اور مدارس دینیہ کی سرپرستی فرمائی اور آپ نے تحریک ختم نبوت 1953ء اور 1974ء میں اور تحریک نظامِ مصطفیٰ 1977ء میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا اور مسلسل محنت و مشقت، قید و بند کی صعوبتوں اور قاتلانہ حملوں سے آپ نہ گھبرائے اور اپنے اسلاف کی یاد تازہ کر دی۔ آپ اپنی ذات میں ایک جماعت، ایک تحریک، ایک عہد اور ایک انقلاب تھے۔

## ۲۱۔ انداز سیاست و قیادت: آپ کی سیاست و قیادت کا انداز مروجہ

سیاستدانوں اور لیڈروں جیسا نہ تھا بلکہ آپ کی سیاست مذہب کے تابع تھی اور قرآن و سنت کے مطابق تھی اور آپ کی سیاست اعلاء کلمتہ اللہ اور نفاذ اسلام کے لیے تھی آپ جماعت کے ساتھیوں کو رفیق کار کا درجہ دیتے تھے اور عزت و احترام کا معاملہ فرماتے تھے کسی کو ادنیٰ و گھٹیانہ سمجھتے تھے اسی وجہ سے تمام ساتھی اور کارکن بھی آپ پر جان چھڑکتے تھے۔

## ۲۲۔ صورت و سیرت: آپ کی صورت میں بلند و بالا ہزاروں میں نمایاں قد

و قامت مضبوط گٹھا ہوا جسم ..... باحیا خوبصورت بارعب مسکراتا ہوا چہرہ  
..... سینے کو بھر دینے والی لمبی اور گھنی داڑھی ..... ہاتھوں میں عصاء  
..... آنکھوں میں سرمہ ..... وجود میں خوشبو ..... زباں پہ حدیث یار  
..... چال باوقار اور تیز رفتار ..... طبیعت میں اخلاق و پیار تواضع

وانکسار..... گفتگو میں جلال و جمال..... پر لطف و پر مزاج و پر بہار..... لباس میں گرتہ  
تہبند اور اوپر چادر..... سر پر عمامہ..... خوشی میں قہقہہ نہیں صرف تبسم اور مسکراہٹ  
..... غصے میں دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سبابہ اور وسطی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر مارنا  
جیسی اوصاف موجود تھیں زندگی کی ہر ہر ادا میں پیارے نبی ﷺ کی اداؤں کی جھلک  
نظر آتی تھی۔

آپ کی سیرت میں..... علم و عمل..... صبر و تحمل..... قناعت و توکل..... ایثار و قربانی  
..... تواضع و انکساری..... جو د و سخا..... حلم و حیا..... فقر و استغنا..... مہر و وفا..... زہد و تقویٰ  
..... جلال و جمال..... استقامت و استقلال..... احسان و اخلاص..... انعام و اکرام  
..... جامعیت و نافعیت..... رہنمائی و ہدایت..... رحمت و رأفت..... نصرت و اعانت  
..... غیرت و حمیت..... غفور و درگزر..... بے مثال حافظہ و ذہانت..... اتباع قرآن و سنت  
..... حب رسولؐ و اصحاب رسولؐ..... حب رسولؐ و آل رسولؐ..... حب رسولؐ و مدینہ الرسولؐ  
..... حب اولیاء اللہ..... حب مساجد و مدارس دینیہ..... ذوق حفظ قرآن و حدیث  
..... اعلاء کلمۃ اللہ..... اصلاح بین الناس..... اصحاب علم و عمل سے قرب و نزدیکی  
..... ارباب اختیار و اقتدار سے بعد و دوری جیسی بے شمار اوصاف موجود تھیں۔

## ۲۳۔ اجازت و خلافت: آپ کے مرشد کامل قطب الاقطاب حضرت

خليفة غلام محمد دین پوری نے دورہ حدیث سے فراغت کے موقع پر اپنی دستار مبارک  
اُتار کر آپ کے سر پر رکھی اور آپ کے علوم شریعت اور علوم معرفت میں کامل اور مکمل  
ہونے کا واضح اظہار کر دیا اور طالبان علوم ظاہری (یعنی حدیث و تفسیر فقہ و نحو کے

طلبگار) اور طالبان علوم باطنی (یعنی تصوف و سلوک طریقت و حقیقت کے طلبگار) کی راہنمائی و خبرگیری کا فریضہ سونپ دیا اور آپ کو باقاعدہ خلافت جنید وقت حضرت مولانا میاں عبدالہادی دین پوری سے حاصل ہوئی۔

۲۴۔ خصوصیات : حضرت والد صاحب (شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمن

درخواستی) فرماتے تھے کہ چار چیزیں ہمارے شیخ درخواستی کے تابع تھیں (۱) نیند (۲) بھوک (۳) زمین (۴) بارش۔ ہفتوں کی ترتیب پر دن رات ملک بھر میں اسفار کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ ساتھی مسلسل سفر کی وجہ سے دھوپ اور تھکاوٹ سے نڈھال اور مدہوش رہتے تھے لیکن آپ کو نہ بھوک کی فکر ہوتی نہ تھکاوٹ کا غم ہوتا۔ ایک ہی درو، ایک ہی فکر، ایک ہی غم، ایک ہی تڑپ ہوتی کہ اللہ کی دھرتی پہ اللہ کے بندوں پہ اللہ کا نظام نافذ ہو جائے۔ اپنے لئے نہ نیند کی فکر ہے اور نہ کھانے کا خیال ہے لیکن ساتھیوں کے لئے آرام کی بھی فکر ہے اور کھانے کا بھی خیال ہے۔ لقمے بنا بنا کر ساتھیوں کے منہ میں دے رہے ہیں تاکہ میرے مشن میں شریک ہو جائیں۔ غم کے ساتھی بن جائیں۔ درد کے بانٹنے والے بن جائیں، دین کے علمبردار بن جائیں، آپ طی الارض تھے۔

زمین آپ کے قدموں میں لپٹ لپٹ جاتی تھی اور سمٹ سمٹ جاتی تھی۔ آپ چلتے تھے اور شرکاء سفر دوڑتے تھے لیکن پھر بھی آپ تک پہنچ نہ پاتے تھے۔ اللہ رب العزت نے زمین کو آپ کے تابع کر دیا تھا۔ آپ مہینوں کا سفر دنوں میں طے کر لیتے تھے اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے کر لیتے تھے اللہ نے آپ کے لیے سفر کو آسان کر دیا تھا۔ اللہ نے بارش کو بھی آپ کے تابع کر دیا تھا جہاں دعا مانگتے فوراً بارش شروع ہو جاتی

تھی۔ اسی وجہ سے آپ بہت سے علاقوں میں بارش والے پیر مشہور ہو گئے تھے اسی لیے آپ فرماتے تھے کہ میں بارش والی حدیث بیان نہیں کرتا کیونکہ حدیث ابھی پوری نہیں ہوتی کہ بارش شروع ہو جاتی ہے اور لوگ بھاگنا شروع ہو جاتے ہیں۔

## ۲۵۔ عروج کے اسباب: حضرت والد صاحب (شیخ الحدیث حضرت

مولانا شفیق الرحمن درخواستی) فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ درخواستی کے عروج، بلندی، سرفرازی و سربلندی اور دنیا پر چھا جانے کے چار اہم اسباب تھے۔

(۱) سب سے بڑا اور اہم سبب تو مرشد کامل حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری کی دعائیں، وفائیں، سرپرستی اور خلافت بالعمامتہ سے متصف کرنا تھا۔

(۲) ایک مرتبہ جب آپ عمرہ کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے تو شام کے ایک ابدال سے آپ کی ملاقات ہوئی اس نے علم و عمل کے اس دُر یکتا کو پہچان لیا اور اصرار کے ساتھ چالیس دن کے لیے آپ کو ملک شام لے گیا اور اپنے فیوض و برکات سے آپ کو مالا مال کر دیا۔

(۳) شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جب اپنے آخری دورہ ملتان

و سندھ کے لیے پاکستان تشریف لائے تو حضرت درخواستیؒ کو مکمل سفر میں اپنے ساتھ رکھا اور اپنے فیوض و برکات سے نواز اور جب حضرت مدنیؒ واپس تشریف لے گئے تو

ساتھیوں نے سفر کی روئیداد معلوم کی تو آپ نے کہا کہ سفر بہت اچھا اور کامیاب رہا اور

فرمایا کہ وہاں ایک مجاہد نو جوان عالم دین مولوی عبداللہ درخواستی تھا جو ہر دم میرے

ساتھ رہا جو کچھ میرے پاس تھا اسے دے آیا ہوں۔

(۴) جمعیت علماء اسلام کی مسلسل ۳۲ سال تک امارت و خدمت

۲۶۔ عجائبات: آپ کے کارناموں میں چار کارنامے اہم ہیں

(۱) 500 مدارس دینیہ کا قیام (۲) 4000 مدارس دینیہ کی سرپرستی (۳) ۵۰۰۰ شاگردان حدیث۔ (۴) ۵۰۰۰۰ شاگردان تفسیر۔ تبھی تو عرب و عجم زیر قدم نظر آتا تھا۔

۲۷۔ روضۃ الرسول ﷺ سے سلام: آپ کو روضۃ الرسول ﷺ

سے سلام آئے۔

۲۸۔ آخری ملاقات: آپ کی وفات سے ایک دن قبل ۱۸ ربیع الاول بروز

ہفتہ صبح سات بجے امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو ملاقات کیلئے جامعہ عبداللہ بن مسعود سے جامعہ مخزن العلوم لیکر گیا ملاقات کے دوران شیخ الاسلام حضرت درخواستی نہایت ہی ہشاش بشاش مطمئن اور پرسکون تھے ملکی اور بین الاقوامی امور پر گفتگو فرماتے رہے! مدارس و مساجد اور دینی جماعتوں کے بارے میں حکومتی اور لادین لوگوں کے پروپیگنڈے اور مخالفت پر اپنی پریشانی کا اظہار بھی کرتے رہے اور آخر میں بہت سی دعاؤں اور نصیحتوں سے نوازا اور عوام کو پہنچانے کیلئے کچھ پیغام بھی دیئے۔

۲۹۔ وفات: آپ کی وفات 19 ربیع الاول 1415ھ بمطابق 28 اگست

1994ء بروز اتوار ہوئی۔ صبح سات بجے جب آسمان کا سورج طلوع ہو رہا تھا تو



زمین کا یہ سورج 103 برس تک اپنے علم و عرفان کی کرنیں بکھیر کر غروب ہو رہا تھا۔ آپ کی وفات پر زمین و آسمان جن و انس فرش و عرش بھی روئے۔ آپ کی عمر بھر کی خودداری استغناء اور بے نیازی کے صدقے رب رحمن نے آپ کو وفات کے وقت بھی کسی کا محتاج اور احسان مند نہ کیا۔ اور موت الفجأة نعمۃ کے مصداق اچانک موت سے ہمکنار کر کے اپنے ہاں بلا لیا۔

**۳۰۔ نماز جنازہ:** آپ کا نماز جنازہ نارمل اسکول خانپور کے وسیع و عریض میدان میں ادا کیا گیا جس میں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد نے شرکت کی اور پچاس ہزار سے زائد علماء و طلباء و مشائخ و پیران طریقت شریک ہوئے آپ کے بڑے صاحبزادے و جانشین حضرت مولانا فداء الرحمن درخواستی مہتمم جامعہ انوار القرآن کراچی جو کہ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تھے ان کے بروقت جنازہ کے لیے نہ پہنچ پانے کے باعث آپ کا نماز جنازہ آپ کے چھوٹے صاحبزادے جامعہ مخزن العلوم خان پور کے مہتمم حضرت مولانا حافظ فضل الرحمن درخواستی نے پڑھایا۔ نماز جنازہ 20 ربیع الاول بروز سوموار صبح 10 بجے پڑھا گیا۔

**۳۱۔ زمین و آسمان کا رونا:** آپ کے جنازہ کے موقع پر آدھادن سخت گرمی رہی اور پھر آدھادن بارش ہوتی رہی گویا کہ آپ کی وفات پر آدھادن زمین روتی رہی اور آدھا دن آسمان روتا رہا اسی لیے بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ زمین کا رونا، اظہار الحمر، گرمی کا ظاہر کرنا ہے اور آسمان کا رونا، نزول المطر، بارش کا اترنا ہے۔

**۳۲۔ مدفن:** آپ کا مدفن دین پور شریف کا قبرستان احاطہ خاص ہے جسے حضرت

لاہوری نے جنت کا ٹکڑا کہا۔ بظاہر جگہ کے کم ہونے کی وجہ سے موجودہ مقام پر آپ کی قبر نہ بن سکتی تھی۔ لیکن پھر اللہ رب العزت کا فضل و کرم متوجہ ہوا۔ ہمسایوں نے جگہ دیدی قبر فراخ اور کشادہ ہو گئی اور علم و عمل کا یہ دُرِ یکتا اُس میں سما گیا۔

آب و گل میں مدتوں آرائشیں ہوتی رہیں تب کہیں اک آدمی کونین کا حاصل بنا

**۳۳۔ علمی جانشین:** شیخ الاسلام حضرت درخواستی کے شاگردوں کی تعداد

ہزاروں میں ہے لیکن آپ کے شاگردوں اور پیاروں میں آپ کی زندگی کا اصل سرمایہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک آپ کے نواسے اور علمی جانشین اور آپ کے علوم کے وارث اور امین شیخ المحمدین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی نور اللہ مرقدہ بانی جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور تھے جو زندگی کی ہر ہر ادا میں، چال ڈھال لباس تکلم و گفتگو، درس حدیث۔ درس تفسیر۔ بیان و خطابت میں آپ کی ہو بہو تصویر کاپی و عکس جمیل تھے اور بالیقین تھے جن کی علمی و روحانی تربیت و نگرانی آپ نے خود فرمائی اور اپنے ہاتھوں سے اپنے علمی جانشین اور حدیث و تفسیر کے مسند نشین کو تیار کیا۔ خود پس پردہ اسباق سنتے رہے اور دعائیں دیتے رہے۔ ختم بخاری شریف اور اجتماعات کے موقع پر اپنی دستار اور اپنا رومال آپ کو پہناتے رہے شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر کے القاب سے بلاتے رہے۔ اٹھارہ سال تک درس حدیث و درس تفسیر میں اپنے ساتھ رکھا پھر مسند حدیث اور مسند

تفسیر مکمل طور پر آپ کے حوالے کر دی اور آپ نے بھی جانشینی و نیابت کا حق ادا کر دیا اور دنیا نے آپ کو بالاتفاق شیخ الاسلام حضرت درخواستی کا صحیح علمی جانشین تسلیم کر لیا۔

# مختصر تعارف و خدمات

شیخ الاسلام حضرت درخواسی کے علمی جانشین  
 شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر  
 شیخ طریقت شفیق الرحمن درخواسی نور اللہ  
 حضرت مولانا  
 بانی۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور



## تحریر

شیخ الحدیث حضرت درخواسی کے جانشین  
 شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام  
 پیر طریقت  
 حضرت مولانا  
 حماد اللہ درخواسی مدظلہ علوم درخواسی  
 امین و ناشر

نائب مہتمم۔ ناظم اعلیٰ۔ ناظم تعلیمات۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 مرکزی راہنما۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان  
 نائب امیر مرکزیہ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

۱۔ ولادت: آپ کی ولادت 14 محرم الحرام 1366ھ مطابق 1947ء کو بستی درخواست میں ہوئی۔

۲۔ نام: آپ کے نانا جان شیخ الاسلام حضرت درخواستی نے اپنے پیارے نواسے کا نام شفیق الرحمن رکھا۔ اپنا لعاب مبارک نواسے کے منہ میں ڈالا اور علم و عمل خیر و برکت کی ڈھیروں دعائیں فرمائیں اور کہا کہ مجھے اپنے نواسے سے علم کی خوشبو آرہی ہے اسی لعاب مبارک اور دعاؤں کی تاثیر تھی کہ حضرت شیخ الحدیث اپنے نانا جان حافظ الحدیث حضرت درخواستی کے علم و عرفان کے وارث اور امین بنے۔

۳۔ والد ماجد: آپ کے والد ماجد، درویش عالم دین، مرد باخدا، سینکڑوں حفاظ و علماء کے استاذ، علاقہ بھر کے محبوب و منظور نظر، ولی کامل، حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

۴۔ والدہ ماجدہ: آپ کی والدہ ماجدہ رابعہ دوراں شیخ الاسلام حضرت درخواستی کی بڑی صاحبزادی تھیں جو کہ بڑی ہی عبادت گزار اور تقویٰ و پرہیزگاری والی خاتون تھیں اور جب حافظ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمانے کیلئے مسجد تشریف لے جاتے تو والدہ ماجدہ اپنے کسمن بیٹے شفیق الرحمن کو نانا جان کیساتھ روانہ کرتیں اور دعا کرتیں کہ اے اللہ میرے ابا کو تو نے حافظ الحدیث بنایا ہے تو میرے بیٹے کو شیخ الحدیث بنا دے۔

۵۔ قرآن مجید: آپ نے قرآن مجید کی تکمیل کی سعادت اپنے والد محترم

حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب درخواسیؒ اور میاں جی حافظ محمد یوسف درخواسیؒ سے حاصل کی۔

۶۔ ابتدائی تعلیم: ابتدائی تعلیم آپ نے خانپور، طاہر پیر، طاہروالی میں اپنے وقت

کے جید اور ممتاز علماء کرام سے حاصل کی۔ جن میں حضرت مولانا عبدالواسعؒ، حضرت مولانا منظور الہیؒ اور حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ، حضرت مولانا مفتی غلام حیدر صاحبؒ قابل ذکر ہیں۔

۷۔ دورہ حدیث: آپ نے 1965ء میں دورہ حدیث شریف کے اسباق

شیخ الاسلام حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواسیؒ، شیخ الحدیثین حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے مایہ ناز شاگرد حضرت مولانا واحد بخشؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے مشہور شاگرد حضرت مولانا محمد ابراہیم تونسویؒ سے پڑھے اور ان کے انداز درس حدیث سے فیض یاب ہوئے۔

۸۔ دورہ تفسیر: آپ نے شیخ الاسلام حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا

محمد عبداللہ درخواسیؒ سے قرآن مجید کی تفسیر پڑھی اور ان کے انداز درس تفسیر سے فیض یاب ہوئے۔

۹۔ تکمیل و میراث: آپ نے تکمیل اور میراث کے اسباق مرد درویش

حضرت مولانا حبیب اللہ گمانوی شہنشاہ تدریس حضرت مولانا منظور الحق صاحب کبیر والا اور حضرت مولانا منظور احمد نعمانی طاہر والی سے پڑھے۔

۱۰۔ تدریس: اولاً آپ نے جامعہ مخزن العلوم خانپور میں اسلامی علوم و فنون

کے اسباق پڑھائے پھر بہت جلد حدیث و تفسیر وفقہ کے اسباق بھی آپ کے حصہ میں آگئے۔ مجموعی طور پر بیس سال تک آپ نے مخزن العلوم میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے اور تقریباً پندرہ سال تک آپ بحیثیت، شیخ الحدیث، شیخ التفسیر، ناظم تعلیمات، رئیس دارالافتاء، جامعہ مخزن العلوم میں فرائض سرانجام دیتے رہے اور پندرہ سال تک آپ شیخ الاسلام حضرت درخواسی رحمہ اللہ کیساتھ ایک ہی مسند پر حدیث و تفسیر کے اسباق پڑھاتے رہے۔

ثانیاً: آپ دو سال تک دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور میں بحیثیت، شیخ الحدیث، شیخ التفسیر، رئیس دارالافتاء، مہتمم، فرائض سرانجام دیتے رہے اور تشنگان علوم دینیہ کو سیراب کرتے رہے۔

ثالثاً: آپ اٹھارہ سال تک جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور میں بحیثیت شیخ الحدیث..... شیخ التفسیر..... رئیس دارالافتاء..... مہتمم..... فرائض سرانجام دیتے رہے اور تشنگان علوم قرآن و حدیث کی پیاس بجھاتے رہے۔

۱۱۔ انداز تدریس: آپ ایک عظیم الشان مدرس و محقق تھے۔ حادی الاصول والفروع، جامع المعقول والمنقول، شیخ الحدیث و التفسیر کے عظیم مناصب اور القاب کے صحیح مصداق و حقدار تھے۔ آپ کی زبان مبارک میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دیئے گئے تھے۔ مشکل کتابوں کے ایسے کٹھن اور پیچیدہ مقام جن کے سمجھانے سے بڑے بڑے مدرس عاجز و قاصر رہ جاتے تھے۔ آپ ایسے مسائل کو تمہیدات، تقطیعات، تنقیحات، تفصیلات، سے اس قدر آسان کر دیتے کہ معمولی استعداد والا طالب علم بھی آسانی کے ساتھ سمجھ لیتا تھا۔ اسی وجہ سے آپ طلباء کے دلوں کی دھڑکن، آئیڈیل اور محبوب استاذ بن گئے تھے۔ آپ کی گفتگوی بڑی مربوط، مضبوط اور جاندار ہوتی تھی۔ منقولات کی ساتھ معقولات میں بھی آپ کو نمایاں اور امتیازی مقام حاصل تھا۔ یوں لگتا تھا کہ مکمل درسِ نظامی آپ کے ذہن اور دل و دماغ میں محفوظ اور منقوش ہے۔ اسی وجہ سے آپ اپنے دور کے شہنشاہِ تدریس اور بے مثال مدرس شمار ہوتے تھے۔ درسگاہ میں دورانِ سبق کسی کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے چاہے کوئی بڑا سے بڑا آدمی کیوں نہ آجائے۔ دورانِ سبق کسی کی غیبت، عیب جوئی، الزام تراشی، اور کسی کی ذات کے بارے میں منفی تبصرہ نہیں فرماتے تھے۔ درسگاہ میں سیاسی گفتگو سے بھی پرہیز فرماتے تھے۔

درسگاہ میں وعظ و نصیحت اور اکابر کے اقوال و احوال کا سلسلہ چلتا رہتا تھا۔

۱۲۔ درسِ حدیث: آپ نے چالیس سال تک حدیث کے اسباق پڑھائے اور



دنیا بھر سے طالبانِ حدیث آپ کی طرف کھچے چلے آئے اور اپنی علمی پیاس کو بجھاتے رہے اور آج ہزاروں کی تعداد میں اندرون و بیرون ملک آپ کے حدیث کے شاگرد موجود ہیں۔

### ۱۳۔ اندازِ درسِ حدیث: آپ سچے عاشقِ رسول تھے اور حدیث یا آپ کو

تمام دنیا سے محبوب اور پیاری تھی اسی وجہ سے جب آپ درسِ حدیث میں مصروف ہوتے تو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے اور ایک عجیب جذب اور وجد کی کیفیت آپ پر طاری ہو جاتی اور سننے اور دیکھنے والے بھی آپ کے ساتھ عشقِ رسول ﷺ میں ڈوب جاتے تھے۔

### ۱۴۔ درسِ حدیث کی خصوصیات: حدیث کا معنی و مطلب و

تشریح..... مشکل الفاظ کی توضیح..... حدیث باب اور ترجمۃ الباب میں مناسبت..... ائمہ اربعہ کے مذاہب..... ائمہ اربعہ کے دلائل..... اختلافی مسائل پر سیر حاصل گفتگو..... ترجیح راجح..... اسناد..... جرح و تعدیل..... تطبیق و ترجیح..... فوائد و نکات جیسے مباحث سے درسِ حدیث مزین و مرصع ہوتا تھا۔

### ۱۵۔ درسِ تفسیر: آپ نے چالیس سال تک تفسیر کے اسباق بھی پڑھائے اور

دنیا بھر سے علوم قرآن کے دیوانے آپ کی محفل و مجلس کا حصہ بنے اور اپنے آپ کو قرآنی علوم سے، معمور، بھرپور، نور علی نور، کیا۔

اور آج ہزاروں کی تعداد میں اندرون و بیرون ملک آپ کے تفسیر کے شاگرد موجود ہیں۔

۱۶۔ اندازِ درسِ تفسیر: اللہ رب العزت نے آپ کو بے مثال قوتِ حافظہ سے نوازا تھا، آپ بغیر حواشی و اشارات کے سادہ قرآن مجید اپنے سامنے رکھتے تھے اور مسلسل پانچ سے سات گھنٹے تک درسِ تفسیر جاری رہتا تھا اور انتہائی پُر وقار، سادہ، سنجیدہ اور خوبصورت انداز میں قرآنی سورتوں اور رکوعات اور آیات میں یوں ربط واضح کرتے چلے جاتے جیسے ایک لڑی میں موتی پروئے جاتے ہیں اور قرآن مجید کے الفاظ کے معانی و مطالب اور مسائل و احکام و استنباط پر مشتمل فوائد و فوائد کا ایک سمندر ہوتا تھا جو بہتا ہی چلا جاتا تھا اور رُکنے کا نام ہی نہ لیتا تھا اور آپ کی خصوصی شان تھی کہ آپ پانچ سے سات گھنٹے کے درس میں نشست بھی تبدیل نہیں کرتے تھے۔ ابتداءً سبق سے لیکر اختتامِ سبق تک منظر یہی رہتا کہ ہاتھ قرآن و حدیث پر..... نظر قرآن و حدیث پر..... توجہ قرآن و حدیث پر..... اور جس ہیئت و نشست میں بیٹھتے آخر تک اسی کیفیت کو برقرار رکھتے۔ قرآن و حدیث کی محبت اتنی غالب رہتی کہ نشست تبدیل کرنے کا خیال بھی نہ آتا۔

۱۷۔ درسِ تفسیر کی خصوصیات: آپ کے درسِ تفسیر کی چند خصوصیات ملاحظہ فرمائیں۔

اقسامِ سُور و اسمائے سُور۔ موضوعات و خلاصہ ہائے سُور۔ شان نزول و فضائلِ سُور۔ ربط بین السور (پانچ طریق) ربط بین الازاء (پانچ طریق) ربط بین المنازل (پانچ طریق) ربط بین الرکوعات، ربط بین الآیات، ربط بین الجمل، ربط بین الصغ

والالفاظ۔ شان نزول و فضائل آیات۔ تفسیر القرآن بالقرآن۔ تفسیر القرآن بالحدیث۔ تفسیر القرآن باقوال الصحابہؓ والتابعین۔ الفاظ قرآنیہ کی صرفی، نحوی، معنوی، ادبی، تحقیقات، مضامین و مسائل و احکام قرآنیہ کی تشریح۔ معارف و اسرار و نکات قرآنیہ کی توضیح۔ مسلکِ حقہ کی تائید اور فرقِ باطلہ کی تردید۔

۱۸۔ خطابت: آپ کی خطابت قرآن و حدیث پر مشتمل ہوتی تھی وقت اور موقع محل کی مناسبت سے جو موضوع بیان فرماتے تھے اس پر مسلسل آیات قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ پیش کرتے چلے جاتے تھے جس سے ایک سماں بندھ جاتا تھا اور سننے والے قرآن و حدیث کے اعجاز میں کھو جاتے تھے۔ توحید خداوندی۔ عظمت خداوندی۔ صورت النبیؐ۔ سیرت النبی ﷺ۔ عظمت صحابہؓ۔ حب اہل بیتؑ۔ شان اکابر علماء دیوبند۔ توجہ الی اللہ۔ رجوع الی اللہ۔ آپ کے خصوصی مضامین ہوا کرتے تھے۔ آپ نے جوانی میں ہی اپنی خطابت کا لوہا منوالیا تھا آپ کی خطابت کا شہرہ پورے ملک میں تھا۔ لوگ دور دراز سے آپ کی خطابت سننے کیلئے آتے تھے آپ جامعہ مخزن العلوم کی شاہی جامع مسجد اور جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ کی جامع مسجد میں خطیب اعظم کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ابتداء میں آپ ساہا سال تک جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان، اور قلات کوئٹہ کی مرکزی عید گاہ میں عیدین کے موقع پر عظیم الشان اجتماعات سے خطاب کرتے رہے اور عید کی نماز پڑھاتے رہے۔ آپ کی خطابت پر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ در خواستی اور مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود اور تمام اکابر علماء کرام کو اعتماد تھا۔ ملک کے تمام

بڑے عظیم الشان اجتماعات اور خصوصاً مدارس عربیہ کے سالانہ اجتماعات اور ختم بخاری شریف، ختم دورہ تفسیر القرآن کی تقریبات میں آپ کی شرکت کو ضروری اور لازمی تصور کیا جاتا تھا اور اکثر پروگرام آپ کے آخری بیان اور دعا پر اختتام پذیر ہوتے تھے۔

### ۱۹۔ انداز خطابت: آپ کی خطابت کے انداز سے شیخ الاسلام حضرت

درخواستی کی یاد تازہ ہو جاتی تھی اور یوں نظر آتا تھا کہ شیخ درخواستی کی روح بول رہی ہے شیخ درخواستی کے علوم و عرفان، تلاوت حدیث و قرآن اور تسلسل بیان کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی۔

### ۲۰۔ سیاست و قیادت: آپ اپنے مرشد کامل شیخ الاسلام حضرت درخواستی

کے ساتھ جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے بھرپور سیاسی جدوجہد میں مصروف رہے اور مجاہدانہ کردار ادا کرتے رہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں آپ نے مجاہدانہ و قائدانہ کردار ادا کیا! تحریک نظام مصطفیٰ میں حضرت میاں سراج احمد صاحب دین پوری اور حضرت مولانا غلام ربانی مرحوم کے ساتھ ڈیڑھ ماہ گرفتار بھی رہے اور آخر وقت تک شیخ الاسلام حضرت درخواستی کے مسلک و مشرب اور سیاسی نظریات پر کاربند رہتے ہوئے عملی جدوجہد میں مصروف رہے۔

شیخ الاسلام حضرت درخواستی کی وفات کے بعد ۱۹۹۵ء سے اپنی وفات تک

بارہ سال بالاتفاق جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سرپرست اعلیٰ رہے۔

آپ اپنی ذات میں ایک جماعت، ایک تحریک، ایک عہد اور ایک انقلاب تھے۔

۲۱۔ انداز سیاست و قیادت: آپ کی سیاست مذہب کے تابع تھی اور قرآن و سنت کے مطابق تھی۔ آپ جماعت کے ساتھیوں کو رفیق کار کا درجہ دیتے تھے اور عزت و احترام کا معاملہ فرماتے تھے۔ کسی کو ادنیٰ و حقیر نہ سمجھتے تھے اسی وجہ سے تمام ساتھی اور کارکن بھی آپ پر جان نچھاور کرتے تھے۔

۲۲۔ امیر العلماء: خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دینپوری کی وفات کے بعد 1987ء کو علماء، خطباء، مبلغین، واعظین کی عظیم الشان مشہور و معروف جماعت، مجلس علماء اہل سنت و الجماعت کا آپ کو مرکزی امیر منتخب کیا گیا اور امیر العلماء کے لقب سے نوازا گیا آپ اپنی وفات تک بیس سال جماعت کے امیر رہے اور اپنی خدمات و فرائض سرانجام دیتے رہے اس تمام تر سیاسی و مذہبی جدوجہد میں آپ کے ہزاروں شاگرد، مریدین، متعلقین، آپ کے ساتھ رہے اور آج بھی اپنے محسن و مربی شیخ درخواستی کے مشن کی شمع کو روشن کئے ہوئے ہیں۔

۲۳۔ صورت و سیرت: آپ کی صورت میں۔ باحیاء، بارعب، پُرہیت، خوبصورت، مسکراتا ہوا چہرہ، معتدل درمیانہ قد و قامت، لباس میں گرتہ تہبند اور اوپر چادر، سر پر عمامہ، مضبوط گٹھا ہو جسم، سینے کو بھر دینی والی لمبی اور گھنی داڑھی، ہاتھوں میں عصا، آنکھوں میں سرمہ، وجود میں خوشبو، زبان پر حدیث یار، چال باوقار اور تیز رفتار، طبیعت میں اخلاق و پیار تو وضع و انکسار، گفتگو میں جلال و جمال پُر لطف و پُر مزاح اور پُر بہار جیسی اوصاف نظر آتی ہیں۔

اور آپ کی سیرت میں۔ علم و عمل۔ صبر و تحمل۔ قناعت و توکل۔ ایثار و قربانی۔ تواضع و انکساری۔ جو دوسخا۔ حلم و حیا۔ فقر و استغنا۔ مہر و وفا۔ زہد و تقویٰ۔ جلال و جمال۔ استقامت و استقلال۔ احسان و اخلاص۔ انعام و اکرام۔ جامعیت و نافعیت۔ رہنمائی و ہدایت۔ رحمت و رأفت۔ نصرت و اعانت۔ غیرت و حمیت۔ عفو و درگزر۔ بے مثال حافظہ و ذہانت۔ اتباع قرآن و سنت۔ حب رسول و اصحاب رسول۔ حب رسول و آل رسول۔ حب رسول و مدینۃ الرسول۔ حب اولیاء اللہ۔ حب مساجد و مدارس دینیہ۔ ذوق حفظ قرآن و حدیث۔ اعلاء کلمۃ اللہ۔ اصلاح بین الناس۔ اصحاب علم و عمل سے قرب و نزدیکی۔ ارباب اختیار و اقتدار سے بعد و دوری جیسی بے شمار اوصاف موجود تھیں۔

## ۲۴۔ اجازت و خلافت: آپ کے مرشد کامل شیخ الاسلام حضرت مولانا

محمد عبداللہ درخواستی نے دورہ حدیث سے فراغت کے موقع پر اپنی دستار مبارک اتار کر آپ کے سر پر رکھی اور آپ کے علوم شریعت اور علوم معرفت میں کامل اور مکمل ہونے کا واضح اظہار کر دیا اور طالبان علوم ظاہری (یعنی حدیث و تفسیر فقہ و نحو کے طلبگار) اور طالبان علوم باطنی (یعنی تصوف و سلوک طریقت و حقیقت کے طلبگار) کی راہنمائی و خبر گیری کا فریضہ سونپ دیا! آپ کا ابتدائی سلسلہ بیعت جنید وقت حضرت دین پوری اور حافظ الحدیث حضرت درخواستی سے تھا۔ اور آپ کو باقاعدہ خلافت مرشد العلماء حضرت مولانا عبدالحی صاحب بہلوئی سے حاصل ہوئی۔ مرشد کامل نے آپ کو سلاسل اربعہ (نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ) میں بیعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۲۵۔ خصوصیات: اللہ رب العزت نے آپ کو چار اہم خصوصیات سے نوازا تھا،

(۱) ذوق مطالعہ: دارالافتاء اور کتب خانہ میں زیادہ سے زیادہ وقت مطالعہ میں مصروف رہنا آپ کا خصوصی ذوق تھا رات کی تاریکی صبح کے اجالے میں بدل جاتی۔ صبح کا ناشتہ دوپہر کے کھانے اور دوپہر کا کھانا شام کے کھانے میں تبدیل ہو جاتا لیکن آپ کے ذوق مطالعہ اور انہماک میں فرق نہ آتا۔ گھنٹوں گزر جاتے آپ کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے مطالعہ میں مصروف رہتے لیکن تھکاوٹ اور بے چینی کے آثار نظر نہ آتے۔

(۲) شوق تبلیغ: تدریسی امور کے ساتھ آپ کے تبلیغی اسفار اور پروگرام بھی مسلسل چلتے رہتے تھے لیکن اس سے آپ کی تدریسی ذمہ داریاں متاثر نہ ہوتی تھیں۔ پروگراموں کو تین درجوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) قریبی علاقائی پروگرام۔ جو اکثر ظہر یا عشاء کے بعد ہوتے تھے ان میں آپ کسی بھی دن کی دعوت قبول کر لیتے تھے اور شرکت فرماتے تھے اور پروگرام سے واپسی چاہے رات کے دو بجے ہو یا تین بجے ہو یا فجر کی اذان اور نماز کے وقت ہو آپ صبح کو ہر حال میں حسب معمول درس گاہ اور دارالحدیث میں نظر آتے تھے۔ تبلیغی پروگراموں کی وجہ سے آپ اپنے تمام اسباق صبح کے وقت میں پڑھاتے تھے اور بارہ بجے تک تمام اسباق سے فارغ ہو جاتے تھے۔

(۲) علاقائی پروگرام۔ جو دو دن پر مشتمل ہوتے۔ جمعرات اور جمعہ کو تشکیل دیے جاتے۔

(۳) دور دراز کے طویل پروگرام، جو ہفتوں کی ترتیب پر مرتب کئے جاتے وہ

مدرسہ کے سہ ماہی، ششماہی، سالانہ امتحانات اور عید الفطر و عید الاضحیٰ کی تعطیلات کے دنوں میں تشکیل پاتے تھے۔

(۳) ایشارو قربانی: آپ نے عمر بھر قربانی اور ایثار والا معاملہ اپنایا۔ بھائیوں

کیلئے، بہنوں کیلئے، رشتہ داروں کیلئے، پورے خاندان کیلئے، دوستوں کیلئے، ساتھیوں کیلئے، مدرسین و ملازمین کیلئے ادارہ اور جماعت کیلئے۔ دوسروں کو آگے بڑھانا، دوسروں کو خوشیاں دینا، دوسروں کے حقوق ادا کرنا، چھوٹوں کو بڑا بنانا اور بڑوں کو عزت و احترام سے نوازنا آپ کی خصوصی شان تھی۔

(۴) جامع الصفات: آپ تدریس، تبلیغ، تصنیف، تصوف، سیاست اسلامیہ پانچوں شعبوں کے جامع تھے اور عمر بھر ان شعبوں میں مصروف رہے۔ اور محنت و خدمت کا حق ادا کر دیا۔

۲۶۔ عروج کے اسباب: آپ کے عروج، بلندی، سرفرازی و سر بلندی اور

دنیا پر چھا جانے کے چار اہم اسباب تھے۔

(۱)۔ سب سے بڑا اور اہم سبب تو مرشد کامل شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کی دعائیں،

وفائیں، سرپرستی اور خلافت بالعمامہ سے متصف کرنا تھا۔

(۲)۔ چالیس سال تک حدیث و تفسیر کی خدمت۔

(۳)۔ جمعیت علماء اسلام کی مسلسل بارہ سال تک سرپرستی۔

(۴)۔ مجلس علماء اہلسنت و الجماعت کی مسلسل بیس سال تک امارت و خدمت۔



۲۷۔ جامعہ مخزن العلوم: جامعہ مخزن العلوم خانپور میں بحیثیت مدرس آپ کے بیس سال اور بحیثیت شیخ الحدیث، شیخ التفسیر، ناظم تعلیمات، رئیس دارالافتاء پندرہ سال جامعہ کی تاریخ میں ایک روشن اور نمایاں مقام رکھتے ہیں اور اسے جامعہ کے بہترین علمی دور میں شمار کیا جاتا ہے۔

۲۸۔ دارالعلوم اسلامی مشن: دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور میں بحیثیت شیخ الحدیث، شیخ التفسیر، رئیس دارالافتاء، مہتمم، آپ کے دو سال شہر بہاولپور کیلئے ایک تاریخی حیثیت رکھتے ہیں جب بہاولپور کی فضائیں علم و معرفت کے نور سے منور ہو گئیں تھیں اور ہر طرف علمی اور روحانی رونقیں لگیں تھیں اور محفلیں جمیں تھیں بہاولپور کے روشن ضمیر غیور مسلمان آج بھی ان سہانے لمحوں میں کھوئے ہوئے نظر آتے ہیں۔

۲۹۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود: آپ نے بحیثیت بانی اولاً: جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور کی تعمیر بنیاد رکھی۔ ثانیاً: جامعہ کی تعلیمی بنیاد رکھی۔ یعنی مکمل درس نظامی، دورہ حدیث، دورہ تفسیر، تخصص فی الافتاء کی بنیاد رکھی۔ ثالثاً: جامعہ میں تبلیغی بنیاد رکھی یعنی جامعہ کے سالانہ سہ روزہ عظیم الشان اجتماع کی بنیاد رکھی۔ رابعاً: جامعہ کیلئے توسیعی بنیاد رکھی یعنی جامعہ کی جدید اور وسیع تعمیر کیلئے اڑھائی ایکڑ اراضی خریدی اور یہ تمام امور قیامت تک آپ کیلئے صدقہ جاریہ بنے رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ اور بحیثیت شیخ الحدیث، شیخ التفسیر، مہتمم آپ نے اٹھارہ سال تک تادم زیست جامعہ کیلئے ناقابل فراموش عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔ اور جامعہ کے نام اور کام کو چار دانگ

عالم میں زندہ و جاوید اور روشن کر دیا۔

**۳۰۔ وفات:** آپ کی وفات ۱۰ شعبان المعظم بروز جمعہ المبارک 1427ھ

مطابق 24 اگست 2007ء شام 7 بجے ہوئی جب آسمان کا سورج غروب ہو رہا تھا تو زمین کا یہ سورج بھی 60 سال تک اپنے علم و عرفان کی بہاریں دکھا کر غروب ہو گیا۔

آپ کی وفات پر زمین و آسمان، جن و انس، فرش و عرش بھی روئے۔ آپ کی عمر بھر کی خودداری، استغناء اور بے نیازی کے صدقے رب رحمن نے آپ کو وفات کے وقت بھی کسی کا محتاج اور احسان مند نہ کیا اور موت الثباجۃ نعمۃ کے مصداق اچانک موت سے ہمکنار کر کے اپنے ہاں بلا لیا۔

**۳۱۔ نماز جنازہ:** آپ کا نماز جنازہ نارمل اسکول خانپور کے وسیع و عریض میدان

میں ادا کیا گیا جس میں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ ہزاروں کی تعداد میں علماء، طلباء، مشائخ اور پیرانِ طریقت شریک ہوئے۔

آپ کے جنازہ کے موقع پر اولاً شدید گرمی رہی پھر جیسے ہی جنازہ پنڈال میں لایا گیا تو ایک دم ٹھنڈی ہوا اور بادلوں نے پورے میدان کو گھیر لیا اور رحمت و سکینت کی گھٹا چھا گئی اور ہوا کا رخ شرقاً و غرباً شمالاً و جنوباً نہ تھا بلکہ ہوا کا رخ عرشاً و فرشاً تھا یعنی ہوا کا رخ آسمان سے زمین کی طرف اور سر سے پاؤں کی طرف تھا۔ سبحان اللہ۔

نماز جنازہ وصیت کے مطابق اس عاجز نے (یعنی شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے بڑے صاحبزادہ و جانشین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حماد اللہ

صاحب درخواستی مدظلہ نے پڑھایا (از ادارہ)۔ نماز جنازہ 11 شعبان المعظم بروز ہفتہ صبح 10 بجے پڑھا گیا۔

**۳۲۔ مدفن:** آپ کا مدفن دین پور شریف کا قبرستان احاطہ خاص ہے جسے حضرت لاہوریؒ نے جنت کا ٹکڑا کہا۔ بظاہر جگہ کے کم ہونے کی وجہ سے موجودہ مقام پر آپ کی قبر نہ بن سکتی تھی لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم متوجہ ہوا، ہمسایوں نے جگہ دے دی، قبر فراخ اور کشادہ ہو گئی اور علم و عمل کا یہ دُرّ یکتا اس میں سما گیا۔

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

**۳۳۔ جانشین:** (تحریر حافظ محمد نعمان درخواستی)

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے لیکن آپ کے شاگردوں اور پیاروں میں آپ کی زندگی کا اصل سرمایہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک آپ کے بڑے صاحبزادے اور جانشین اور آپ کے علوم کے وارث اور امین شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام پیر طریقت حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم العالیہ ہیں جو زندگی کی ہر ہر ادا میں..... چال ڈھال..... شکل و صورت..... تکلم و گفتگو..... درس حدیث..... درس تفسیر..... بیان و خطابت، میں آپ کی ہو بہو تصویر کا پی و عکس جمیل ہیں اور بالیقین ہیں، جن کی علمی و روحانی تربیت و نگرانی آپ نے خود فرمائی اور اپنے ہاتھوں سے اپنے جانشین اور حدیث و تفسیر کے مسند نشین کو تیار کیا اور اٹھارہ سال

تک اپنے زیر سایہ وزیر تربیت، حدیث، تفسیر اور فقہ کے اسباق کی تدریس کراتے رہے اور آپ نے بھی جانشینی و نیابت کا حق ادا کر دیا اور دنیا نے بالاتفاق آپ کو شیخ الحدیث حضرت درخواستی کا صحیح جانشین تسلیم کر لیا۔

# مختصر تعارف و خدمات

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخواستی مدظلہ علوم درخواستی  
ایمن و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

تحریر

حافظ محمد نعمان درخواستی

نائب مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

مکتبہ شہینہ درخواستی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

ناشر

Web: www.shaikhedarkhwasti.org

Mob: 0300-0939448

۱۔ ولادت

آپ کی ولادت ۷ جمادی الثانی بروز سوموار ۱۳۸۹ھ مطابق 1969ء کو ہوئی۔

۲۔ مقام ولادت۔ مکی مسجد خان پور

۳۔ نام: آپ کے بڑے نانا جان شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نور اللہ مرقدہ نے اپنے نواسے کا نام حماد اللہ رکھا۔ اپنا لعاب مبارک اپنے نواسے کے منہ میں ڈالا اور علم و عمل خیر و برکت کی ڈھیروں دعائیں ارشاد فرمائیں اور کہا کہ مجھے اپنے نواسے سے علم کی خوشبو آ رہی ہے۔ اسی لعاب مبارک اور دعاؤں کی تاثیر تھی کہ آپ اپنے والد محترم شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمہ اللہ اور اپنے بڑے نانا جان شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمہ اللہ کے علم و عرفان کے وارث امین اور ناشر بن گئے۔

۴۔ والد ماجد: آپ کے والد ماجد شیخ الاسلام حضرت درخواستی کے علمی جانشین شیخ الحدیثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی نور اللہ مرقدہ تھے جن کے ساتھ آپ نے اٹھارہ سال تک قرآن و حدیث کی تعلیم و تدریس و خدمت و اشاعت میں حصہ لیا اور جن کی سب سے زیادہ شفقت و محبت آپ کو حاصل رہی۔

۵۔ والدہ ماجدہ۔ آپ کی والدہ ماجدہ رابعہ دوراں شیخ الاسلام حضرت

درخواستی رحمہ اللہ کی نواسی اور مجاہد اسلام ماہنامہ مخزن العلوم رسالہ کے ایڈیٹر حضرت

مولانا عبدالواحد صاحب شفیق رحمہ اللہ کی بڑی صاحبزادی تھیں جو بڑی ہی عبادت گزار تقویٰ و پرہیزگاری اور سخاوت والی خاتون تھیں اور جن کی سب سے زیادہ شفقت و محبت آپ کو حاصل رہی ہے۔

۶۔ دادا جان: آپ کے دادا جان درویش عالم دین استاذ الحفاظ والعلماء ولی کامل حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب درخواستی رحمہ اللہ تھے جن کا بے شمار بے مثال پیار و محبت آپ کو نصیب ہوا جن کے دامن شفقت میں آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور جن کی دعاؤں نے آپ کیلئے حصول علم اور خدمت و اشاعت قرآن و حدیث کی راہیں آسان کر دیں۔

۷۔ داوی صاحبہ: آپ کی داوی صاحبہ شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمہ اللہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ جو بڑی ہی عابدہ زاہدہ مجاہدہ اور صالحہ خاتون تھیں جن کے اخلاق و پیار محنت و خدمت کی آج بھی خاندان بھر میں مثال پیش کی جاتی ہے۔

۸۔ نانا جان: آپ کے نانا جان مجاہد ملت مجاہد اسلام خطابت و قلم کے شہسوار علاقہ بھر کے محبوب و منظور نظر ماہنامہ مخزن العلوم رسالہ کے ایڈیٹر باکمال و بے مثال شخصیت حضرت مولانا عبدالواحد صاحب شفیق رحمہ اللہ تھے جن کی جرأت و بہادری کے قصے آج بھی زباں زد عام و خاص ہیں۔

۹۔ نانی صاحبہ: آپ کی نانی صاحبہ شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمہ اللہ کی

تیسری صاحبزادی تھیں۔ جو عبادت و ریاضت جرات و شجاعت حق گوئی و صداقت میں اپنی مثال آپ تھیں۔

۱۰۔ قرآن مجید: آپ نے دس سال کی عمر میں بستی درخواست میں اپنے دادا جان حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب درخواستی رحمہ اللہ اور میاں جی حافظ عبدالغفار صاحب مدظلہ سے قرآن مجید حفظ مکمل کر لیا۔

۱۱۔ ابتدائی تعلیم: آپ نے ابتدائی تعلیم خان پور ظاہر پیر اور بہاولپور میں اپنے وقت کے جید اور ممتاز علماء کرام سے حاصل کی جن میں شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمہ اللہ، حضرت مولانا امیر محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا خلیل الرحمن صاحب ڈاہر مدظلہ، حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب درخواستی مدظلہ، شہید اسلام حضرت مولانا انیس الرحمن صاحب درخواستی رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔

۱۲۔ دورہ حدیث: آپ نے دورہ حدیث شریف کے اسباق 1989ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب حضرت مولانا محمد ادریس صاحب حضرت مولانا مصباح اللہ شاہ صاحب سے پڑھے۔ ادارہ کے امتحانات اور وفاق المدارس کے امتحانات میں نمایاں اور امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔



۱۳۔ میراث: آپ نے میراث کے اسباق اپنے والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب آف کبیر والہ سے پڑھے۔

۱۴۔ تکمیل: آپ نے تکمیل کے اسباق اپنے والد محترم حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمہ اللہ سے پڑھے۔

۱۵۔ دورہ تفسیر: آپ نے تفسیر کے اسباق شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمہ اللہ اور شیخ التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمہ اللہ سے پڑھے۔

۱۶۔ تدریس: جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور میں آپ 1990ء سے تاحال تقریباً چوبیس سال سے تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اولاً آپ نے اسلامی علوم و فنون کے اسباق پڑھائے پھر بہت جلد حدیث و تفسیر وفقہ کے اسباق بھی آپ کے حصہ میں آگئے۔ اور تقریباً اٹھارہ سال سے آپ جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور میں بحیثیت ناظم تعلیمات، نائب مہتمم، استاذ الحدیث، استاذ التفسیر، خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

۱۷۔ انداز تدریس: آپ ایک بہترین و شاندار مدرس ہیں فصیح اللسان ہیں، کامل البیان ہیں، اپنی بات طلباء کے قلب و جگر دل و دماغ تک پہنچانے کی خوب

صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے آپ طلباء کے دلوں کی دھڑکن، محبوب اور آئیڈیل استاذ ہیں۔

جامع المعقول والمنقول، حاوی الوصول الفروع، شیخ الحدیث والتفسیر، صاحب البیان والتدریس کے خوبصورت القاب سے آپ کو یاد کیا جاتا ہے۔ اسباق میں آپ اولاً عبارت کا سلیس معنی بیان کرتے ہیں۔ ثانیاً عبارت کا مطلب بیان کرتے ہیں۔ ثالثاً عبارت سے متعلق صرفی، نحوی، معنوی، ادبی، نکات و فوائد بیان کرتے ہیں جن سے طلباء کرام خوب محفوظ و لطف اندوز ہوتے ہیں درس گاہ میں وعظ و نصیحت اور اکابر کے احوال و اقوال کا سلسلہ بھی چلتا رہتا ہے۔

۱۸۔ درس حدیث: آپ اٹھارہ سال سے حدیث کے اسباق پڑھا رہے ہیں اور ملک بھر سے طالبان حدیث آپ کی محفل و مجلس میں شریک ہو رہے ہیں۔

### ۱۹۔ درس حدیث کی خصوصیات:

حدیث کا معنی و مطلب و تشریح..... مشکل الفاظ کی توضیح..... حدیث باب اور ترجمہ الباب میں مناسبت..... ائمہ اربعہ کے مذاہب..... ائمہ اربعہ کے دلائل..... اختلافی مسائل پر سیر حاصل گفتگو..... ترجیح راجح..... اسناد..... جرح و تعدیل..... تطبیق و ترجیح..... فوائد و نکات جیسے مباحث سے درس حدیث مزین و مرصع ہوتا ہے۔

۲۰۔ درس تفسیر: آپ 18 سال سے تفسیر کے اسباق بھی پڑھا رہے ہیں جس میں ملک بھر سے طالبان تفسیر آپ کے درس میں شامل ہو رہے ہیں۔

## ۲۱۔ درس تفسیر کی خصوصیات:

آپ کے درس تفسیر کی چند خصوصیات ملاحظہ فرمائیں۔

اقسام سُور و اسمائے سُور۔ موضوعات و خلاصہ ہائے سُور۔ شان نزول و فضائل سُور۔  
 ربط بین السور (پانچ طریق) ربط بین الاجزاء (پانچ طریق) ربط بین المنازل (پانچ  
 طریق) ربط بین الركوعات، ربط بین الآیات، ربط بین الجمل، ربط بین الصبغ  
 والا لفاظ۔ شان نزول و فضائل آیات۔ تفسیر القرآن بالقرآن۔ تفسیر القرآن بالحدیث۔  
 تفسیر القرآن باقوال الصحابہؓ والتابعین۔ الفاظ قرآنیہ کی صرفی، نحوی، معنوی، ادبی،  
 تحقیقات، مضامین و مسائل و احکام قرآنیہ کی تشریح۔ معارف و اسرار و نکات قرآنیہ کی  
 توضیح۔ مسلک حقہ کی تائید اور فرق باطلہ کی تردید۔

۲۲۔ خطابت: آپ ایک عظیم الشان خطیب اور مقرر ہیں آپ کی خطابت  
 قرآن و حدیث پر مشتمل ہوتی ہے معارف و نکات قصص و واقعات سے مزین ہوتی  
 ہے شہر خان پور، ضلع رحیم یار خان اور ملک پاکستان کے عظیم الشان اجتماعات آپ کی  
 خطابت کے گواہ ہیں۔ وقت اور موقع محل کی مناسبت سے دینی، دنیوی، تبلیغی، اصلاحی،  
 سیاسی اور تاریخی گفتگو کرنے کی اللہ رب العزت نے آپ کو خصوصی صلاحیت عطاء  
 فرمائی ہے جس سے آپ عوام و خواص کو نوازتے رہتے ہیں۔

۲۳۔ انداز خطابت: آپ کی خطابت کے انداز سے شیخ الاسلام حضرت

مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواسی رحمہ اللہ کی تلاوت حدیث و قرآن، شیخ الحدیث

حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمہ اللہ کے علوم و عرفان اور خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کے تسلسل بیان کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے اور آپ کے بیان سے ان تینوں حضرات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

### ۲۴۔ سیاست و قیادت: آپ اپنے والد محترم شیخ الحدیث حضرت درخواستی

رحمہ اللہ کے ساتھ جمعیت علماء اسلام اور مجلس علماء اہلسنت و الجماعت کے پلیٹ فارم سے اٹھارہ سال تک بھرپور سیاسی و مذہبی جدوجہد میں مصروف رہے اور مجاہدانہ کردار ادا کرتے رہے اور 2007ء میں شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد سے بھرپور انداز میں عالمی سطح پر دونوں جماعتوں کی سرپرستی و راہنمائی فرما رہے ہیں۔ آپ اپنی ذات میں ایک جماعت، ایک تحریک، ایک عہد اور ایک انقلاب ہیں۔

### ۲۵۔ صورت ز سیرت: آپ کی صورت میں باحیاء، بارعب، پُر ہیبت،

خوبصورت، مسکراتا ہوا چہرہ، معتدل درمیانہ قد و قامت، چال باوقار تیز رفتار طبیعت میں اخلاق و پیار تواضع و انکسار، گفتگو میں جلال و جمال، پُر لطف و پُر مزاح و پُر بہار جیسی اوصاف نظر آتی ہیں۔

اور آپ کی سیرت میں۔ علم و عمل۔ صبر و تحمل۔ قناعت و توکل۔ ایثار و قربانی۔ تواضع و انکساری۔ جو دوسخا۔ حلم و حیا۔ فقر و استغنا۔ مہر و وفا۔ زہد و تقویٰ۔ جلال و جمال۔ استقامت و استقلال۔ احسان و اخلاص۔ انعام و اکرام۔ جامعیت و نافعیت۔ رہنمائی و ہدایت۔ رحمت و رأفت۔ نصرت و اعانت۔ غیرت و حمیت۔ عنود و درگزر۔ بے مثال حافظہ و

ذہانت۔ اتباع قرآن و سنت۔ حب رسول و اصحاب رسول۔ حب رسول و آل رسول۔ حب رسول و مدینہ الرسول۔ حب اولیاء اللہ۔ حب مساجد و مدارس دینیہ۔ ذوق حفظ قرآن و حدیث۔ اعلاء کلمۃ اللہ۔ اصلاح بین الناس۔ اصحاب علم و عمل سے قرب و نزدیکی۔ ارباب اختیار و اقتدار سے بعد و دوری جیسی اوصاف موجود ہیں۔

## ۲۶۔ اجازت و خلافت: آپ کو اپنے والد محترم شیخ الحدیث و التفسیر شیخ

طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمہ اللہ سے سلاسل اربعہ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ میں اجازت و خلافت حاصل ہے۔

## ۲۷۔ جانشین: آپ اپنے والد محترم شیخ الحدیث و التفسیر شیخ طریقت حضرت

مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمہ اللہ کے علوم و عرفان کے وارث و امین اور علمی و روحانی جانشین ہیں۔

## ۲۸۔ جامع الصفات: آپ ایک جامع الصفات شخصیت ہیں اور اللہ رب

العزت آپ سے تدریس، تبلیغ، تصنیف، تصوف اور سیاست اسلامیہ دین کے ہر شعبہ میں کام لے رہے ہیں۔

## ۲۹۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود: جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور میں

بحیثیت مدرس آپ کے چوبیس سال اور بحیثیت ناظم تعلیمات نائب مہتمم استاذ الحدیث استاذ التفسیر آپ کے اٹھارہ سال جامعہ کی تاریخ میں ایک روشن اور نمایاں مقام رکھتے

ہیں اور الحمد للہ محنت و خدمت کا یہ روشن سلسلہ پوری آب و تاب سے جاری و ساری ہے۔ اور آپ جامعہ کے اساتذہ و طلباء کی خدمت اور نگرانی و راہنمائی کیلئے ہر وقت تیار اور مصروف کار ہیں۔

**۳۰۔ جامعہ عائشہ صدیقہ گلبینات:** جامعہ عائشہ صدیقہ گلبینات خان پور

آپ کی نگرانی و سرپرستی میں شعبہ حفظ و ناظرہ قرآن مجید اور شعبہ کتب میں متوسطہ سے لے کر دورہ حدیث شریف تک کامیابی سے اپنا سفر طے کر رہا ہے اور دینی مقاصد کو حاصل کر رہا ہے اور سینکڑوں طالبات قرآن و حدیث کی تعلیمات سے فیض یاب ہو رہی ہیں۔

**۳۱۔ جمعیت علماء اسلام:** آپ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی

راہنما اور سرپرست ہیں اور پورے ملک میں جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے دین اسلام کی سربلندی اور نفاذ اسلام کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

**۳۲۔ مجلس علماء اہلسنت و الجماعت:** آپ علماء خطباء مبلغین اور

واعظین کی عظیم الشان مشہور و معروف مذہبی جماعت مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان کے نائب امیر مرکزیہ کی حیثیت سے ملک بھر میں دینی و مذہبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور جماعت کی سرپرستی و راہنمائی فرما رہے ہیں۔

## ۳۳۔ مکتبہ شیخ درخواستی:

مکتبہ شیخ درخواستی شیخ الاسلام حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمہ اللہ شیخ الحدیث والمفسرین حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمہ اللہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم العالیہ کی 150 سالہ دینی، تعلیمی، تدریسی، تبلیغی، فقہی، تصنیفی، سیاسی، اصلاحی، اخلاقی اور اشاعت قرآن و حدیث پر مشتمل خدمات کو منظر عام پر لانے کا امین ہے۔

مکتبہ شیخ درخواستی، عوام اور خواص میں دینی شعور و ذوق پیدا کرنے کا علم بردار ہے۔

مکتبہ شیخ درخواستی، اپنی خدمات و تصنیفات عالم اسلام تک پہنچانے کا خواہاں ہے۔

مکتبہ شیخ درخواستی، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم العالیہ کی ادارت و سرپرستی میں دنیا بھر میں ترقی و عروج کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔

نگاہ بلند سخن دل نواز جاں پر سوز

یہی ہے رحمت سفر میر کارواں کیلئے

# توحید باری تعالیٰ

## از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخوستی کے علمی جانشین  
 شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر  
 شیخ طریقت شفقین الرحمن درخوستی نور اللہ  
 حضرت مولانا

بانی۔ مرزی جامعہ عبداللہ بن مسعود مان پور





## توحید باری تعالی

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ  
 وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ  
 وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَلَا نَظِيرَ لَهُ وَلَا مِثِيلَ لَهُ وَلَا مِثَالَ لَهُ وَلَا كُفُوَ لَهُ وَلَا شِبْهَ لَهُ وَلَا مُعَانِدَةَ  
 وَلَا مُجَانِسَ لَهُ وَلَا مُقَابِلَ لَهُ وَلَا وَالِدَةَ وَلَا مَوْلُودَةَ وَلَا وَزِيرَ لَهُ  
 وَلَا مُشِيرَ لَهُ وَلَا مُعِينَ لَهُ وَلَا كَفِيلَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
 وَحَبِيبَنَا وَحَبِيبَ رَبِّنَا وَطَبِيبَنَا وَطَبِيبَ قُلُوبِنَا وَإِمَامَنَا وَمُرْشِدَنَا وَهَادِيَنَا  
 وَبَشِيرَنَا وَنَذِيرَنَا وَمَكِينَنَا وَمَدِينَنَا وَفَرِيضِيَنَا وَهَاشِمِيَنَا وَنَبِيَّنَا وَرَسُولَنَا  
 خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُصْطَفَى وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْأَتْقِيَاءِ. اما بعد:

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ  
 لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ  
 السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا  
 وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (البقره)

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدِفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
 حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُوْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ  
 اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ فَإِنَّ

حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ  
أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً (متفق عليه)

عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئاً وَإِنْ قُتِلْتَ أَوْ حُرِّقْتَ (رواه احمد)  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ  
(متفق عليه)

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ  
وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (رواه مسلم)

صَدَقَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ إِخْرُ الزَّمَانِ

قَالَ الْحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ

نَبِيُّ آتَانَا بَعْدَ يَأْسٍ وَفْتَرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ  
وَالْأَوْتَانِ فِي الْأَرْضِ تُعْبَدُ  
فَأَمْسَى سِرَاجاً مُنِيرًا وَهَادِيًا  
يَلُوحُ كَمَا لَاحَ الصَّيْقَلُ الْمَهْنَدُ  
فَأَنْذَرْنَا نَاراً وَبَشَّرْنَا جَنَّةً  
وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ فَاللَّهُ نَحْمَدُ  
تَعَالَيْتَ رَبُّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ مَنْ  
دَعَا سِوَاكَ إِلَهًا أَنْتَ أَعْلَى وَأَمَجْدُ

لَكَ الْخَلْقُ وَالنَّعْمَاءُ وَالْأَمْرُ كُلُّهُ  
فِيَاكَ نَسْتَهْدِي وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ  
أَنْتَ إِلَهُ الْخَلْقِ رَبِّي وَمَالِكِي  
وَبِذَلِكَ فِي النَّاسِ مَا عَمَّرْتُ أَشْهَدُ  
موحد چہ برپائے ریزی زرش  
چہ شمشیر ہندی نہی برسرش  
امید و ہراس نہ باشد زس  
برین است بنیاد توحید بس  
توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے  
آسان نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا  
باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم  
سو بار کر چکا ہے تو ہی امتحان ہمارا  
نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہو گا مُبْتَلٰی  
شریک خدا اور جواب محمد ﷺ  
توحید تو یہ ہے کہ خدا خود حشر میں کہہ دے  
کہ یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے  
سر جس پہ نہ جھک جائے اسے در نہیں کہتے  
ہر در پہ جو جھک جائے اسے سر نہیں کہتے

## مُعز زسا معین!

معزز بزرگو، عزیز نوجوانو اور میری آواز سننے والی معززہ و موقرہ دینی ماؤ، بہنو اور بیٹیو! جمعہ المبارک کا دن شان والا ہے۔ اس دن میں ملازم اپنا کام چھوڑ کر، تاجر تجارت کا کام چھوڑ کر، دوکاندار دوکان کا کام چھوڑ کر، کاشتکار کاشتکاری کا کام چھوڑ کر، تدریس و تعلیم کا مشغلہ رکھنے والے بھی اپنے کام سے وقت نکال کر دینی باتوں کے سننے کے لئے مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ اور عورتیں بھی اپنے گھروں میں بیٹھ کر دینی باتیں سنتی ہیں۔ اس لئے ہر جمعہ پر دینی مضامین ذکر کئے جاتے ہیں۔ آج کے جمعہ کے خطبہ کا موضوع عقیدہ توحید ہے۔ اس کے لئے پہلے تمہید ذکر کروں گا پھر تلاوت کردہ آیات و احادیث کا مختصر مطلب بیان کروں گا پھر عقیدہ توحید کے متعلقات سے اختصاراً پچیس چیزوں کا تذکرہ کروں گا۔ تاکہ توحید کا عقیدہ مکمل طور پر آپ کے دل و دماغ میں اتر جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو مرتے دم تک اس عقیدہ پر قائم رکھے۔ اب پہلے تمہید سمجھیں۔

## تمہید

توحید کا عقیدہ اساسی و بنیادی عقیدہ ہے جس پر تمام اعمال صالحہ کی قبولیت کا مدار ہے۔ اگر توحید کا عقیدہ نہیں ہوگا تو پھر اللہ کے نزدیک انسان کی کوئی نیکی مقبول و منظور نہیں ہوگی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تمام انبیاء کو عقیدہ توحید کی اشاعت کے لئے بھیجا ہے اور ہر پیغمبر نے عقیدہ توحید کا اعلان کیا ہے اور لیل و نہار، شب و روز، دن و رات ہر نبی نے اپنی امت کو یقولوا اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ۔ کہہ کر

توحید کا وعظ کیا کہ اے میری قوم صرف اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے اور خود نبی کریم ﷺ نے بھی پہلا وعظ فَوَلُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُونَ۔ کہہ کر توحید کی دعوت دی کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہو کامیاب ہو جاؤ گے۔

اے مکہ والو! اقتدار پر ناز نہ کرو نجات و کامیابی کا ذریعہ یہ ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور دوسروں کی عبادت چھوڑ دو۔ زبان سے بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھو اور دل میں بھی اس کا یقین پیدا کرو۔

توحید کی ضد شرک ہے۔ تو اس لیے توحید و شرک کا معنی معلوم کرو۔

### توحید کا پہلا معنی

اللہ کو ذات اور صفات کاملہ کے ساتھ متصف ہونے میں اکیلا ماننا یعنی اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ کرنا۔ موحد انسان عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ کی ذات ایک ہے۔ موجود ہے، اور اللہ والدین سے پاک ہے اور اولاد سے پاک ہے اور شریکوں سے پاک ہے اور وہی ایک اللہ معبود ہے۔ عبادت کے لائق ہے۔ وہی سجدے کے لائق ہے۔ وہی مقصود ہے پکار کے لائق ہے۔ وہی مختار کل ہے، وہی خالق کل ہے، تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہی مالک کل سب کا مالک ہے۔ وہی رزاق ہے سب کو روزی دینے والا ہے۔ وہی قادر مطلق ہے تمام پر اس کی قدرت حاوی ہے۔ وہی قاضی الحاجات ہے وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ سب کی مصیبتوں کو دور کرنے والا ہے۔ وہی متصرف ہے تمام تصرف کرنے والا ہے۔ وہی نفع و نقصان کا مالک ہے۔ وہی حیات و موت کا مالک ہے۔ وہی عزت و ذلت دینے والا ہے۔ وہی بیماری و شفاء دینے والا ہے۔ وہی حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود ہے۔ وہی علم کلی رکھنے والا ہے۔ تمام

چیزوں کا علم اس کے پاس ہے۔ وہی عالم الغیب ہے۔ تمام پوشیدہ چیزوں کے جاننے والا ہے۔ وہی نذر و نیاز منت کا مستحق ہے۔ وہی اللہ ہے کہ جس کے نام کی قسمیں اٹھائی جاتی ہیں۔ وہی اللہ ہے کہ جس کی رضاء کے لئے اعتکاف بیٹھا جاتا ہے۔ تمام قسم کی عبادات صرف ایک اللہ کے لئے ہیں۔

### توحید کا دوسرا معنی

توحید کا دوسرا معنی ہے ”ایک اللہ کا ہو جانا“ حقیقت میں موحد وہی ہے جو صرف ایک اللہ کا ہو جائے۔ اور جو اللہ کا ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور ہر قسم کی عبادت ایک اللہ کے لئے کرتا ہے۔

### شرک کا معنی

شرک کا معنی ہے کہ ”اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنا“ یعنی جو اللہ کا حق ہے وہ غیر اللہ کو دینا۔ جیسے عبادت و سجدہ اللہ کا حق ہے۔ اگر اللہ کے سوا کسی حیوان، انسان، شجر، حجر، دیوار، مزار، پیر، فقیر، ولی، نبی کو سجدہ کریگا تو یہ شرک ہوگا۔ اسی طرح مافوق الاسباب مشکلات میں پکارنا اللہ کا حق ہے۔ اگر غیر اللہ کو پکارے گا تو یہ شرک ہوگا۔ اسی طرح اگر غیر اللہ کو نفع و نقصان عزت و ذلت کا مالک سمجھے گا تو یہ شرک ہوگا۔ اسی طرح حیات و موت دینا اللہ کا حق ہے۔ اگر غیر اللہ کے ہاتھ و قبضہ میں زندگی و موت کو سمجھے گا تو یہ شرک ہوگا۔ اسی طرح بیٹا بیٹی دینا اللہ کا حق ہے اگر غیر اللہ کو اولاد دینے والا سمجھے گا تو یہ شرک ہوگا اسی طرح نذر و نیاز ایک اللہ کا حق ہے اگر غیر اللہ کی منت دے گا تو یہ شرک ہوگا۔ اسی طرح قسم اٹھانا بھی اللہ کا حق ہے کہ اُس کے نام کی قسم اٹھائی جائے۔ اگر غیر اللہ کی قسم اٹھائے گا تو یہ شرک ہوگا۔ اسی طرح طواف

صرف اللہ کے گھر کا ہے۔ اگر بیت اللہ کے علاوہ کسی گھر کا طواف کرے گا تو یہ شرک ہوگا۔ اسی طرح اعتکاف صرف اللہ کے لئے ہے۔ اگر قبروں پر نوراتیں بیٹھ کر اعتکاف کرے گا تو یہ شرک ہوگا۔ تو مشرک انسان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ کے بعد ملائکہ و انبیاء و اولیاء مختار کل ہیں۔ عالم الغیب، حاضر و ناظر، مخلوقات کو نفع و نقصان دینے پر قادر ہیں۔ مشکل کشائی و حاجت روائی، اولاد دینا اور اولاد سے محروم کرنا، رزق میں تنگی یا فراخی کرنا، مصیبت و آفت کو اتارنا، قحط و خشک سالی کرنا، طوفان و سیلاب بھیجنا ہر قسم کے مافوق الاسباب امور میں ان کو اختیار کامل حاصل ہے۔ جیسا کہ مشرکین کا عقیدہ تھا کیونکہ مشرکین اللہ کو خالق و مالک و رازق و متصرف مانتے تھے۔

سورۃ عنکبوت میں ہے۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنْتَ يٰوْفٰكُوْنَ ۝

اگر ان سے سوال کرو کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا، سورج و چاند کو کس نے تالیع کیا ہے تو یہ کہیں گے کہ اللہ نے کیا ہے۔ پھر کس طرح یہ توحید سے بہکے جا رہے ہیں۔

اسلام سے پہلے عرب میں مختلف مذاہب تھے بعض خدا کے قائل نہ تھے جیسے دھریہ، جن کے متعلق سورۃ جاثیہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيٰتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيٰ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ

کہ بس یہی دنیا کی زندگی ہے۔ جس میں ہم زندہ ہوتے اور مرتے ہیں۔ اور ہم کو زمانہ مارتا ہے یعنی یہ زمانہ ہے جو اس طرح چل رہا ہے کوئی اس کے چلانے والا نہیں ہے۔

اور بعض خدا کے قائل تھے مگر قیامت کے دن اور جزاء و سزا کے منکر تھے اور کہتے تھے۔  
سورۃ یس میں ہے۔

مَنْ يُخَيِّ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ.

ان بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کریگا۔ تو یہ کہتے تھے کہ کوئی جزا سزا نہیں۔ اور  
بعض خدا کے قائل تھے اور جزا و سزا کے بھی قائل تھے مگر آپ کی نبوت و رسالت کے  
منکر تھے اور کہتے تھے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں ہے۔

أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا.

کہ اللہ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اگر رسول ہوتا  
تو فرشتہ ہوتا لیکن اکثر عرب وہ لوگ تھے جو بت پرست تھے اور وہ بتوں کو اس لئے  
پوجتے تھے کہ یہ خدا تک رسائی کا ذریعہ ہیں اور کہتے تھے۔ سورۃ الزمر میں ہے۔

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى.

وہ کہتے تھے کہ اللہ نے یہ سارا نظام اپنے پیاروں کے لئے پیدا کیا ہے یعنی  
انبیاء و اولیاء کے لیے پیدا کیا ہے۔ پھر اس نظام کے اختیارات اللہ نے اپنے پیاروں  
کے سپرد کر دیے۔ اور ان کے حوالے کر دیے ہیں۔ اب ان امور میں یہ مختار کل ہیں اور  
مستقل ہیں۔ اب ان کاموں میں ان کو اللہ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ یہ  
حاجت روا و مشکل کشا۔ نفع و نقصان کے مالک ہیں۔ ان کو ہمارے احوال کا علم ہے۔  
اس لیے ہم ان کو پکارتے ہیں اور ان کا سجدہ کرتے ہیں۔ ان کی نذریں دیتے ہیں اور  
ان کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ تاکہ ہماری اس عبادت سے یہ خوش ہوں جب یہ  
خوش ہو جائیں گے تو اللہ بھی خوش ہوگا پھر ہم سے یہ مصیبتوں کو نالیں گے۔ ہم پر



مصائب نہیں ڈالیں گے۔

تو اب توحید اللہ کی ذات و صفات میں شریک نہ کرنے کا نام ہوا اور شرک اللہ کی ذات و صفات میں شریک کرنے کا نام ہوا۔ اور توحید و شرک میں فرق واضح ہے جس طرح دن اور رات میں روشنی اور اندھیرے میں سردی اور گرمی میں۔ ایمان اور کفر میں، علم اور جہل میں نیکی اور بدی میں فرق واضح ہے۔

### مُؤَحَّد اور مشرک میں فرق

جب توحید و شرک میں فرق ہوا تو مُؤَحَّد و مشرک میں بھی فرق ہوا کہ مُؤَحَّد زندہ ہے۔ مشرک مردہ ہے مُؤَحَّد بینا آنکھوں والا ہے اور مشرک نابینا اندھا ہے۔ مُؤَحَّد عالم ہے مشرک جاہل ہے۔ مُؤَحَّد عقل والا ہے۔ مشرک قاتر العقل اور پاگل مجنون و دیوانہ ہے۔ مُؤَحَّد رحمان والا ہے مشرک شیطان والا ہے۔ مُؤَحَّد ایک کے در پر سر جھکاتا ہے مشرک در در کی ٹھوکریں کھاتا ہے شرک کی ترویج و پرچار کرتا ہے۔ مُؤَحَّد لا الہ کہہ کر شرک کی نفی کرتا ہے اور الا اللہ کہہ کر توحید کو ثابت کرتا ہے۔

### کلمہ طیبہ میں دو جز ہیں

پہلی جز یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔ دوسری جز یعنی إِلَّا اللَّهُ میں اثبات ہے۔ اس نفی اور اثبات کے مجموعہ کا نام توحید ہے۔ اس لیے موحّد کلمہ طیبہ پڑھ کر توحید کو پھیلاتا ہے۔ اگر تم بھی عقیدہ توحید کو دل میں پختہ کرنا چاہتے ہو تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی ضرب لگایا کرو۔ کیونکہ جس طرح انسان پہلے مسجد میں جھاڑو دیتا ہے۔ اور جھاڑو دے کر مسجد سے خس و خاشاک کو نکالتا ہے۔ پھر چٹائی اور قالین بچھاتا ہے۔ پھر اگر بتی جلاتا ہے تاکہ مسجد میں خوشبو ہو جائے تو اس طرح انسان کو بھی حکم ہے کہ پہلے لَا إِلَهَ

کہہ کر لا الہ کے جھاڑو کے ساتھ اپنے دل سے کفر و شرک کے خس و خاشاک کو نکالے جب تیرے دل سے غیر اللہ نکل جائے گا اور تیرے دل میں غیر اللہ کا ڈرنہ رہے گا تو الا اللہ کہہ کر اپنا تعلق رب سے جوڑ اس سے تیرا دل صاف ہو کر منور ہو جائے گا۔

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق  
 زبان اور دل کی شہادت کے لائق  
 اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق  
 اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق  
 لگاؤ تو تو اس سے لگاؤ  
 جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ  
 مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی  
 نہیں اس کے آگے کسی کی بڑائی

جب توحید و شرک کا معنی سمجھ میں آ گیا تو اب اس تمہید کے بعد تلاوت کردہ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کا مختصر مطلب معلوم کریں۔

### آیات کا مطلب

پہلے آیات کا مختصر مفہوم سمجھ لیں۔ یہ آیات سورۃ بقرہ کی ہیں۔ پہلا پارہ اور تیسرا رکوع ہے اس میں دعوت الی التوحید کا ذکر ہے۔ حضور ﷺ کی بعثت اور تشریف آوری سے پہلے دنیا میں کفر و شرک و گمراہی کی ظلمت و تاریکی اور اندھیرا تھا۔ اللہ نے نبوت کا آفتاب طلوع کیا۔ جس سے اسلام کی روشنی پھیلی۔ اور توحید کا سویرا ہوا اس لئے حضور ﷺ نے سب سے پہلے اللہ کی توحید کا درس دیا۔ اور شرک کی بیخ

کئی کی۔ جس میں تمام مذاہب باطلہ کی تردید ہے کہ اللہ موجود ہے۔ وجود خدا کا اقرار کرو پھر وہ معبود ہے صرف اسی کی عبادت کرو۔ کیونکہ جزاء و سزا ہوگی تاکہ تم جہنم سے بچ جاؤ پھر چونکہ حضور ﷺ کی نبوت تمام لوگوں کے لئے ہے اسلئے بِنَا يُهَيَّا النَّاسُ میں خطاب عمومی ہے۔ پوری دنیا کو خطاب کیا گیا کہ اے لوگو! عربی ہوں یا عجمی، امیر ہوں یا غریب، اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ سب کو خطاب کیا جا رہا ہے کہ اگر فلاح و کامیابی چاہتے ہو تو غفلت سے باز آ جاؤ کامیابی کے لئے اصول اُغْبُدُوا رَبَّكُمْ میں ہے کہ اگر کامیابی چاہتے ہو تو اپنے پالنے والے کی عبادت کرو یعنی ایک اللہ کی بندگی کرو۔ پھر یہ ایک دن ایک مہینہ ایک سال کا کام نہیں۔ بلکہ ساری زندگی کا کام ہے۔ کیونکہ اُغْبُدُوا کا امر دوام کے لئے ہے۔ کہ ہمیشہ اللہ کی عبادت کرتے رہو۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ اُغْبُدُوا رَبَّكُمْ کا معنی وَحِدُوا رَبَّكُمْ ہے کہ توحید کا اقرار کرو اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ کرو یہ توحید کا دعویٰ ہے۔ اس پر چار دلائل ذکر کئے گئے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید جامع کتاب ہے۔ اس میں دعوے بھی ہیں اور دلائل بھی۔

### توحید کی پہلی دلیل

الَّذِي خَلَقَكُمْ وَ الَّذِي مِنْ قَبْلِكُمْ ہے کہ اللہ نے تم کو اور تمہارے آباء و اجداد کو پیدا کیا ہے۔ جب تمہارا خالق اللہ ہے۔ تو عبادت بھی اسی کی کرو۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ میں عبادت کا ثمرہ و نتیجہ ذکر کیا ہے، ایک نتیجہ کہ تم متقی و پرہیزگار بن جاؤ گے۔ اور دوسرا نتیجہ کہ تم جہنم کی آگ سے بچ جاؤ گے۔

## توحید کی دوسری دلیل

الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فِرَاشًا. اللہ نے تمہارے نفع کے لئے زمین کو بچھونا بنا دیا ہے۔ یہ زمین نہ بالکل لوہے اور پتھر کی طرح سخت ہے کہ چلنا بھی مشکل ہو اور نہ بالکل کپاس کی طرح نرم ہے کہ پاؤں زمین میں دھنس جائیں۔ بلکہ سختی و نرمی کے درمیان ایسا بنایا کہ انسان اس پر چل بھی سکتا ہے، لیٹ بھی سکتا ہے، بیٹھ بھی سکتا ہے۔ تو جب تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنانے والا اللہ ہے تو عبادت بھی اسی کی کرو۔

## توحید کی تیسری دلیل

وَالسَّمَاءَ بِنَاءً ہے۔ کہ اللہ نے تمہارے نفع کے لئے آسمان کو چھت بنایا ہے۔ کیونکہ زندگی گزارنے کے لئے سایہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے آسمان پیدا کر دیا۔ تو جب تمہارے نفع کے لئے آسمان اللہ نے بنایا ہے تو عبادت بھی اسی کی کرو۔

## توحید کی چوتھی دلیل

وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ اللہ نے آسمان سے پانی کو اتارا اور زمین سے انگوری اگادی اور پھلوں کو نکالا۔ اور اس سے تمہاری روزی و غذا کا انتظام کیا تو جب تمہاری روزی کا انتظام کرنے والا اللہ ہے۔ تو عبادت بھی اسی کی کرو۔ یہ چار دلائل عقلی ہیں۔ یعنی ان کو عقل سلیم بھی تسلیم کرتا ہے۔ پھر یہ پہلی دلیل انفسی ہے۔ جس کا تعلق تمہارے نفسوں اور تمہارے بدن سے ہے اور باقی تین دلیلیں آفاقی ہیں جن کا تعلق زمین و آسمان میں غور فکر کرنے سے ہے۔

وعظ و نصیحت کے تین طریقے

یہ چاروں دلائل تذکیر بِالْآءِ اللّٰہ سے ہیں۔ جس کا معنی یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو ذکر کر کے نصیحت کرنا ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں وعظ و نصیحت کے تین طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ

ایک تو یہی طریقہ ہے۔ یعنی تذکیر بِالْآءِ اللّٰہ

دوسرا طریقہ

تذکیر بِآیَاتِ اللّٰہ ہے۔ ایام سے مراد سابقہ قوموں کی داستانیں ہیں۔ یعنی پہلی قوموں کی داستانیں ذکر کر کے نصیحت کرنا کہ اگر رب کی بات نہ مانو گے تو تمہارا حشر بھی پہلی قوموں کی طرح ہوگا۔

تیسرا طریقہ

تذکیر بِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ یعنی موت کے بعد کے حالات ذکر کر کے نصیحت کرنا ہوتا ہے کہ بات مان لو ورنہ موت آئے گی۔ قیامت کا دن آئے گا۔ حساب و کتاب ہوگا۔ پھر اس دن اس کی سزا ملیگی تو ان دلائل میں اللہ کے انعامات کا ذکر ہے۔

انعامات کا نتیجہ

فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰہِ اَنْدَادًا

یہ پہلے انعامات و دلائل کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔ پہلے پانچ نعمتیں ذکر کی گئی ہیں۔ پہلی نعمت: رَبِّكُمْ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مربی اور پرورش کرنے والا ہے۔

دوسری نعمت: خَلَقَكُمْ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا خالق اور پیدا کرنے والا ہے۔  
تیسری نعمت: جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ میں ہے کہ اللہ تمہارے نفع کے لئے زمین کو  
بنانے والا ہے۔

چوتھی نعمت: وَالسَّمَاءَ میں ہے کہ اللہ نے تمہارے نفع کے لئے آسمان کو بنایا ہے۔  
پانچویں نعمت: أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ میں ہے کہ اللہ نے تمہاری روزی کا انتظام کیا ہے  
تو اب انعامات کا ثمرہ ذکر کیا ہے۔ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا کہ اللہ نے تم پر ہر طرح  
انعامات کی بارش کی ہے۔ تو پھر کسی کو اللہ کی ذات و صفات میں شریک نہ کرو۔

انداد. ند کی جمع ہے ند کا معنی شریک بھی ہے کہ اللہ کے شریک نہ بناؤ  
اور ند کا معنی مثیل بھی ہے کہ اللہ کے مثیل نہ بناؤ۔ کہ جیسے اللہ کی عبادت کی جاتی ہے  
۔ اسی طرح اس کی بھی عبادت ہو۔ اور ند کا معنی مقابل بھی ہے کہ اللہ کے مقابل نہ  
بناؤ۔ پس اللہ کو وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ سمجھو۔ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اس میں انسانوں کو  
تنبیہ کی گئی ہے کہ جب تم جانتے بھی ہو کہ تمہارا خالق، رازق صرف اللہ ہے آسمان  
وزمین کا پیدا کرنے والا صرف اللہ ہے تو پھر کس طرح اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک  
کرتے ہو۔ جیسے کسی نے کہا ہے۔

فَيَا عَجَبًا كَيْفَ تَعْصِي اللَّهُ أَمَّ كَيْفَ يَجْحَدُهُ الْجَاهِدُ

کہ تعجب ہے کس طرح اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے اور کس طرح انکار کرنے

والا انکار کرتا ہے۔

وَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ تَذُلُّ عَلَيَّ أَنَّهُ وَاحِدٌ

حالانکہ ہر چیز میں نشانی ہے جو اللہ کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہے۔

شیخ سعدی نے بھی فرمایا ہے۔

برگ درخت کہ سبز در نظر ہوشیار      ہر ورق دفتر ایست معرفت پروردگار

ہر گیا ہے کہ از زمین روید      وحدہ لا شریک لہ گوید

جو چیز زمین سے آتی ہے وہ اللہ کی توحید کی گواہی دیتی ہے۔

تو ان آیات کا خلاصہ توحید کی دعوت ہے۔

اب ذکر کردہ احادیث کا مختصر مفہوم سمجھ لیں۔

### پہلی حدیث

جس کے راوی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ

كُنْتُ رَدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَوْخِرَةَ الرَّحْلِ  
کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ گدھے کی سواری پر سوار تھا۔ میرے اور آپ کے درمیان  
صرف پالان اور زین کی لکڑی کا پچھلا حصہ تھا۔ یعنی میں حضور ﷺ کے قریب تھا۔ تو  
آپ نے فرمایا مَا مَعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ  
الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ کہ جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق  
ہے؟ تو میں نے عرض کیا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ اللَّهُ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا  
ہے تو حضور نے فرمایا فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ  
شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا کہ اللہ کا  
بندوں پر حق یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ  
کریں اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے۔ اس حدیث میں  
انسانوں کے فریضہ کا ذکر ہے کہ توحید کو اپنا میں اور شرک سے بچیں۔ اور توحید کو اپنانے

اور شرک سے بچنے کا فائدہ بھی ذکر کر دیا ہے کہ اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

### دوسری حدیث

جس کے راوی حضرت معاذؓ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور ﷺ نے وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ اگرچہ تجھ کو قتل کر دیا جائے۔ یا آگ میں جلا دیا جائے۔ اس حدیث میں بھی عقیدہ توحید پر قائم رہنے اور شرک سے بچنے کی تاکید کی ہے۔

### تیسری حدیث

جس کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کیا اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا اَنْ تَدْعُوْا لِهٖ نِدًّا وَهُوَ خَلْقَكَ۔ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ اللہ نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو جو تیرا خالق ہے وہ وحدہ لا شریک لہ ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر تو یہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ اللہ نے بھی فرمایا ہے۔ سورۃ لقمان میں ہے۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اس حدیث میں شرک کی قباحت کا ذکر ہے کہ شرک انتہائی قبیح چیز ہے۔

### چوتھی حدیث

جس کے راوی حضرت عثمانؓ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کی موت اس عقیدہ پر آئی کہ زبان سے لا اِلهَ اِلَّا اللهُ کہتا ہو اور دل میں یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کے بغیر کوئی عبادت کے لائق نہیں تو وہ جنت میں داخل ہو



گا اس حدیث میں عقیدہ توحید اور عقیدہ ایمان پر وفات پانے کی فضیلت کا ذکر ہے کہ جس کی زندگی توحید کے عقیدہ پر گزری اور موت بھی اس یقین پر آئی تو وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔

### توحید کے متعلق پچیس عقائد کا بیان

ان آیات و احادیث کے بعد اب عقیدہ توحید کے پچیس متعلقات کا اختصاراً بیان کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ پچیس چیزیں مستقلاً پچیس خطبات و مواعظ ہیں مگر آپ کے قلوب و اذہان میں عقیدہ توحید کے مکمل خاکہ کو پیش کرنے کے لیے ان کا تذکرہ ضروری ہے۔

### پہلا عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے۔

بعض لوگ اللہ کے وجود کا انکار کرتے ہیں جیسے دھر یہ کہتے ہیں کہ آسمان و زمین کا نظام خود بخود چل رہا ہے۔ کوئی اس کے پیدا کرنے والا اور چلانے والا نہیں ہے۔ مگر یہ عقیدہ توحید کے منافی ہے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ موجود ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے۔ اللہ کے موجود ہونے پر سات دلائل ذکر کیے جاتے ہیں۔ جن میں سے پہلی دلیل نقلی ہے۔ اور باقی دلائل عقلی ہیں۔

### پہلی دلیل۔ قرآنی آیت

قرآن مجید اور احادیث میں اللہ کے نام اور اوصاف مذکور ہیں۔ سورہ اعراف میں ہے  
 وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا۔ اللہ کے سب نام اچھے ہیں تو ان کے ساتھ اس کو پکارو۔ بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اِنَّ لِلّٰهِ

تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمَاءً مِنْ أَوْحَاها دَخَلَ الْجَنَّةَ کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ کے نام و اوصاف مثلاً یہ کہ اللہ خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، مختار ہے، نافع و ضار ہے، مہی و ممیت، معزز و منزل، عالم الغیب ہے، مجود و معبود ہے، رحمن و رحیم ہے، ستار ہے، غفار ہے، ودود و لطیف ہے، وہاب ہے وغیرہ تو ان ناموں اور صفات سے معلوم ہوا کہ اللہ ہے کیونکہ صفت موصوف کا تقاضا کرتی ہے تو ان صفات کے لئے موصوف کا ہونا ضروری ہے۔ بس ثابت ہوا کہ اللہ کی ذات موجود ہے۔ جو ان صفات کے ساتھ متصف ہے۔

### دوسری دلیل۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کا واقعہ

امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص دہریہ تھا اور خدا کے وجود کا انکار کرتا تھا تو حاکم وقت نے کہا کہ جلسہ عام میں امام صاحب کا اس دہریہ سے مناظرہ کرایا جائے۔ تو تاریخ اور وقت متعین ہو گیا۔ امام صاحب بغداد غربی میں رہتے تھے اور دہریہ بغداد شرقی میں رہتا تھا۔ درمیان میں دریائے دجلہ تھا۔ تو امام صاحب جان بوجھ کر مقررہ وقت سے لیٹ گئے تو دہریہ نے کہا آپ نے عہد شکنی کی ہے، دیر سے آئے ہو۔ مناظرہ کا وقت گزر گیا تو امام صاحب نے فرمایا کہ آج میں نے ایک عجیب نقشہ دیکھا جس کی وجہ سے حیرت میں پڑ گیا۔ اس لیے دیر ہو گئی اور وہ عجیب چیز یہ تھی کہ درخت خود بخود کٹ گیا پھر ان لکڑیوں سے تختے خود بخود بن گئے۔ پھر ان کو کیلیں خود لگ رہی تھیں۔ اور کشتی خود تیار ہو گئی تو میں اس میں بیٹھ گیا پھر وہ کشتی خود چل پڑی اور دریا کے دوسرے کنارے پہنچ کر خود رک گئی۔ تو دہریہ نے کہا کہ یہ کیسا سمجھدار ہے یہ تو بڑا پاگل ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کشتی بغیر بنانے والے کے بن جائے۔ اور بغیر

چلانے والے کے چل پڑے اور پھر رک جائے تو اس نے حاکم سے کہا کہ تم نے ایسے احمق و پاگل سے مناظرہ کرایا جو ایسی جاہلانہ بات کرتا ہے تو امام صاحب نے کہا کہ بڑا پاگل تو ہے کیونکہ جس مقصد کے لئے مناظرہ مقرر ہوا تھا وہ مقصد پورا ہو گیا کیونکہ اگر کشتی بغیر بنانے والے اور چلانے والے کے نہ بن سکتی ہے اور نہ چل سکتی ہے۔ تو اتنا بڑا زمین و آسمان کا کارخانہ کائنات کیسے خود بخود بن گیا اور کس طرح بغیر چلانے والے کے چل سکتا ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ موجود ہے جس نے اس نظام کو پیدا کیا ہے اور چلا رہا ہے تو پھر دہریہ نے کہا کہ اگر تیرا خدا موجود ہے تو بتاؤ کہ وہ کہاں موجود ہے؟ امام صاحب نے کہا کہ دودھ کا پیالہ لاؤ پھر کہا کہ بتاؤ اس دودھ میں مکھن ہے تو اس نے کہا کہ ہاں تو امام صاحب نے فرمایا کہ مکھن کہاں ہے۔ کہنے لگا پورے دودھ میں ہے تو فرمایا تم موجود مجازی کی بات کرتے ہو۔ میرا خدا موجود حقیقی ہے جو ہر جگہ موجود ہے۔ پھر دہریہ نے سوال کیا کہ اگر تیرا خدا موجود ہے تو اس کا رخ کس طرف ہے؟ تو امام صاحب نے فرمایا کہ بتی جلاؤ پھر کہا بتاؤ کہ اس کا رخ کس طرف ہے تو اس نے کہا مشرق و مغرب، شمال و جنوب ہر طرف ہے تو امام صاحب نے کہا کہ تو نور مجازی کی بات کرتا ہے۔ میرا اللہ نور حقیقی ہے، اس کا رخ ہر طرف ہے۔ سورۃ بقرہ میں ہے۔ فَآيِنَمَا تُوَلُّوْا فَشَمَّ وَجْهَ اللّٰهِ پھر دہریہ نے سوال کیا کہ تیرا خدا اب کیا کام کر رہا ہے؟ یہ سوال بھاری تھا تو امام صاحب نے کہا کہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تو اب تک ممبر پر بیٹھ کر سوال کرتا رہا اور میں جواب دیتا رہا۔ اب تو نیچے اتر میں ممبر پر بیٹھ کر جواب دوں گا۔ اس کو یہ بات سمجھ نہ آئی وہ نیچے اتر آیا۔ امام صاحب ممبر پر تشریف لے

گئے اور فرمایا کہ میرے خدا نے اب یہ کام کیا ہے کہ تجھ جیسے بے دین کو نیچے اتار دیا اور مجھ جیسے موحد کو ممبر پر بٹھا دیا تو اس مناظرہ کی وجہ سے وہ دہریہ مسلمان ہو گیا اور اللہ کے وجود کا قائل ہو گیا۔

### تیسری دلیل۔ امام مالکؒ کا واقعہ

امام مالکؒ سے ہارون الرشید نے اللہ کے وجود کی دلیل پوچھی تو انہوں نے کہا کہ کتنے انسان آچکے ہیں اور کتنے آنے والے ہیں۔ لاکھوں، کروڑوں کی تعداد میں انسان پیدا ہوئے ہیں مگر ان کی زبانیں مختلف ہیں اور ان کی آوازیں جدا جدا ہیں۔ انسان میں زبان گوشت کا ایک ٹکڑا ہے مگر اس سے مختلف لغتیں اور بولیاں نکل رہی ہیں۔ عربی، فارسی، برمی، بنگالی، پشتو، بلوچی، سندھی، مہاجر، ریاستی، پنجابی، معلوم ہوتا ہے کہ اللہ موجود ہے جس نے انسان کی زبان میں یہ تاثیر رکھی ہے۔

### چوتھی دلیل۔ امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ

امام احمدؒ سے کسی نے اللہ کے وجود کی دلیل پوچھی تو فرمایا کہ میں حیرت میں ہوں کہ ایک بند مکان ہے نہ دروازہ، نہ روشن دان، نہ کھڑکی، اوپر سے وہ مکان سفید اور اندر سے زرد ہے۔ اس کے اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں مگر کچھ مدت کے بعد اس کے اندر سے ایک جانور نکلتا ہے اور وہ اپنے ماں باپ کی بولی بولتا ہے۔ ان کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ اشارہ کیا مرغی کے انڈے کی طرف کہ باہر سے سفید ہے اندر سے زرد ہے۔ بالکل بند ہے مگر کچھ مدت کے بعد اس سے مرغی کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اللہ موجود ہے جو بند مکانوں میں اپنی مخلوق کی پرورش کر رہا ہے۔

پانچویں دلیل۔ امام شافعیؒ کا واقعہ

امام شافعی سے کسی نے اللہ کے وجود کی دلیل پوچھی تو انہوں نے کہا کہ شہوت کا پتہ اللہ کے وجود کی دلیل ہے۔ کیونکہ پتہ ایک ہے اس کے اثرات مختلف ہیں۔ اگر اس کو گائے، بھینس کھائے تو ان سے گوبر نکلتی ہے۔ اور اگر بکری کھائے تو میٹھی نکلتی ہے اور اگر شہد کی مکھی کھائے تو شہد نکلتی ہے۔ اور اگر ریشم کا کیڑا کھائے تو ریشم نکلتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ موجود ہے جس نے اس پتہ میں یہ اثرات رکھے ہیں۔

چھٹی دلیل۔ ایک بدو کا واقعہ

ایک بدوی سے کسی نے اللہ کے وجود کی دلیل پوچھی تو اس نے کہا

يَا سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْبَعْرَ تَدُلُّ عَلَى الْبَعِيرِ

وَأَنَّ أَثَرَ الْأَقْدَامِ تَدُلُّ عَلَى الْمَسِيرِ

فَسَمَاءُ ذَاتِ أَبْرَاجٍ وَأَرْضُ ذَاتِ فِجَاجٍ

وَبِحَارُ ذَاتِ أَمْوَاجٍ كَيْفَ لَا تَدُلُّ

عَلَى وُجُودِ اللَّطِيفِ الْخَبِيرِ

کہ میٹھی اونٹ پر دلالت کرتی ہے۔ اور زمین پر قدموں کے نشانات چلنے والے پر دلالت کرتے ہیں تو برجوں والا آسمان اور راستوں والی زمین اور موجوں والا سمندر اور دریا کس طرح اللہ کی پاک ذات پر دلالت نہ کریں۔ جو ذات باریک بین اور خبر رکھنے والی ہے۔

ساتویں دلیل۔ ایک بوڑھی عورت کا واقعہ

ایک بوڑھی عورت چرخہ کا تار رہی تھی۔ کسی نے کہا تو نے زندگی گزار دی اور

اپنے رب کو نہ پہچانا! تو کہنے لگی اسی چرخہ سے میں نے اللہ کو پہچانا۔ کیونکہ اگر میں چرخہ چلاؤں تو چلتا ہے ورنہ نہیں۔ جب چرخہ بغیر چلانے والے کے نہیں چلتا تو اتنا بڑا چرخہ زمین و آسمان والا بغیر چلانے والے کے کیسے چل سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کی ذات موجود ہے جو اس نظام کو چلا رہی ہے پھر اس نے سوال کیا کہ تیرا خدا ایک ہے یا زیادہ تو اس نے کہا کہ یہ بھی مجھے چرخہ سے معلوم ہوا کہ میرا خدا ایک ہے۔ کیونکہ اگر دو عورتیں اکٹھے چرخہ کو چلائیں تو تیزی سے تانت ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر ایک طرف ایک عورت اور دوسری طرف دوسری عورت چلائے تو چرخہ رک جائے گا یا ٹوٹ جائے گا۔ مگر میں دیکھ رہی ہوں کہ زمین و آسمان کا نظام نہ رکا ہے، نہ ٹوٹا ہے تو معلوم ہوا کہ اس کے چلانے والا بھی صرف ایک اللہ ہے۔ تو ایک اللہ کے وجود کا اقرار کرنا یہ عقیدہ توحید ہے۔

شنا گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا

زمین و آسمان تیرے ہیں یہ موجود و عدم تیرا

جو دنیا میں کھا کر تیرے شکوے کریں یا رب

تعجب ہے کہ ان پر بھی رہے لطف و کرم تیرا

دوسرا عقیدہ۔ اللہ کی ذات احد ہے

دوسری چیز کہ اللہ کی ذات احد ہے جو احدیت کی صفت کے ساتھ متصف

ہے۔ احد اس کو کہتے ہیں کہ جس میں تعدد و شرکت نہ ہو اور جس کے اجزاء و حصے

اور ٹکڑے نہ ہوں اور جو مادہ سے مرکب نہ ہو اور جس کا کوئی مشابہہ مماثل نہ ہو۔

## احد کے معنی میں چار باتیں

پہلی بات: کہ ہمارا اللہ احد ہے یعنی ایک ہے کہ ذات و صفات کاملہ میں متصف ہونے کے اندر اللہ کا کوئی شریک نہیں۔

جیسے یہود نے دو خدا مانے، ایران میں مجوس نے دو خدا مانے، ایک ”یزدان“ جس کو خالق خیر کہتے، دوسرا ”اھرمن“ جس کو خالق شر کہتے تھے۔

اور نصاریٰ نے تین خدا مانے۔ باپ، بیٹا، روح القدس۔ یہ عقیدہ تثلیث رکھتے تھے کہ تین ایک میں ہیں اور ایک تین میں۔

اور مشرکین نے تین سوساٹھ خدا بنا رکھے تھے۔ اور انہوں نے زندگی کے شعبے تقسیم کر رکھے تھے۔ مثلاً ہبل کے متعلق عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ فتح و شکست کا مختار کل ہے۔ لات و عزلیٰ کے بارے میں عقیدہ رکھتے تھے کہ بیٹے، بیٹیاں، تندرستی و رزق و بارش وغیرہ دینے والا کوئی بیٹیاں دینے والا کوئی رزق دینے والا وغیرہ۔

اور ہندوؤں نے سینکڑوں دیوتا بنا رکھے ہیں مثلاً اندر دیوتا کی پوجا کرتے اور عقیدہ رکھتے کہ بارش برسانے کے اختیارات اس کے پاس ہیں اور لکشمی دیوی کی پوجا کرتے اور عقیدہ رکھتے کہ اس کو دولت عطا کرنے کے اختیارات ہیں اور کہتے کہ یہ دیوتاؤں کا بھیس بدل کر خدا بن گئے ہیں۔ یہ عقائد غلط ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارا خدا صرف ایک اکیلا اللہ ہے بہت نہیں اور ذات و صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

دوسری بات: ہمارا اللہ احد ہے اس کے اجزاء اور حصے نہیں ہیں۔ انبیاء فرشتے، اولیاء اور حضور ﷺ سب اللہ کی مخلوق ہیں۔ حضور ﷺ بھی اللہ کے بندے اور

آدم علیہ السلام نے کہا مَرْحُبًا بِالْأَبْنِ الصَّالِحِ. میرے نیک بیٹے کے لئے مبارک ہو۔

حضور ﷺ کو تو عبدیت کی صفت پسند ہے۔ جب حضور معراج کی رات مقام قرب میں پہنچے تو اللہ نے کہا کیا چاہتے ہو؟ تو فرمایا کہ مجھے اپنا عبد بنا لو تو اللہ نے کہا قیامت تک یہ اعلان ہوتا رہے گا۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حضور ﷺ تو اپنے آپ کو اللہ کا بندہ کہتے ہیں مگر سامری کہتا ہے کہ میں نہیں مانتا آپ تو اللہ کے نور کا حصہ ہیں۔ پھر کہتا بھی اپنے آپ کو عاشق رسول ﷺ ہے۔ رسول ﷺ کی بات نہ ماننے والا کس طرح عاشق رسول ﷺ ہو سکتا ہے۔

تیسری بات: یہ کہ ہمارا اللہ احد ہے۔ یعنی مرکب نہیں ہے۔ مرکب حادث ہوتا ہے اور ہمارا اللہ ازلی و قدیم ہے۔ باقی تمام مخلوق حادث ہے۔

چوتھی بات: کہ ہمارا اللہ احد ہے یعنی اس کے مشابہ و مماثل کوئی نہیں ہے اس لیے حضور ﷺ نے فرمایا اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ تمہارا رب ایک ہے۔ دوسری حدیث میں ہے وَخَذُوا رَبَّكُمْ تَمَّ اِذْ رَبُّكُمْ سَجَّوًا لِيَكُنْ قَبْرٌ پَرِسْتٌ، اهل بدعت سامری اللہ اور رسول میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ اور رسول کو ایک کہتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے۔

کوئی کہتا ہے۔

جو مستوی تھا عرش پر خدا ہو کر

وہ دینہ میں اتر پڑا مصطفیٰ ہو کر



کوئی کہتا ہے۔

جو بجاتے تھے اِنِّیْ عَبْدُہٗ کِی بَانَسْرِی ہَرْدَم  
قیامت کدن وہائی اِنَّا اللّٰہُ بن کے نکلیں گے

کوئی کہتا ہے۔

شریعت کا ڈر ہے وگرنہ صاف کہدوں  
کہ صبیپ خدا خود خدا بن کے آیا  
درود و سلام است بے انتہاء  
ظاہر بشر بود و باطن خدا

بلکہ یہ لوگ ہمہ اوستی ہیں کہ ولی، نبی اور خدا میں بھی فرق نہیں کرتے۔ جیسے

انکا ایک جاہل کہتا ہے۔

فرید با صفا ہستی محمد مصطفیٰ ہستی چھا گویم چھا ہستی خدا ہستی خدا ہستی  
کہ فرید بھی تو ہے محمد بھی تو ہے، خدا بھی تو ہے،  
اور وہی جاہل کہتا ہے۔

چاچڑوانگ مدینہ ڈسے

کوٹ مٹھن بیت اللہ

ظاہر وچ پیر فرید نثر

باطن وچ اللہ

یعنی چاچڑاں مدینہ ہے کوٹ مٹھن بیت اللہ ہے۔ ظاہر میں خواجہ فرید ہے اور

حقیقت میں اللہ ہے

کوئی کہتا ہے۔

جو جاتے تھے اِنِّیْ عَبْدُہٗ کی بانسری ہر دم  
قیامت کے دن وہاِنِّیْ اَنَا اللّٰہ بن کے نکلیں گے

کوئی کہتا ہے۔

شریعت کا ڈر ہے وگرنہ صاف کہدوں  
کہ حبیبِ خدا خود خدا بن کے آیا  
درود و سلام است بے انتہاء  
ظاہر بشر بود و باطن خدا

بلکہ یہ لوگ ہمہ اوستی ہیں کہ ولی، نبی اور خدا میں بھی فرق نہیں کرتے۔ جیسے

انکا ایک جاہل کہتا ہے۔

فرید با صفا ہستی محمد مصطفیٰ ہستی چہا گویم چہا ہستی خدا ہستی خدا ہستی  
کہ فرید بھی تو ہے محمد بھی تو ہے، خدا بھی تو ہے،  
اور وہی جاہل کہتا ہے۔

چاچڑ وانگ مدینہ ڈسے  
کوٹ مٹھن بیت اللہ  
ظاہر و سچ پیر فرید نٹر  
باطن و سچ اللہ

یعنی چاچڑاں مدینہ ہے کوٹ مٹھن بیت اللہ ہے۔ ظاہر میں خواجہ فرید ہے اور

حقیقت میں اللہ ہے

اب بتلاؤ کہ اگر یہ کفر و شرک نہیں تو کفر و شرک کیا ہوتا ہے۔؟  
جس کا عقیدہ قرآن و سنت کے مطابق ہوگا۔ وہ اللہ اور رسول میں فرق کریگا۔

اللہ خالق ہے، حضور ﷺ مخلوق ہیں۔

اللہ رازق ہے حضور ﷺ مرزوق ہیں۔

اللہ مالک ہے حضور ﷺ مملوک ہیں۔

اللہ معبود ہے۔ حضور ﷺ ساجد ہیں۔

اللہ محمود ہے حضور ﷺ حامد ہیں۔

اللہ معبود ہے حضور ﷺ عابد ہیں۔

اللہ رب ہے حضور ﷺ شاہ عرب ہیں۔

اللہ غفار ہے حضور ﷺ مدینہ کے تاجدار ہیں۔

اللہ قہار ہے حضور ﷺ کائنات کے سردار ہیں۔

اللہ رحمان ہے۔ حضور ﷺ نبی آخر الزمان ہیں۔

اللہ رب العالمین ہے حضور ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔

اللہ رب ذوالجلال ہے۔ حضور ﷺ آمنہ کے لال ہیں۔

اللہ، اللہ اکبر ہے حضور ﷺ تمام انبیاء کے افسر ہیں۔

اللہ دینے والا ہے، حضور ﷺ مانگنے والے ہیں۔

اب بھی حضور ﷺ روضہ اقدس میں مانگنے والے ہیں۔

اللہ عطا کر نیوالا ہے۔

قیامت کے دن شفاعت کر کے حضور ﷺ مانگنے والے ہوں گے۔

اللہ شفاعت قبول فرمائیں والا ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ کی شان سب کائنات سے اعلیٰ اور ارفع ہے مگر خدا سے کم ہے۔ یہ اللہ و رسول میں فرق ہے۔ جو اب بھی رحمان و نبی آخر الزمان کا فرق نہ مانے تو اس کا بیڑا غرق ہے۔

جو اللہ کے احد ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے وہ فرق کرتا ہے۔ اگر احد کے نعرہ کی چاشنی و مٹھاس پوچھنی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُمیہ کے غلام ہیں، اُمیہ ظلم ڈھاتا ہے، نیچے گرم ریت اور سینہ پر بھاری وزنی پتھر رکھتا ہے، ہاتھوں میں میخیں گاڑتا ہے، گردن میں رسی ڈالتا ہے، شریر لڑکے اس رسی سے کھینچتے ہیں۔ اُمیہ کی اس ظالمانہ مار سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ بے قرار ہوتے ہیں۔ مگر عقیدہ توحید سے اتنی محبت و پیار ہے کہ آپ کی زبان پر احد احد کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے احد احد بلند کر کے کہا کہ ظالمو! اب میں ایک کا ہو گیا ہوں، ہر مصیبت برداشت کر لوں گا، مگر عقیدہ توحید کا اعلان نہیں چھوڑوں گا۔

تو اللہ کو احد ماننا یہ عقیدہ توحید ہے۔

تیسرا عقیدہ۔ اللہ کی ذات صمد ہے

ایک اللہ کی ذات صمد ہے۔ صمدیت کی صفت کے ساتھ متصف ہے۔ وہ بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ ساری دنیا اس کی محتاج ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صمد کا معنی ہے۔ الَّذِي يَقْضَىٰ إِلَيْهِ فِي الْحَوَائِجِ كُلِّهَا۔

یعنی صمد وہ ہے کہ تمام دنیا، تمام ضروریات میں اس کی طرف قصد کرے۔ صمد کا معنی جو احتیاجی سے پاک ہے اور بے نیاز ہے۔ تمام دنیا اپنی ضروریات اللہ کے دروازہ پر لے

جاتی ہے تو اس میں بھی اللہ و رسول میں فرق ہے کہ اللہ کھانے پینے سے بے نیاز ہے۔ حضور ﷺ کھاتے پیتے تھے۔ اللہ کسی کا محتاج نہیں۔ حضور ہر معاملہ میں ہر کام میں، ہر بات میں، ہر عمل میں، ہر فعل میں، ہر کلام میں، ہر وقت اللہ کے محتاج ہیں۔ تو اللہ کو صمد ماننا اور سب کو اللہ کا محتاج ماننا یہ عقیدہ توحید ہے۔

چوتھا عقیدہ: اللہ کی ذات لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ہے

اللہ کی ذات لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ہے۔

جس میں تین باتوں کا ذکر ہے۔

پہلی بات: کہ اللہ اولاد سے پاک ہے۔ یہود نے حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا، نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا۔ مشرکین نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا۔ یہ عقائد غلط ہیں۔

دوسری بات: کہ اللہ تعالیٰ والدین سے پاک ہے۔

تیسری بات: کہ اللہ کی ذات شریکوں، مثیلوں سے پاک ہے۔ اس میں بھی اللہ و رسول میں فرق ہوا۔ خدا والدین سے پاک ہے، حضور ﷺ کے والدین ہیں، خدا اولاد سے پاک ہے۔ حضور ﷺ کی اولاد ہے تو اللہ اور رسول میں فرق ہوا تو اللہ کو اولاد، والدین اور شریکوں سے پاک ماننا یہ عقیدہ توحید ہے۔

پانچواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات کل کائنات کی خالق ہے

ایک اللہ کی ذات کل کائنات کی خالق ہے۔

## انسانوں کا خالق اللہ ہے

سورۃ الفرقان میں ہے۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا

کہ اللہ نے انسان کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کے لئے رشتہ داری اور دامادی قائم کی۔

## تمام حیوانات کا خالق بھی اللہ ہے

سورہ نور میں ہے۔

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَّاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ

مَنْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ.

کہ اللہ نے ہر جاندار چیز کو پیدا کیا ہے۔ بعض ان میں سے اپنے پیٹ پر

چلتے ہیں۔ جیسے سانپ و حشرات الارض اور بعض ان میں سے دو پاؤں پر چلتے ہیں۔

جیسے انسان ہے، پرندے ہیں۔ مرغی ہے اور بعض ان میں سے چار پاؤں پر چلتے

ہیں۔ جیسے بھیڑ، بکری، گائے، بھینس، اونٹ وغیرہ۔

## زمین و آسمان، نور و ظلمت کا خالق بھی اللہ ہے

سورۃ الانعام میں ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ

وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور

اندھیرے اور روشنی کو پیدا کیا۔ مگر کافر پھر بھی اللہ کے ساتھ دوسروں کو برابر ٹھہراتے ہیں۔

خلاصہ۔ تمام چیزوں کا خالق اللہ ہے۔

سورة الفرقان میں ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا

کہ اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اندازے پر قائم کیا۔

سورة الانعام میں ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

ذَالِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ.

کہ جو اللہ تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہی تمہارا رب ہے اور وہی

معبود ہے۔ اس کی ہی عبادت کرو۔ تو یہ عقیدہ رکھنا ہوگا کہ سب کا خالق اللہ ہی ہے۔

اللہ کے سوا دوسرا کوئی خالق نہیں ہے۔ سورة الاعراف میں ہے۔

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ

مشرکین نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنا لیا ہے حالانکہ وہ خالق نہیں۔

انہوں نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا۔ بلکہ وہ مخلوق ہیں۔ ان کو بھی اللہ نے پیدا کیا ہے۔ تو

جب خالق اللہ ہے باقی سب مخلوق ہیں تو پھر دوسروں کی عبادت کیوں کرتے ہو۔

صرف اللہ کی عبادت کرو۔ تو سب کا خالق ایک اللہ کو ماننا یہ عقیدہ توحید ہے۔

چھٹا عقیدہ۔ اللہ کی ذات کل کائنات پر قادر ہے

ایک اللہ کی ذات کل کائنات پر قادر ہے۔

سورة بقرہ میں ہے: إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سورة ال عمران میں ہے۔ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

سورة ملك میں ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ایک سورة میں ہے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

سورة انعام میں ہے۔ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْنَكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ

اَوْ مِّنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيَذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَآسَ بَعْضٍ .

اللہ قادر ہے کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے

عذاب بھیجے یا یہ عذاب بھیجے کہ تمہیں مختلف فرقوں میں تقسیم کر دے۔ اور تم کو ایک

دوسرے سے لڑائی کا مزہ چکھائے۔ قادر کل صرف اللہ ہے۔ باقی سب عبد القادر

ہیں۔ قادر کے بندے ہیں۔ تو ایک اللہ کو قادر ماننا یہ عقیدہ توحید ہے۔

ساتواں عقیدہ: اللہ سب کا مالک ہے۔

اللہ کی ذات سب کی مالک ہے۔ تمام چیزوں کا مالک ایک اللہ ہے۔

سورة فاتحہ میں ہے۔ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ کہ اللہ دن جزاء کا مالک ہے۔

سورة ملك میں ہے۔ تَبْرَكَ الَّذِيْ يَبْدِيْهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ. عظمت والی ہے وہ ذات جس کے قبضہ میں تمام کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر

قادر ہے۔ سورة ال عمران میں ہے۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مَلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ

مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ.

کہ اے پیغمبر تم بھی کہو کہ یا اللہ تو ہی سب کا مالک ہے۔ تو ہی مالک الملک

اصل بادشاہت تیری ہے۔ جس کو تو چاہے بادشاہت دے اور جس سے چاہے

بادشاہت چھین لے۔ سورة مائدہ میں ہے۔



لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ

زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا مالک ایک اللہ ہے۔

سورۃ یس میں ہے۔ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ

ہر چیز کی بادشاہت اللہ کے قبضہ میں ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں ہے۔ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ

کہ زمین و آسمان کی سلطنت میں اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

سورۃ نساء میں ہے۔ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذَا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا

کہ جس کو تم نے معبود بنا رکھا ہے۔ کیا ان کا سلطنت میں کچھ حصہ ہے کہ پھر

وہ لوگوں کو تل کے برابر بھی نہ دیں۔

سورۃ انعام میں ہے۔ قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ

کہ اے پیغمبر آپ اعلان کریں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ کے تمام خزانوں پر

میرا قبضہ ہے۔ اور تمام خزانے میرے پاس ہیں بلکہ تمام چیزوں کا مالک اللہ ہے۔

سورۃ الناس میں ہے۔ مَلِكِ النَّاسِ . کہ تمام لوگوں کا مالک بادشاہ اللہ ہے۔

تو عبادت بھی اسی کی کرو۔ سب کا مالک حقیقی ایک اللہ کو ماننا اور باقی مخلوق کو مملوک ماننا یہ

عقیدہ توحید ہے۔

آٹھواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات رازق ہے

ایک اللہ کی ذات رازق ہے۔ تمام کو رزق اور روزی دینے والا ایک اللہ ہے۔

سورۃ الذاریات میں ہے۔ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

کہ ایک اللہ ہے روزی دینے والا زبردست طاقت والا۔ زمین پر جو چیز

چلنے والی ہے۔ ان تمام چیزوں کا رازق اللہ ہے۔

سورۃ الہود میں ہے۔ وَمَا مِنْ ذَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

کہ جو چیز زمین پر چلتی ہے اس کی روزی اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر اللہ کی مرضی

کہ جس کو زیادہ دے اور جس کو کم دے۔

سورۃ الرعد میں ہے۔ اللَّهُ يَسُطُّ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ.

اللہ مالک ہے جس کیلئے چاہے روزی فراخ کرے اور جس کے لئے

چاہے تنگ کرے۔

سورۃ الشوریٰ میں ہے۔ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَسُطُّ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ

وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.

کہ رزق جو زمین و آسمان سے ملتا ہے۔ اس کی تمام چابیاں اللہ کے پاس

ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ کس کو رزق زیادہ دینا ہے اور کس کو کم بے شک وہ ہر چیز کو جاننے

والا ہے۔

سورۃ سبأ میں ہے۔ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَسُطُّ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَكِنَّ

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ.

کہ اے پیغمبر آپ اعلان کریں کہ میرا رب روزی فراخ اور تنگ کرنے والا

ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اللہ کے سوا کوئی دوسرا تمام جہاں کا روزی رساں اور روزی

دینے والا نہیں ہے۔

سورۃ سبأ میں ہے۔ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ.

کہ ان سے پوچھو کہ زمین و آسمان سے تم کو روزی دینے والا کون ہے۔ تو

کہیں گے کہ اللہ ہے تو مشرک بھی اقرار کرتے تھے کہ رازق اللہ ہے۔  
سورۃ الملک میں ہے۔ اَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهُ  
کہ اگر اللہ تمہاری روزی روک دے تو کون تم کو روزی دے سکتا ہے۔ تو  
جب رازق اللہ ہی ہے تو اسی کی عبادت کرو۔

سورۃ قاطر میں ہے کہ هَلْ مِنْ خَالِقِ غَيْرِ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا  
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنَّى تُؤْفَكُوْنَ

کہ اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تم کو آسمان و زمین سے روزی دے  
جب روزی دینے والا اللہ ہے تو لا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔  
اسی کو معبود سمجھو۔ اسی کو معبود مانو۔ فَاَنَّى تُؤْفَكُوْنَ پھر کس طرح سے مشرکین تم کو  
سیدھے راستے سے پھیرے جاتے ہیں۔ تو سب کا رازق ایک اللہ کو ماننا اور باقی مخلوق  
کو مرزوق ماننا یہ عقیدہ توحید ہے۔

نواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات حاضر و ناظر ہے۔

ایک اللہ کی ذات حاضر و ناظر ہے۔ یعنی اللہ کی ذات ہر جگہ موجود ہے۔ اور  
ہر ایک کی کیفیت دیکھنے والا ایک اللہ ہے۔

سورۃ الحدید میں ہے۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ  
کہ تم جہاں بھی ہو جس حال میں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔ یعنی  
حاضر وہی ہے اور جو تم کرتے ہو اس کو اللہ دیکھنے والا ہے یعنی ناظر وہی ہے۔

سورۃ المجادلہ میں ہے۔ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا  
هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوا

کہ اگر سرگوشی کرنے والے تین ہوں تو چوتھا اللہ ہوتا ہے۔ اور اگر پانچ ہوں تو چھٹا اللہ ہوتا ہے۔ نہ اس سے کم ہوں اور نہ اس سے زیادہ ہوں۔ مگر اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

سورۃ بروج میں ہے۔ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ۔ کہ اللہ ہر چیز پر حاضر ہے۔  
اللہ کے سوا کوئی حاضر و ناظر نہیں

اللہ کے سوا کوئی دوسرا ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود نہیں ہے۔ خواہ انبیاء ہوں یا ملائکہ ہوں یا اولیاء ہوں۔ حضور ﷺ جو سب کائنات کے سردار ہیں وہ بھی حاضر و ناظر نہیں ہیں۔  
پہلی دلیل

سورۃ آل عمران میں ہے۔ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُونَ اَقْلَامَهُمْ اَيْتُهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُونَ۔

کہ اے پیغمبر جب حضرت مریم کی کفالت کے لئے وراثت جھگڑ رہے تھے اور وہ قرعہ کے لئے اپنی قلمیں ڈال رہے تھے۔ آپ ان کے پاس موجود نہ تھے بلکہ یہ خبر آپ کو اللہ نے دی ہے۔ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ۔ دلیل ہے کہ حضور حاضر و ناظر نہیں۔

دوسری دلیل

سورۃ یوسف میں ہے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اجْتَمَعُوا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ۔  
کہ اے پیغمبر جب حضرت یوسف کے بھائی مشورہ کر رہے تھے اور حضرت یوسف کے خلاف تجاویز کر رہے تھے۔ آپ ان کے پاس نہ تھے۔ یہ خبر بھی آپ کو اللہ نے دی ہے۔ اس جگہ بھی وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ دلیل ہے کہ حضور حاضر و ناظر نہیں ہیں۔

## تیسری دلیل

سورۃ قصص میں ہے۔ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغُرَبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَلَكِنَّا أَنْشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ وَمَا كُنْتَ ثَابِتًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِنْ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ.

یعنی کوہ طور کی جانب غربی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت و رسالت ملی اور کتاب تورات ملی۔ ان کے یہ واقعات آپ ایسے بیان کر رہے ہیں جیسا کہ آپ اس جگہ کھڑے ہوں حالانکہ آپ اس واقعہ کے مقام پر موجود نہ تھے۔ معلوم ہوا امی کی زبان سے یہ سب باتیں اللہ نے بذریعہ وحی کہلوائی ہیں۔ معلوم ہوا پیغمبر حاضر و ناظر اور عالم الغیب نہیں ہے۔ یہ اللہ نے آپ کی زبان سے ادا کرایا ہے۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغُرَبِيِّ اور وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ اور وَمَا كُنْتَ ثَابِتًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ اور وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ حضور ﷺ اس جگہ موجود نہ تھے البتہ گزشتہ حالات بذریعہ وحی، اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس لئے بتلائے۔ لتنذر تاکہ پچھلوں کے واقعات سنا کر مخلوق کو غفلت سے بیدار کرو اور نصیحت کرو۔

## چوتھی دلیل۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا واقعہ

صحاح ستہ کی کتابوں میں ہے غزوہ بنی مصطلق میں سفر کے موقع پر حضرت عائشہؓ کا ہارگم ہو گیا۔ قافلہ اس کی تلاش میں تھا۔ اس جگہ پانی بھی نہ تھا تو اس سے سینکڑوں صحابہؓ کو تکلیف ہوئی تو اس وقت یتیم کی آیت اتری تو حضرت اسید بن

حضیرؓ نے کہا کہ اے خاندانِ ابوبکرؓ تم پر رحمت ہو کہ تمہاری تکلیف کی وجہ سے اللہ نے یہ رحمت فرمائی کہ تیمم کا حکم اتنا دیا۔ جب قافلہ کوچ کرنے لگا تو جس اونٹ پر حضرت عائشہؓ تھیں اس کو جب اٹھایا تو اس کے نیچے ہارتھا۔ اگر حضور حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہوتے تو فرمادیتے کہ ہار فلاں جگہ پڑا ہے اتنی تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔

یا نچویں دلیل۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا واقعہ

بخاری شریف میں ہے قافلہ جنگل میں تھا۔ حضرت عائشہؓ اپنی ضرورت کے لئے باہر نکلیں۔ قافلہ کو آپ کا علم نہ تھا قافلہ روانہ ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ واپس آئیں تو قافلہ نہیں تھا۔ اس سے حضرت عائشہؓ پریشان ہو گئیں اور پھر سوچا کہ اب آگے نہ چلوں بلکہ یہیں بیٹھ جاؤں۔ جب قافلہ مجھے نہ پائے گا تو میری تلاش میں نکلیں گے اور اسی جگہ آئیں گے۔ اوہر حضور ﷺ نے انتظام فرمادیا تھا کہ صحابی حضرت صفوان بن معطل قافلہ کے پیچھے چلیں اور اگر کسی کی گری پڑی چیز ہو تو وہ اس کو اٹھالے تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کو دیکھا تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ پڑھا۔ کہ مسلمانوں کی ماں جنگل میں اکیلی قافلہ سے پیچھے رہ گئی۔ انہوں نے اپنا اونٹ بٹھا دیا اور اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔ حضرت عائشہؓ سوار ہو گئیں تو اس نے باگ پکڑ لی اور روانہ ہوا اور قافلہ میں پہنچ گئے تو رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی اور اس کی جماعت منافقین کو موقع مل گیا تو انہوں نے الزام تراشی کی اور بہتان لگایا۔ حضرت عائشہؓ سے جب حضور ﷺ نے پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اس صحابی نے صرف اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ کہا اور زبان سے کوئی بات نہیں نکالی۔ مگر منافقین نے اس بات کو پھیلایا۔

چالیس دن گزر گئے حضور ﷺ پریشان، حضرت عائشہؓ پریشان، حضرت

عائشہؓ کی والدہ ام رومانؓ پریشان، حضرت عائشہؓ کے والد ابو بکرؓ پریشان۔ حضور ﷺ نے صحابہ سے پوچھا اور مشورہ کیا۔ جس کی داستان لمبی ہے۔ بالآخر اللہ نے سورۃ نور کی سترہ آیات اتار کر حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کا اعلان کیا۔ اگر حضور ﷺ حاضر و ناظر و عالم الغیب ہوتے تو اتنی پریشانی کیوں اٹھانی پڑتی۔ آپ فرمادیتے کہ یہ الزام و بہتان ہے۔ مگر جب تک اللہ کی طرف سے صفائی نہیں آئی آپ پریشان رہے۔ مشورہ کرتے رہے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہر جگہ موجود و غیب دان نہیں ہیں۔

### چھٹی دلیل۔ معراج کا واقعہ

جو حاضر و ناظر ہوتا ہے وہ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جاتا نہیں۔ اور جو ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جائے وہ حاضر و ناظر ہوتا نہیں۔ اگر حضور ﷺ حاضر و ناظر ہوں تو آپ کے معراج کا انکار ہوتا ہے۔ اور آپ کی ہجرت کا انکار ہوتا ہے۔ اور آپ کے گھر سے مسجد اور مسجد سے گھر جانے کا انکار ہوتا ہے۔ آپ کے مدینہ منورہ سے غزوات میں جانے کا انکار ہوتا ہے۔ کیونکہ معراج کی رات حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر تھے۔ پھر وہاں سے شام میں بیت المقدس پہنچے، پھر وہاں سے پہلے آسمان پر، پھر دوسرے آسمان پر، تیسرے آسمان پر، پھر چوتھے آسمان پر، پھر پانچویں آسمان پر، پھر چھٹے آسمان پر، پھر ساتویں آسمان پر پہنچے، پھر بیت المعمور میں پھر سدرۃ المنتہیٰ پر پھر ذنابا فتدلیٰ کے مقام پر پہنچے تو معراج میں آپ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ گئے ہیں۔ اگر معراج برحق ہے اور یقیناً معراج برحق ہے تو حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ غلط ہے۔

## ساتویں دلیل۔ ہجرت کا واقعہ

اسی طرح ہجرت میں حضور ﷺ نے گھر کو چھوڑا اور کعبۃ اللہ میں ملتزم سے سینہ مبارک لگا کر غلاف کعبہ پکڑ کر رو کر کہا کہ میرے اللہ کا گھر کیسا عمدہ ہے۔ اگر قوم مجھے نہ نکالتی تو میں نہ جاتا۔ پھر رات کو حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ گھر سے چلے۔ غار ثور میں پہنچے پھر تین دن غار میں رہنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے گئے۔ چودہ دن قبا میں رہے۔ مسجد کی تعمیر ہوئی پھر جمعہ بنو سلمہ کے محلہ میں پڑھا۔ پھر مدینہ کے شہر میں پہنچے۔ تو ہجرت میں آپ نے ایک جگہ چھوڑی۔ دوسری جگہ گئے اگر ہجرت برحق ہے تو حضور کے حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ غلط ہے اور یقیناً ہجرت برحق ہے لہذا مشرک کا عقیدہ غلط ہے اسی طرح حضور ﷺ کی زندگی کے لمحات ایسے گزرے کہ آپ گھر سے نماز کے لئے مسجد میں تشریف لاتے پھر واپس مسجد سے گھر تشریف لاتے۔ اگر حضور ﷺ ہر جگہ موجود ہیں تو آپ کا مسجد سے گھر یا گھر سے مسجد آنا، جانا یہ کیا ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کی زندگی کے لمحات کفر کے مقابلہ کیلئے غزوات میں بھی گزرے تو آپ مدینہ سے میدان بدر گئے، میدان احد کو گئے اگر حضور ہر جگہ موجود ہیں تو آپ کا مدینہ سے باہر جانا اور پھر وہاں سے مدینہ واپس آنا یہ کیا ہے۔ یہ تمام چیزیں معراج، ہجرت، غزوات وغیرہ حق ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ حضور ﷺ حاضر و ناظر نہیں ہیں بلکہ حاضر و ناظر صرف اللہ کی ذات ہے۔

حضور ﷺ کی موجودگی میں کوئی امام نہیں بن سکتا

آج کا عالمی سامری کہتا ہے کہ حضور ﷺ ہر جگہ موجود ہیں اس سے پوچھو

جب آقا موجود ہیں تو مصلیٰ پر امام کیوں ہے۔

ہمارے نبی ﷺ کی موجودگی میں تو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت



عیسیٰ علیہ السلام تک کوئی نبی امام نہیں بن سکتا! تو سامری کیسے مصلے پر کھڑا ہو گیا۔ پھر خود کرسی پر بیٹھا ہے پھر کہتا ہے۔ اٹھو اٹھو حضور ﷺ آگئے ہیں۔ آگیا راج والا آگیا معراج والا۔ کتنا بڑا جھوٹ بول رہا ہے۔ اگر حضور ﷺ حاضر و ناظر ہر وقت، ہر جگہ موجود ہیں تو آگیا کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ اس کا معنی تو یہ ہے کہ پہلے نہ تھے اب آگئے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ یمن چھوڑ کر حضرت ﷺ کے پاس آئے۔ حضرت بلالؓ حبشہ چھوڑ کر پیغمبر کے پاس آئے حضرت صہیبؓ روم سے آئے۔ حضرت سلمان فارسؓ سے آئے۔ عمرو بن طفیل دوس سے پیغمبر کے پاس آئے۔ سینکڑوں صحابہ مکہ سے ہجرت کر کے حضور ﷺ کے پاس مدینہ آئے ہیں۔ ستر ہزار فرشتے صلوٰۃ و سلام کے لئے حضور ﷺ کے پاس آتے ہیں۔ جبریل وحی لے کر حضور ﷺ کے پاس آتے ہیں۔ قرآن لوح محفوظ سے اتر کر حضور ﷺ کے پاس آیا۔ مگر آج کا قبر پرست کہتا ہے کہ محمد ﷺ میرے پاس آیا۔ اٹھو اٹھو السلام علیک یا رسول اللہ سرکار آگئے ہیں۔ جب اللہ نے معراج کی رات اپنے پیغمبر کو بلایا تو جبریل کو بھیجا، میکائیل کو بھیجا۔ ستر ہزار فرشتے بھیجے۔ جنت کا تھال بھیجا۔ جنت کا پانی بھیجا۔ زمزم کے پانی سے آپ کا قلب اطہر دھویا گیا۔ قبر کا عذاب ختم کرایا۔ جہنم کے دروازے بند کیے۔ جنت کے دروازے کھولے گئے۔ جنت کو سنوارا گیا۔ مزین کیا گیا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء کو بیت المقدس جمع کیا گیا۔ حضور ﷺ کو امام بنایا گیا۔ انبیاء کو مقتدی بنایا گیا۔ کیا تیرے پاس اتنا انتظام ہے۔ کہ نبی کو تو اپنے درگھر پر بلاتا ہے۔ صرف حلوے کی دیگ اور لڈو کی پلیٹ تقسیم کر کے کہتا ہے۔ کہ نبی آگیا ہے۔ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔

سنو! میرا نبی روضہ میں موجود ہے۔ اور نور نبوت پوری کائنات میں موجود ہے۔ کیونکہ میرا نبی معجزی نہیں بلکہ عربی ہے۔ پھر پورے عرب میں پیدا نہیں ہوا بلکہ مکہ میں پیدا ہوا۔ پورے مکہ میں پیدا نہیں ہوا بلکہ عبدالمطلب کی حویلی میں پیدا ہوا۔ پھر پوری حویلی میں پیدا نہیں ہوا بلکہ عبد اللہ کے گھر میں پیدا ہوا۔ پھر پورے گھر میں پیدا نہیں ہوا بلکہ ایک کونے میں پیدا ہوا پورے کونے میں پیدا نہیں ہوا بلکہ آمنہ کے بستر پر پیدا ہوا۔ تو جو حضور ﷺ کو ہر جگہ مانتا ہے تو وہ حضور ﷺ کو اللہ کی صفت حاضر و ناظر میں شریک کرتا ہے اور کسی دوسرے کو اللہ کی صفت میں شریک کرنا شرک ہے تو جو اللہ کے سوا دوسرے کو حاضر و ناظر کہے گا مشرک ہوگا۔

### صحابہ کا عقیدہ

صحابہ کا عقیدہ بھی یہی تھا۔ کہ حضور ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں جیسا کہ شمال ترمذی میں حضرت انسؓ کی روایت ہے لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا ارْتَحَلَ مِنْهَا أَظْلَمَ.

کہ جب حضور ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے مدینہ کے درود یوار روشن ہو گئے۔ اور جب آپ دنیا سے رخصت ہوئے تو مدینہ میں اندھیرا چھا گیا اگر حضور حاضر و ناظر تھے تو دخل رسول اللہ کا کیا مطلب۔ اس سے صاف واضح ہے کہ آپ پہلے مدینہ میں نہ تھے۔ پھر داخل ہوئے۔ مدینہ کی چھوٹی بچیوں کا عقیدہ بھی پختہ تھا۔ کیونکہ جب حضور ﷺ ہجرت کے ارادہ سے مدینہ تشریف لے گئے تو وہ بچیاں مکانوں کی چھتوں پر یہ اشعار کہہ رہی تھیں۔

طَلَعَ الْبَلَدُ عَلَيْنَا مِنْ ثِيَابِ الْوَدَاعِ وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلَّهِ دَاعٍ

أَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِينَا جِئْتِ بِالْأَمْرِ الْمَطَاعِ  
نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِي النَّجَارِ فَيَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارِ

چودھویں کا چاند ہم پر طلوع ہوا ہے وداع کی گھاٹیوں سے۔

ہم پر اللہ کا شکر لازم ہے۔ جب تک اللہ سے دعا مانگنے والے دعا مانگتے رہیں گے۔

اے وہ ذات جو ہم میں مبعوث ہوئی تو ایسی بات لیکر آیا جس کی اطاعت ہم پر ضروری ہے۔

ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں ہمارا نصیبہ کیا اچھا ہے کہ آج محمد ﷺ ہمارے ہمسایہ ہیں۔

تو یہ باشعور بچیاں بھی کہہ رہی تھیں کہ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا۔ کہ پہلے آپ

مدینہ میں نہ تھے اور اب یہ چاند طلوع ہو کے آ رہا ہے۔ مدینہ کی چھوٹی بچیاں سچی ہیں

اور آج کا مشرک جھوٹا ہے۔

دسواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات عالم الغیب ہے

ایک اللہ عالم الغیب غیب دان تمام پوشیدہ چیزوں کے جاننے والا ہے۔

سورۃ النعام میں ہے۔ وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلْمَاتِ

الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ۔

کہ تمام غیب کے خزانوں کی چابیاں ایک اللہ کے پاس ہیں۔ اللہ کے سوا

ان کو اور کوئی نہیں جانتا اور وہ اللہ جانتا ہے۔ جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے۔ اور زمین پر

کوئی پتہ نہیں گرتا۔ مگر اللہ اس کو جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں

پڑتا۔ اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے۔ مگر سب کچھ لوح محفوظ میں ہے۔ جو اللہ کے علم

میں ہے۔

سورۃ ہود میں ہے۔ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .  
 کہ تمام آسمان وزمین کی پوشیدہ چیزوں کا علم ایک اللہ کے لئے ہے۔  
 سورۃ سبأ میں ہے۔

عَالِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي  
 الْاَرْضِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ .  
 کہ اللہ پوشیدہ چیز کو جاننے والا ہے۔ آسمان وزمین میں رائی کے دانہ کے  
 برابر یا اس سے کوئی چھوٹی یا بڑی چیز نہیں ہے۔ جو اللہ سے پوشیدہ ہو بلکہ وہ سب چیز  
 لوح محفوظ میں ہے جو اللہ کے علم میں ہے۔

سورۃ حجرات میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .  
 کہ اللہ آسمان وزمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔  
 سورۃ توبہ میں ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلّٰمُ الْغُيُوْبِ .  
 کہ اللہ خفیہ اور سرگوشی کو جانتا ہے اور وہ تمام غیب کو جاننے والا ہے۔

سورۃ النمل میں ہے۔ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ .  
 کہ آسمان وزمین میں تمام پوشیدہ چیزوں کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔  
 سورۃ الحدید میں ہے۔ وَهَبْ عَلَيْنَا مِثْقَالَ حَبِّ خَمِيْرٍ . کہ اللہ سینوں کے بھید  
 جاننے والا ہے۔

سورۃ رعد میں ہے۔

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثَىٰ وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْضَ حٰمٌ وَمَا تَزِدّٰذًا .

ہر ماں جو پیٹ میں اٹھاتی ہے اور جو کچھ سکڑتا ہے اور بڑھتا ہے وہ سب اللہ ہی جانتا ہے۔  
سورۃ جن میں ہے۔

عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ.

کہ اللہ ہی غیب کا جاننے والا ہے۔ اور غیب پر کسی کو خبر نہیں دیتا مگر جس کو اپنا رسول منتخب کرتا ہے۔ اس کو غیب کی خبر دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ رسول کو غیب کا علم نہیں ہوتا۔ یہ دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ رسول کو علم غیب ہوتا ہے۔ کیونکہ علم غیب وہ ہوتا ہے جو بغیر واسطہ کے ہو اور جو واسطہ کے ساتھ ہو یعنی اللہ بتلائے تو یہ علم غیب نہیں بلکہ اطلاع علی الغیب ہے تو جب اللہ نے نبی کو خبر دی ہے تو یہ اطلاع غیب ہے۔ لہذا نبی غیب دان نہ ہوگا۔ اس لئے عالی مشرک سامری کا یہ کہنا کہ حضورؐ کو غیب کا علم ہے اور آپ عالم الغیب ہیں تو یہ غلط عقیدہ ہے۔ اگر حضورؐ عالم الغیب ہوں تو وحی کا انکار ہوتا ہے کیونکہ جب غیب کا علم تھا تو پھر آپ پر وحی کیوں اتری۔ اس لئے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ.

کہ جو تجھے یہ کہے کہ حضورؐ غیب کو جانتے ہیں اس نے جھوٹ کہا ہے۔ کیونکہ حضورؐ تو فرماتے ہیں کہ غیب صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے حضورؐ نے فرمایا۔

خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ.

پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے

جیسا کہ سورۃ لقمان میں ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ  
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِمَا يَأْتِي أَرْضٍ تَمُوتُ  
پہلی چیز: کہ قیامت کب آئے گی؟ اس کا علم ایک اللہ کے پاس ہے۔  
دوسری چیز: کہ بارش کب ہوگی؟ اس میں نفع ہوگا یا نقصان ہوگا۔ یہ علم بھی اللہ کو ہے۔  
تیسری چیز: جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے مذکر ہے یا مؤنث۔ ایک ہے یا دو، تندرست ہے یا  
کمزور، رنگ کا سفید ہے یا سیاہ، سعید ہے یا شقی، جنتی ہے یا جہنمی؟ یہ علم بھی اللہ کے پاس ہے۔  
چوتھی چیز: کہ انسان کل کیا کرے گا؟ کس حال میں ہوگا؟ خوشحال ہوگا یا بد حال، غنی  
ہوگا یا فقیر؟ یہ علم بھی اللہ کو ہے۔

پانچویں چیز: کہ انسان کو موت کہاں ہوگی؟ حضر میں ہوگی یا سفر میں؟ پھر سفر میں کس  
جگہ ہوگی؟ یہ علم بھی اللہ کے پاس ہے۔

سورۃ اعراف میں ہے یَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا  
عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّئُهَا لِوَفْتِهَا إِلَّا هُوَ.

کہ مشرکین آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ کب واقع ہوگی۔ تو تم  
ان سے کہہ دو کہ اس کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ وہی اس کے وقت کو کھولے گا  
اور وقت مقررہ پر قیامت کو لائے گا۔

سورۃ جن میں ہے۔ قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقْرَبُ مَّا تُوْعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا  
کہ اے پیغمبر آپ فرمادیں کہ قیامت کے دن میں جس عذاب کا اللہ نے تم  
سے وعدہ کیا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا اللہ نے اس کے لئے کچھ مدت مقرر  
کی ہے تو سامری کی بات غلط ثابت ہوئی۔

قرآن و حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو بھی عالم الغیب نہیں ہیں جو اللہ کی صفت میں دوسرے کو شریک کرے گا۔ وہ مشرک ہوگا۔

اشارات فریدی میں خواجہ غلام فرید کا قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

علم غیب خاصہ خداست۔ وَخَاصَّةُ الشَّيْءِ مَا يُوجَدُ فِيهِ وَلَا يُوجَدُ فِي غَيْرِهِ.

علم غیب اللہ کا خاصہ ہے اور شیئی کا خاصہ اس چیز میں ہوتا ہے۔ دوسری چیز میں نہیں ہوتا۔ لہذا عالم الغیب صرف اللہ ہے۔ مگر افسوس ہے ان جاہلوں پر جو اپنوں کی بات بھی نہیں مانتے بلکہ خدا کی صفات میں انبیاء و اولیاء کو شریک کرتے ہیں۔

گیارہواں عقیدہ۔ علم کلی صرف اللہ کو ہے

علم کلی صرف اللہ کے لئے ہے۔ یعنی ایک اللہ کی ذات ہے جس کو تمام چیزوں کا علم ہے۔ جو زمین و آسمان اور آسمان سے اوپر اور زمین کے نیچے اور زمین و آسمان کے درمیان اور عرش و زمین اور تمام کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم رکھتا ہے۔

سورۃ بقرہ میں ہے۔ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

سورۃ حجرات میں ہے وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

آسمان و زمین کی تمام چیزوں کو اللہ جانتا ہے۔

سورۃ انعام میں ہے۔ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ.

کہ پوشیدہ و حاضر سب کو اللہ جانتا ہے۔

سورۃ الحدید میں ہے يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ

السَّمَاءِ وَمَا يَرْجُ فِيهَا.

کہ جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو چیز زمین سے نکلتی ہے اور جو چیز

آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز آسمان میں چڑھتی ہے سب کو اللہ جانتا ہے۔  
 سورۃ رعد میں ہے۔ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ سَوَاءٌ مِّنْكُمْ  
 مَّنْ أَسْرَأَ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ.  
 کہ اللہ پوشیدہ و ظاہر کو جاننے والا ہے۔ جو اللہ بڑا ہے اور بلند مرتبہ والا ہے۔  
 خواہ تم میں سے کوئی چپکے سے بات کرے یا زور سے کہے اور جو رات کو چھپ جائے  
 اور جو دن کو چلے سب کو اللہ جانتا ہے۔ اللہ کے سوا کسی نبی یا فرشتہ یا ولی کو تمام چیزوں کا  
 علم نہیں ہے۔

آیۃ الکرسی میں ہے۔ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ  
 كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ.  
 اللہ کا علم آسمان و زمین سے فراخ ہے اس کے علم کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔  
 مگر جس کو جتنا اللہ نے عطا کر دیا ہے۔

### حدیث

بخاری شریف میں روایت ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت  
 خضر اکٹھے دریا کے اندر کشتی پر سفر کر رہے تھے تو ایک چڑیا نے دریا سے چونچ کے ساتھ  
 پانی کو لیا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے کہا کہ تیرا علم اور میرا علم اور  
 تمام کائنات کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں ایسے ہے جیسا کہ اس چڑیا کا دریا سے  
 چونچ میں پانی کا لینا ہے تو جیسے اس قطرہ کو دریا سے کوئی نسبت نہیں۔ اسی طرح کائنات  
 کے علم کو اللہ کے علم کے مقابلے میں بھی کوئی نسبت نہیں ہے۔ معلوم ہوا علم کلی اور علم غیب  
 صرف اللہ کے لئے ہے۔ انبیاء اور فرشتے اور جنات اور اولیاء میں سے کوئی نہ علم کلی



رکھتا ہے اور نہ عالم الغیب ہے۔

### فرشتوں کا عقیدہ

فرشتوں کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ سورۃ بقرہ میں ہے فرشتوں نے کہا

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ.

اے اللہ تو پاک ہے کہ ہمیں تو اتنا علم ہے جو تو نے عطا کیا ہے۔ ایک تو یہی

ہے جو تمام چیزوں کو جاننے والا ہے اور حکمت والا ہے۔

### انبیاء کا عقیدہ

انبیاء کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ سورۃ مائدہ میں ہے۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا اُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ.

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام انبیاء کو جمع کریں گے اور فرمائیں گے مَاذَا

اُجِبْتُمْ تمہاری امتوں نے تم کو کیا جواب دیا تھا۔ تو انبیاء کہیں گے ہمیں تو علم نہیں ہے۔

ایک تو یہی ہے جو پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے۔

### حضور ﷺ کا عقیدہ

حضور ﷺ کا عقیدہ بھی یہی ہے۔

سورۃ ہود میں ہے۔ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبِ.

میں نہیں کہتا تم کو کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔

سورۃ اعراف میں ہے۔ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبِ لَاسْتَكْفَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ.

اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت بھلائیاں حاصل کر لیتا۔ دشمنوں کی طرف

سے مجھے کہیں تکلیف نہ پہنچتی اور ظاہری شکست بھی نہ ہوتی۔

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ بھی یہی ہے۔

سورۃ مائدہ میں ہے۔ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ.

قیامت کے دن اللہ کہیں گے کہ اے عیسیٰ تم نے ان کو کہا تھا کہ اللہ کے سوا میری اور میری ماں کی عبادت کرو۔ تو حضرت عیسیٰ کہیں گے مجھے یہ حق کیسے ہو سکتا تھا کہ میں ان کو یہ کہتا یا اللہ جو میرے نفس میں ہے تو جانتا ہے اور جو تیرے نفس میں ہے میں نہیں جانتا۔ صرف تو ہی پوشیدہ چیزوں کے جاننے والا ہے۔

### صحابہ کا عقیدہ

صحابہ کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ بخاری شریف میں ہے۔

جب سترقاریوں کو بیر معونہ پر شہید کیا گیا تو وہ کہہ رہے تھے۔

اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّنَا إِنَّا لَقِينَا رَبَّنَا.

کہ اے اللہ ہمارے نبی کو خبر دے دو کہ ہم اپنے رب کو مل چکے ہیں۔ اللہ ہم سے راضی ہو چکا ہے۔ اور ہم اللہ سے راضی ہو چکے ہیں اور دوسری روایت میں أَخْبِرْ قَوْمَنَا کہ ہماری قوم کو یعنی صحابہ کو خبر دے دو۔ معلوم ہوا ان کا عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ یا صحابہ حاضر و ناظر یا عالم الغیب نہیں ہیں۔ ورنہ اخبر کیوں کہتے۔

### حدیث

ابوداؤد شریف کی روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو ایک یہودی عورت نے

بکری کا گوشت ہدیہ بھیجا۔ جس میں زہر ملی ہوئی تھی۔ بعض صحابہ نے کھایا اور وہ شہید ہو گئے۔ اگر حضور عالم الغیب تھے تو صحابہ کو اس زہر آلود گوشت کھانے سے روک لیتے۔ پھر آپ کا معجزہ تھا کہ آپ نے بھی کھانے کا ارادہ کیا تو گوشت نے کہا کہ مجھے نہ کھائیں۔ اِنِّیْ مَسْمُوْمٌ۔ میرے اندر زہر ملی ہوئی ہے۔ اور بعض روایات میں آتا ہے کہ کچھ کھا بھی لیا تھا اس کا اثر آخر زندگی میں وفات کے وقت بھی ظاہر ہوا جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے عائشہ خیر میں جو مجھے زہر آلود گوشت دیا گیا تھا۔ اس زہر کا اثر اب پاتا ہوں۔ اور اسی وجہ سے میری شہ رگ کٹ رہی ہے۔

### حدیث

حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک رات بستر پر سو گئے۔ رات کو کروٹ کو بدلا تو پہلو کے نیچے کھجور کا دانہ پایا۔ آپ نے اس کو اٹھا کر کھالیا لیکن پھر ساری رات کروٹ بدلتے رہے اور پریشان رہے اور نیند نہ آئی۔ تو حضور ﷺ سے آپ کی زوجہ نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے پہلو کے نیچے پڑی ہوئی کھجور کھالی ہے۔ مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ صدقہ کی کھجور نہ ہو۔ اگر حضور ﷺ عالم الغیب تھے تو آپ کو معلوم ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کی نہیں ہے۔ پھر پریشانی کی کیا ضرورت تھی۔ اور ساری رات بے چین کیوں رہے۔ اگر حضور ﷺ کو علم غیب اور علم کلی ہوتا اور آپ کو معلوم بھی ہوتا کہ حدیبیہ کے موقع پر عمرہ نہ کر سکیں گے اور واپس آجائیں گے۔ تو پھر عمرہ کا احرام کیوں باندھا۔ عالم الغیب صرف اللہ ہے کوئی نبی عالم الغیب نہیں ہے اور نہ علم کلی ان کے پاس تھا۔

اگر حضرت ابراہیمؑ کو علم غیب یا علم کلی تھا اور آپ کو معلوم تھا کہ چھری نہ چلے گی تو پھر چھری اسماعیلؑ کی گردن پر کیوں چلائی۔ اتنی تکلیف کیوں اٹھائی۔ اور اگر حضرت یعقوبؑ کو علم کلی یا علم غیب ہوتا تو ان کو علم ہوتا کہ حضرت یوسفؑ موجود ہیں پھر ان کی جدائی میں اتنی مدت کیوں روتے رہے۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم کلی یا علم غیب ہوتا تو پھر حضرت خضرؑ سے کشتی کے توڑنے اور بچہ کو قتل کرنے اور دیوار کے بنانے کے تین سوال کیوں کرتے۔ جب حضرت موسیٰؑ حضرت خضرؑ سے ملاقات کرتے ہیں۔ تو حضرت خضرؑ فرماتے ہیں اے موسیٰ! تم کو علوم شرعیہ کا علم ہے جو مجھے نہیں اور مجھے علوم تکوینیہ کا علم ہے جو تجھے نہیں۔ یہ اعلان قرآن کا ہے۔ معلوم ہوا کسی نبی کو علم کلی یا علم غیب نہیں یہ صرف اللہ کا خاصہ ہے۔ جب انبیاء حاضر و ناظر، عالم الغیب علم کلی رکھنے والے نہیں تو پھر پیر، فقیر، ولی کس طرح حاضر و ناظر غیب دان ہو سکتے ہیں؟

بارہواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات مختار کل ہے

ایک اللہ کی ذات مختار کل ہے۔ یعنی دنیا و آخرت میں تمام اختیارات و

تصرفات ایک اللہ کے لئے ہیں۔

پہلی دلیل

سورۃ قصص میں ہے۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ.

اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اسی اللہ کے لئے اختیار ہے۔ اللہ کے سوا دوسروں کے لئے کوئی اختیار نہیں۔

سورۃ یوسف میں ہے۔ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ

سورۃ حج میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ

سورۃ ابراہیم میں ہے۔ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ

سورۃ آل عمران میں ہے۔ کَذَٰلِکَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ

کہ اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ وہی مختار کل ہے۔

سورۃ مائدہ میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیدُ

جو اللہ ارادہ کرتا ہے وہی فیصلہ کرتا ہے۔

سورۃ حج میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیدُ۔ اللہ وہ کرتا ہے جس کا ارادہ کرتا ہے۔

سورۃ بقرہ میں ہے۔ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیدُ۔

کہ اللہ وہ کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے۔

سورۃ مریم میں ہے۔ اِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَاَیْکُوْنُ۔

جب اللہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔

سورۃ انبیاء میں ہے۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ۔

کہ اللہ سے کوئی سوال نہیں کر سکتا کہ یہ کام کیوں کیا۔ مگر جن کو تم نے مختار کل بنا

رکھا ہے۔ ان سے سوال ہوگا کہ یہ کام کیوں کیا۔ حضور ﷺ تو خود دعا فرماتے تھے۔

اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ

کہ اے اللہ جس کو تو دے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روکے اس کو کوئی

دے نہیں سکتا۔ سب تیرے اختیار میں ہے۔

تو معلوم ہوا کہ مختار کل صرف اللہ ہے۔ ان آیات سے واضح ہوا کہ مشیت و

ارادہ صرف اللہ کا چلتا ہے۔

ایک شخص نے کہا مَا شَاءَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ. جو اللہ چاہے اور اس کا رسول چاہے تو حضور ﷺ نے فرمایا۔

أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ نِدَاءً. کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کر دیا ہے۔ صرف عا شاء اللہ وحدہ کہہ۔ کہ وہ ہوگا جو صرف اللہ چاہے گا۔

### دوسری دلیل۔ حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ

دوسری دلیل حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کے غرق ہونے کا واقعہ ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے کہا۔ سورۃ ہود میں ہے۔

إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ.

یا اللہ! میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور تیرا وعدہ حق ہے۔ حضرت نوح علیہ

السلام چاہتے تھے کہ بیٹا غرق نہ ہو مگر اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ یہ مشرک ہے غرق ہوگا اور فرمایا

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ کہ جب یہ مشرک ہے تو اس کا نام آپ کے اہل کی لسٹ سے

خارج ہو گیا۔ اس لئے یہ غرق ہوگا، معلوم ہوا کہ اللہ مختار کل ہے۔ اگر نوح مختار کل ہوتے

تو اپنے بیٹے کو بچا لیتے۔

### تیسری دلیل۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ

حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ کا واقعہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے چھری تیز کی۔ حضرت اسماعیل کو لٹایا پھر چھری چلائی لیکن چھری نہیں چلی، دیکھیں

کہ حضرت ابراہیمؑ نبی ہیں اور ان کا ارادہ ہے کہ چھری چلے اور بیٹا ذبح ہو جائے۔

حضرت اسماعیلؑ بھی نبی ہیں ان کا ارادہ ہے کہ ذبح ہو جاؤں مگر کسی کا ارادہ پورا نہ ہوا۔

حضرت اسماعیلؑ کی گردن کو چھری نہیں کاٹی۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے چھری سے پوچھا

کہ چمڑے پر کیوں نہیں چلتی تو چھری نے جواب دیا کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ نہیں چلنا اور حضرت ابراہیم حکم دیتے ہیں کہ چل جائے تو میں رب جلیل کا حکم کس طرح رد کروں۔ حضرت اسماعیل کا ایک بال بھی نہیں کٹا۔ اگر حضرت ابراہیم و اسماعیل مختار کل ہوتے تو چھری چل جاتی اور گردن کٹ جاتی۔ ان کا ارادہ پورا نہ ہوا بلکہ ارادہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوا۔ معلوم ہوا صرف اللہ تعالیٰ مختار کل ہے۔

### چوتھی دلیل۔ ابوطالب کا واقعہ

حضور ﷺ کے چچا ابوطالب کے اسلام نہ لانے کا واقعہ ہے۔ کہ حضور ﷺ کا

نے اپنے چچا سے فرمایا۔ قُلْ يَا عَمِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اے چچا کلمہ طیبہ پڑھ لے توحید کا اقرار کر لے، دل سے تصدیق کا اظہار کر لے۔ قیامت کے دن میں تیری سفارش کروں گا۔ مگر ابوطالب نے کہا کہ میں جانتا ہوں واقعی تیرا مذہب تمام مذاہب سے سچا اور عمدہ ہے۔ مگر میں لوگوں کی عار قبول نہیں کرتا۔ لوگ کہیں گے کہ یہ آخر میں ڈر گیا تھا۔ اور اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے میں اقرار نہیں کرتا۔ ابوطالب حضور ﷺ کا محسن تھا۔ آپ کی پرورش بھی کی اور خدمت بھی کی۔ مگر حضور کی کوشش کے باوجود کلمہ نہیں پڑھا۔ جب اس کے کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے آپ پریشان ہوئے تو یہ آیت اتری۔

سورۃ قصص میں ہے۔ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ کہ آپ جس کی ہدایت کو پسند کریں اس کو ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ جب ابوطالب فوت ہو گئے تو حضرت علیؑ نے آپ کو اطلاع دی۔ إِنَّ عَمَّكَ الضَّالُّ قَدَمَاتُ.

آپ کا چچا جو ایمان نہیں لایا فوت ہو گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا غسل دے کر دفن کر دو۔ لیکن جنازہ نہ پڑھو۔ اب بتاؤ اگر حضور ﷺ مختار کل ہوتے تو اپنے چچا سے کلمہ پڑھا لیتے اگر حضرت علیؑ مشکل کشا ہوتے تو اپنے باپ کی یہ مشکل حل کر لیتے اور کلمہ پڑھا لیتے۔ معلوم ہوا مختار کل اللہ ہے۔

یا نجویں دلیل۔ حضور ﷺ کا واقعہ

حضور ﷺ کے شہد نہ پینے کی قسم اٹھانے کا واقعہ ہے۔ کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ حضرت زینب کے گھر آئے اور شہد پی بعد میں بعض ازواج نے کہا کہ آپ کے منہ سے مغفیر کی بو آتی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو شہد پی ہے۔ پھر آپ نے قسم اٹھائی کہ آئندہ شہد نہ پیوں گا۔ تو اس پر یہ آیت اتری۔

سورۃ تحریم میں ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ**۔

کہاے نبی جس کو اللہ نے حلال کیا ہے اس کو آپ کس طرح حرام کرتے ہیں۔ حلال و حرام کرنے کا اختیار صرف ایک اللہ کے پاس ہے۔ معلوم ہوا مختار کل اللہ ہے۔

چھٹی دلیل۔ عبد اللہ بن ابی کا واقعہ

رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کی نماز جنازہ کا واقعہ ہے چونکہ اس کا لڑکا مسلمان ہو چکا تھا۔ اس کی تالیف قلب کے لئے اس کے کہنے پر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا مگر اللہ نے روک دیا۔ سورۃ توبہ میں فرمایا۔

**وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّا تَأْتِيكَ**

کہ یہ اعتقادی منافق کافر ہیں ان کی نماز جنازہ نہ پڑھئے۔ پھر دوسرا ارادہ کیا کہ اس کی قبر پر جا کر دعا کریں تو اللہ نے اس سے روک دیا اور فرمایا **وَلَا تَقُمْ**



عَلَى قَبْرِهِ. اس کی قبر پر دعا کے لئے بھی کھڑے نہ ہوں۔ پھر تیسرا ارادہ کیا کہ اس کے لئے استغفار کریں تو اللہ نے اس سے بھی روک دیا اور سورۃ توبہ میں فرمایا -

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ  
کہ اگر آپ ستر مرتبہ بھی استغفار کریں تب بھی اللہ ان منافقین کافرین کو نہ بخشے گا۔ اگر حضور ﷺ مختار کل ہوتے تو آپ کا یہ ارادہ پورا ہوتا مگر ارادہ اللہ کا پورا ہوا۔

ساتویں دلیل۔ حضور ﷺ کی شفاعت کبریٰ کا بیان

قیامت کے دن انبیاء اولیاء شفاعت صغریٰ کریں گے اور حضور ﷺ شفاعت کبریٰ فرمائیں گے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں ہے۔ عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا  
اس جگہ حضور کھڑے ہوں گے اور شفاعت کریں گے تو جو سفارش کرتا ہے مختار کل نہیں ہوتا۔ مختار کل وہ ہوتا ہے جس سے سفارش کی جا رہی ہے۔ تو معلوم ہوا مختار کل ایک اللہ ہے۔ اگر حضور ﷺ مختار کل ہوں تو شفاعت کا انکار ہے۔ پھر ہر ایک کی شفاعت اللہ کی اجازت کے بغیر بھی نہ ہوگی۔

سورۃ بقرہ میں ہے۔ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهِ

سورۃ یونس میں ہے۔ مَا مِنْ شَافِعٍ اِلَّا مِنْ مَّ بَعْدِ اِذْنِهِ

تو انبیاء اللہ کے محتاج ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات ہوتی ہیں۔ مگر معجزہ نبی کے ہاتھ پر اور کرامت ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن اختیار اللہ کا ہوتا ہے اور اندھا مشرک سمجھتا ہے کہ نبی ولی مختار کل ہیں۔

## تیرھواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات مشکل کشا ہے

جو اللہ متنازل ہے وہی قاضی الحاجات مشکل کشا و حاجت روا ہے۔ تمام کی ضرورتیں پوری کرنے والا ہے۔ تمام مشکلیں حل کرنے والا ایک اللہ ہے جو مشکلوں میں پھنسے وہ مشکل کشا نہیں ہوتا۔ انبیاء ہوں یا اولیاء ہوں تمام پر مشکلات آئی ہیں۔ اس لئے وہ مشکل کشا نہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام پر گندم کے دانہ کھانے کی مشکل آئی تھی۔  
 حضرت نوح علیہ السلام پر بیٹے کے غرق ہونے کی قوم کی مخالفت کی مشکل آئی تھی۔  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ میں ڈالے جانے کی مشکل آئی تھی۔  
 حضرت اسماعیل علیہ السلام پر قربانی کی مشکل آئی تھی۔  
 حضرت یونس علیہ السلام پر مچھلی کے پیٹ میں جانے کی مشکل آئی تھی۔  
 حضرت زکریا علیہ السلام پر قوم کی مخالفت کی مشکل اور ان کے سر پر آرا چلانے کی مشکل آئی تھی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام پر بیٹے کی جدائی کی مشکل آئی تھی۔  
 حضرت یوسف علیہ السلام پر بھائیوں کی مخالفت کی مشکل پیش آئی تھی۔  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قوم کی مخالفت کی مشکل پیش آئی تھی۔  
 حضور ﷺ کو اہل مکہ کی طرف سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، ہجرت کی مشکل آئی، غزوات کی مشکل آئی، صحابہؓ پر مشکلات آئیں، اولیاء پر پیروں، فقیروں، علماء، صلحاء، زہاد، عباد پر مشکلات آئیں، انبیاء و صحابہ و اولیاء شہید بھی ہوئے۔ تو یہ مشکلات بتاتی ہیں کہ یہ مشکل کشا نہیں بلکہ مشکل کشا صرف اللہ ہے۔ بعض قبر پرست اہل بدعت کہتے ہیں کہ نبی ولی پیر فقیر مشکل کشا ہیں یہ عقیدہ غلط ہے۔ جیسے کسی نے کہا ہے۔

تم ہو مختار دو عالم دافع رنج و بلا  
 دین و دنیا میں شہا ہے بادشاہی آپ کی  
 تم ہو حل مشکلات اور دافع رنج و بلا  
 دو عالم میں شہا عقدہ کشائی آپ کی  
 شیخ عبدالقادر جیلانی نے فتوح الغیب میں ذکر کیا ہے۔

فَيَقْطَعُ قَطْعًا بَانَ لَا فَاعِلَ عَلَى الْحَقِيقَةِ إِلَّا اللَّهُ - کہ یقین کرو کہ حقیقتاً  
 کام کرنے والا ایک اللہ ہے۔ وَلَا مُحَرِّكَ وَلَا سَاكِنَ إِلَّا اللَّهُ - کائنات میں  
 حرکت و سکون دینے والا ایک اللہ ہے۔ وَلَا خَيْرَ وَلَا شَرًّا إِلَّا بِيَدِ اللَّهِ - خیر اور شر  
 ایک اللہ کے قبضہ میں ہے۔ وَلَا نَفْعَ وَلَا ضَرَرَ إِلَّا بِيَدِ اللَّهِ - نفع و نقصان ایک اللہ  
 کے قبضہ میں ہے۔ وَلَا فَتْحَ وَلَا غَلْقَ إِلَّا بِيَدِ اللَّهِ فَتْحَ وَغَلْقَ - ایک اللہ کے قبضہ  
 میں ہے۔ وَلَا مَوْتَ وَلَا حَيَوَةَ إِلَّا بِيَدِ اللَّهِ - موت و حیات ایک اللہ کے قبضہ میں  
 ہے۔ وَلَا ذِلَّ وَلَا عِزًّا إِلَّا بِيَدِ اللَّهِ ذِلَّتْ وَعِزَّتْ - ایک اللہ کے قبضہ میں ہے۔ وَلَا  
 غِنًى وَلَا فَقْرًا إِلَّا بِيَدِ اللَّهِ - دولت مندی و محتاجی ایک اللہ کے قبضہ میں ہے۔  
 پیران پیر کا یقین ہے اور وہ کہتے ہیں مختار کل ایک اللہ ہے۔

چودھواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات زندگی اور موت کی مالک ہے

جو اللہ مختار کل ہے وہی حیات و موت کا مالک ہے۔ زندگی اور موت صرف

اللہ کے قبضہ میں ہے۔

سورۃ البقرۃ میں ہے۔ رَبِّى الَّذِى يُنْحِى وَيُجِىئُ کہ وہی اللہ زندگی اور موت  
 دیتا ہے۔ اللہ کے سوا حیات و موت کسی کے قبضہ میں نہیں ہے۔

سورۃ فرقان میں ہے۔ وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً وَلَا نَشُوْرًا  
 کہ جن کو تم نے اپنا معبود بنا رکھا ہے وہ تو موت اور اپنی زندگی اور دوبارہ اپنے اٹھنے  
 کے بھی مالک نہیں ہیں۔ تو وہ تمہاری زندگی اور موت کے مالک کیسے ہو سکتے ہیں۔  
پندرہواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات اولاد دینے والی ہے

جو اللہ مختار کل ہے۔ وہی بیٹا، بیٹی دینے والا ہے۔

سورۃ شوریٰ میں ہے۔ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ اِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُوْرَ اَوْ  
 يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيْمًا.

کہ اللہ کے اختیار میں ہے جس کو چاہے لڑکیاں دے اور لڑکا ایک نہ دے  
 اور جس کو چاہے لڑکے دے اور لڑکی ایک نہ دے۔ اور جس کو چاہے لڑکیاں اور لڑکے  
 جوڑے جوڑے دے اور جس کو چاہے بانجھ کر دے نہ لڑکا دے نہ لڑکی دے۔ اس سے  
 پوچھنے والا نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ اولاد تو اللہ دیتا ہے۔ مگر نام میں نسبت نبی، ولی کی  
 طرف کر دیتے ہیں۔ جیسے عبدالرسول۔ رسول بخش۔ نبی بخش۔ پیر بخش۔ فقیر بخش۔  
 مدار بخش۔ سالار بخش۔ غوث بخش۔ پیریں ڈتہ۔ فقیریں ڈتہ۔

اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ نام وہ بہتر ہے جس میں نسبت اللہ کی  
 طرف ہو۔ جیسے عبد اللہ۔ عبدالرحمن وغیرہ۔ ایسے پیر پرست مرد و عورتیں بھی ہیں جو  
 کہتے ہیں یا فرید مجھے لڑکا دے، مجھے لڑکی دے۔ ایک مشرک مولوی وعظ کر رہا تھا کہنے  
 لگا کہ ایک شخص شیخ عبدالقادر جیلانی کے پاس آیا کہ میری سات لڑکیاں ہیں۔ لڑکا  
 نہیں ہے تو پیران پیر نے یوں نگاہ ڈالی تو ساتوں لڑکیاں لڑکے بن گئے۔ جس بزرگ  
 پر بہتان باندھتے ہیں وہ خود اس کی تردید کرتے رہے ہیں۔ بہت سے ایسے بزرگ

اہل اللہ گزرے ہیں جن کی ساری زندگی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ محکمہ رب کے پاس ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹا رب سے مانگا۔

سورۃ الصافات میں ہے۔ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ.

تو اللہ نے بیٹا دیا اور فرمایا قَبَشْرُهُ بِغْلَامٍ حَلِيمٍ.

حضرت زکریا نے بیٹا رب سے مانگا۔

سورۃ مریم میں ہے۔ فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا۔ تو اللہ نے بیٹا عطا فرمایا۔

سورۃ مریم میں ہے۔ يٰزَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ ۙ اسْمُهُ يَحْيٰى.

سولھواں عقیدہ۔ نفع و نقصان کا مالک اللہ ہے

جو اللہ مختار کل ہے۔ وہی نفع و نقصان کا مالک ہے۔

سورۃ فاطر میں ہے۔ مَا يَفْتَحُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا. وَمَا

يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

کہ اللہ جو رحمت و نعمت لوگوں کو پہنچائے اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اور جس

سے اپنی رحمت روک لے پھر اس کو وہ رحمت کوئی دے نہیں سکتا۔ وہی اللہ غالب اور

حکمت والا ہے۔

سورۃ یونس میں ہے۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُوَ. وَاِنْ

يُرِذْكَ بِسَخِيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ

کہ اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی کھول نہیں سکتا۔

اور اگر اللہ آپ کو کوئی بھلائی پہنچانے کا ارادہ کرے تو اللہ کے فضل کو کوئی رو نہیں

کر سکتا۔ اللہ کے سوا کسی کے قبضہ میں نفع و نقصان دینا نہیں ہے۔ خواہ نبی ہو یا فرشتہ ہو

یا ولی ہو۔

سورۃ اعراف میں ہے۔ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ.  
کہ اے پیغمبر اعلان کریں کہ میں اپنی جان کے لئے نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ مگر  
جو اللہ چاہے۔

سورۃ فرقان میں ہے۔ وَلَا يَمْلِكُونَ لِنَفْسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا  
کہ جن کو تم نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا ہے۔ وہ اپنے لئے نفع و نقصان کے  
مالک نہیں تو تمہارے نفع و نقصان کے کیسے مالک ہوں گے۔

سورۃ فتح میں ہے۔ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ  
أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا.

بھلا بتلاؤ کون ہے جو اللہ کے سامنے یہ اختیار رکھتا ہے کہ اگر اللہ تمہیں نفع و نقصان  
پہنچانے کا ارادہ کرے تو وہ چیز تم سے نال دے یہ تمام اختیار ایک اللہ کے پاس ہیں۔  
قبروں کے پجاری کہتے ہیں کہ اگر قبرستان کی مٹی اٹھالی یا اس کی لکڑی  
کاٹ لی تو مردے تیری گردن توڑ دیں گے۔ اور یہ پیروں کو مختار سمجھنے والے کہتے  
ہیں کہ اگر پیران پیر کی گیارہویں کا دودھ نہ دیا تو تیری بھینس مرجائے گی۔ بھلا  
بتاؤ کہ ولی رحمت ہوتا ہے یا زحمت۔ کیا بغداد کے پیر عبدالقادر جیلانیؒ لوگوں کی  
بھینس مارنے کے لئے ہیں۔ کتنا غلط عقیدہ ہے۔ یاد رکھو نفع و نقصان ایک اللہ کے  
قبضہ میں ہے۔

حدیث

ترمذی شریف میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک

دن میں حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھا۔ تو آپ نے فرمایا يَا غَلَامُ اِنْسِيْ  
اَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ. اے بچہ میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں۔ ان کو غور سے سنو۔

### پہلی بات

اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظُكَ۔ تو اللہ کے دین کی حفاظت کر یعنی دینی تعلیمات  
کے مطابق اللہ کے حقوق کو ادا کر جو اللہ کے اوامر و نواہی ہیں۔ یعنی احکام ہیں ان کو بجالا  
تو اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ یعنی ظاہری حفاظت تیرے جسم و جان کی ہوگی اور باطنی  
حفاظت تیرے عقائد و ایمان کی بھی ہوگی۔

### دوسری بات

اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ۔ کہ تو اللہ کے ذکر کی حفاظت کر یعنی زندگی  
اللہ کے نام لینے میں گزار دے تو اللہ کو تو اپنے سامنے پائے گا۔ یعنی اللہ کی تجھے خاص  
معیت و رفاقت حاصل ہوگی کہ ہر حال میں ہر موقعہ پر اللہ تیرا حامی و ناصر و مددگار  
ہوگا۔ اللہ کی نصرت و مدد کو تو اپنے ساتھ پائے گا۔

### تیسری بات

اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ۔ جب سوال کرے تو ایک اللہ سے سوال کر۔  
کیونکہ دعا مانگنا عبادت ہے۔ اور عبادت ایک اللہ کا حق ہے۔ اس لئے  
ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے۔ مَنْ لَا يَسْئَلُ اللّٰهَ يَغْضَبُ  
عَلَيْهِ۔ جو اللہ سے نہیں مانگتا رب اس پر ناراض ہوتا ہے۔ کہ میرا بندہ ہو کر مجھ سے  
کیوں نہیں مانگتا اور ترمذی میں حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ  
فَضْلِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُسَالَ۔ اللہ سے فضل مانگو کیونکہ اس بات کو اللہ پسند کرتا

ہے کہ اس سے مانگا جائے۔

### چوتھی بات

وَإِذَا اسْتَعْنَتْ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ كَمَا جَاءَ مَدَدُ مَآئِكَ تَوْصِيَةً مِنَ اللَّهِ  
 مانگ۔ بعض قبر پرست شبہ ڈالتے ہیں کہ اگر غیر اللہ سے مانگنا اور غیر اللہ سے مدد چاہنا  
 شرک ہے تو پھر تم لوگوں سے قرض کیوں لیتے ہو۔ دوسرے آدمی سے کام کیوں کراتے  
 ہو۔ علاج معالجہ کے لئے ڈاکٹر و حکیم کے پاس کیوں جاتے ہو۔ مساجد و مدارس کے  
 لئے چندے لوگوں سے کیوں مانگتے ہو۔ خاوند بیوی سے، والدین اولاد سے اور استاد  
 شاگرد سے کیوں کہتے ہیں۔ کہ روٹی لاؤ، پانی لاؤ۔ پھر تو یہ سب شرک ہو گیا۔ یہ جھوٹا  
 مغالطہ ہے کیونکہ ایک ہے مافوق الاسباب امور میں کسی کو پکارنا اور کسی سے مدد مانگنا  
 یعنی جہاں ظاہری اسباب اور وسائل نہ ہوں۔ جیسے بیٹا۔ بیٹی۔ شفاء۔ رزق و روزی  
 وغیرہ یہ غیر اللہ سے مانگنا شرک ہے اور دوسرا ہے ماتحت الاسباب امور میں کسی کو پکارنا  
 یا اس سے تعاون حاصل کرنا یعنی جہاں ظاہری اسباب اور وسائل ہوں جیسے کسی سے  
 قرض لینا۔ علاج و معالجہ کرانا اور کاروبار و معاملات میں تعاون لینا یہ شرک نہیں ہے۔  
 ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے جو فرق نہ کرے اس کا بیڑہ غرق ہے۔

### پانچویں بات

وَاعْلَمُ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ  
 يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ  
 بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجُفَّتِ  
 الصُّحُفُ.



حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنا حال بنا اور دل میں یہ عقیدہ پختہ بنا کہ اگر ساری امت مل کر تجھ کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے مگر وہ فائدہ جو اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ اور اگر سب تیرے نقصان دینے پر اکٹھے ہو جائیں تو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ نقصان جو اللہ نے تقدیر میں پہلے سے لکھ دیا ہے۔ کیونکہ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔ یعنی جو چیز لکھنی تھی وہ اللہ نے تقدیر میں لکھ دی ہے تمام معاملات طے ہو چکے ہیں۔ تمام چیزیں جو مقدر میں تھیں وہ سب لوح محفوظ میں لکھ دی ہیں۔

ستر ہواں عقیدہ۔ عزت و ذلت کا مالک اللہ ہے

جو اللہ مختار کل ہے وہی عزت و ذلت دینے والا ہے۔

سورۃ ال عمران میں ہے۔ **وَتَعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ**۔ کہ اے پیغمبر آپ اعلان کریں کہ اے اللہ تو مالک ہے جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔

اٹھارہواں عقیدہ۔ بیماری اور شفاء کا مالک اللہ ہے

جو اللہ مختار کل ہے۔ وہی بیماری اور شفاء دینے والا ہے۔ قرآن نے سورۃ

الشعراء میں حضرت ابراہیم کا عقیدہ بھی ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا سورۃ

الشعراء میں ہے۔ **وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ** کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی اللہ

ہی شفاء دیتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب کسی بیمار کے لئے حضور ﷺ دعا کرتے

تویوں فرماتے۔ **اللَّهُمَّ رَبِّ النَّاسِ إِذْ هَبِ الْبَاسَ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا**

**شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤَكَ شِفَاءَ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا**۔ اے اللہ جو لوگوں کا رب ہے۔ اس

بیماری کو دور فرما۔ تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ ہمارے بیمار کو شفاء عطا فرما۔ **يَا شَافِي**

الْأَمْرَاضِ إِشْفِ مَرْضَانَا. اے بیماریوں سے شفاء دینے والا۔ ہمارے بیمار کو شفاء عطا فرما تو ان دعاؤں سے حضور ﷺ نے اپنے عقیدہ کا بھی اعلان کیا کہ بیماری سے شفاء دینے والا اللہ ہے۔

انیسواں عقیدہ۔ اللہ سب کی پکار سننے والا ہے

جو اللہ مذکورہ صفات کاملہ کے ساتھ متصف ہے۔ وہی اللہ سب کی پکار سننے والا ہے۔ خواہ انسان ہوں یا حیوان، نباتات ہوں یا جمادات کوئی چیز بھی ہو جو ہر وقت ہر حال میں اپنی قدرت کاملہ و اختیار کامل کے ساتھ تمام کی نداء و پکار کو سننے والا صرف ایک اللہ ہے۔

سورہ اعراف میں ہے۔ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ. جب مسجد جاؤ ایک اللہ کی طرف رخ کرو اور ایک اللہ کو پکارو۔

سورہ یونس میں ہے۔ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنَ الظَّالِمِينَ. کہ اے پیغمبر اللہ کے سوا ان کو نہ پکارو جو تیرے لیے نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ اور اگر بالفرض و الحال آپ نے یہ کام کیا تو آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

اب قرآن کا اعلان صاف بتا رہا ہے۔ کہ غیر اللہ کو پکارنے والا ظالم ہے۔ اللہ کا پیغمبر تو کفر و شرک و گناہ سے پاک ہے۔ اس جگہ ظاہر خطاب تو حضور ﷺ کو ہے۔ مگر مراد حضور ﷺ کی امت ہے اور مقصود رسول اللہ کی امت کو بتلانا ہے کہ یعنی اگر بالفرض نبی غیر اللہ کو پکارے تو ظلم ہوگا اور اگر تم غیر اللہ کو پکارو تو ظلم نہ ہوگا۔ لہذا غیر اللہ کی

پکار چھوڑو یہ شرک و ظلم ہے۔ مشکلات و مصائب خوشی و غمی میں ایک اللہ کو پکارو۔ اللہ والے اسی طرح کرتے ہیں۔

سورۃ الرعد میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ مُشْكَلٌ مِّنْ صَرَفِ  
ایک اللہ کو پکارنا حق ہے اللہ کے سوا دوسروں کو مشکل میں پکارنا باطل ہے۔ اسی وجہ سے  
امت رسول کو کہا کہ اللہ کے سوا دوسروں کو نہ پکارو۔ اس لئے سورۃ فرقان میں اولیاء  
الرحمن کی صفات ذکر کی گئی ہیں وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ. کہ اللہ کے  
بندے اور دوست وہ ہیں جو مشکلات میں اللہ کے سوا دوسروں کو نہیں پکارتے۔ صرف  
اللہ کو پکارتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اللہ کو بھی پکاریں اور غیر اللہ کو بھی۔ چنانچہ سورۃ مؤمن  
میں ہے۔ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. کہ صرف ایک  
اللہ کو خالص پکارو اگرچہ کافر منکر تو حید اس کو پسند نہ کریں۔

مگر آج کا مشرک و غالی اللہ کے گھر میں بھی اور باہر بھی یا محمد یا رسول اللہ  
یا شیخ عبدالقادر جیلانی کے وظیفے پڑھتا ہے۔ اس لیے مشرکین کو اللہ نے چیخ دیا ہے کہ  
جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ تمہارے کام نہیں آسکتے۔

سورۃ انعام میں ارشاد باری ہے۔ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمْ  
السَّاعَةُ أَغْيَرَ اللَّهُ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ بَلْ آيَاتُهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ  
مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ.

سورۃ الرعد میں ہے۔ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا  
كَبَاسِطٍ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ.  
کہ جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔ وہ ان کے کچھ کام نہیں آسکتے۔

الأمراض أشف مرضانا. اے بیماریوں سے شفاء دینے والا۔ ہمارے بیمار کو شفاء عطا فرما تو ان دعاؤں سے حضور ﷺ نے اپنے عقیدہ کا بھی اعلان کیا کہ بیماری سے شفاء دینے والا اللہ ہے۔

### انیسواں عقیدہ۔ اللہ سب کی پکار سننے والا ہے

جو اللہ مذکورہ صفات کاملہ کے ساتھ متصف ہے۔ وہی اللہ سب کی پکار سننے والا ہے۔ خواہ انسان ہوں یا حیوان، نباتات ہوں یا جمادات کوئی چیز بھی ہو جو ہر وقت ہر حال میں اپنی قدرت کاملہ و اختیار کامل کے ساتھ تمام کی نداء و پکار کو سننے والا صرف ایک اللہ ہے۔

سورہ اعراف میں ہے۔ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ. جب مسجد جاؤ ایک اللہ کی طرف رخ کرو اور ایک اللہ کو پکارو۔

سورہ یونس میں ہے۔ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنْ الظَّالِمِينَ. کہ اے پیغمبر اللہ کے سوا ان کو نہ پکارو جو تیرے لیے نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ اور اگر بالفرض و الحال آپ نے یہ کام کیا تو آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

اب قرآن کا اعلان صاف بتا رہا ہے۔ کہ غیر اللہ کو پکارنے والا ظالم ہے۔ اللہ کا پیغمبر تو کفر و شرک و گناہ سے پاک ہے۔ اس جگہ ظاہر خطاب تو حضور ﷺ کو ہے۔ مگر مراد حضور ﷺ کی امت ہے اور مقصود رسول اللہ کی امت کو بتلانا ہے کہ یعنی اگر بالفرض نبی غیر اللہ کو پکارے تو ظلم ہوگا اور اگر تم غیر اللہ کو پکارو تو ظلم نہ ہوگا۔ لہذا غیر اللہ کی

پکار چھوڑو یہ شرک و ظلم ہے۔ مشکلات و مصائب خوشی و غمی میں ایک اللہ کو پکارو۔ اللہ والے اسی طرح کرتے ہیں۔

سورۃ الرعد میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَنْ دَعُوهُ الْحَقِّ مَشْكَالٌ مِّنْ شَرِّهِ۔ ایک اللہ کو پکارنا حق ہے اللہ کے سوا دوسروں کو مشکل میں پکارنا باطل ہے۔ اسی وجہ سے امت رسول کو کہا کہ اللہ کے سوا دوسروں کو نہ پکارو۔ اس لئے سورۃ فرقان میں اولیاء الرحمن کی صفات ذکر کی گئی ہیں وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ۔ کہ اللہ کے بندے اور دوست وہ ہیں جو مشکلات میں اللہ کے سوا دوسروں کو نہیں پکارتے۔ صرف اللہ کو پکارتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اللہ کو بھی پکاریں اور غیر اللہ کو بھی۔ چنانچہ سورۃ مؤمن میں ہے۔ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَفَرُوا الْكَافِرُونَ۔ کہ صرف ایک اللہ کو خالص پکارو اگرچہ کافر منکر توحید اس کو پسند نہ کریں۔

مگر آج کا مشرک و غالی اللہ کے گھر میں بھی اور باہر بھی یا محمد یا رسول اللہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی کے وظیفے پڑھتا ہے۔ اس لیے مشرکین کو اللہ نے چیلنج دیا ہے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ تمہارے کام نہیں آسکتے۔

سورۃ النعام میں ارشاد باری ہے۔ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَنْتُمْ تُدْعُونَ إِلَهًا آخَرَ مَعَ اللَّهِ فَسَاءَ مَا تَدْعُونَ بِمَنْ يُدْعُونَ۔ الشَّاعَةُ أَغْبِرَ اللَّهُ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ بَلْ إِلَٰهٌ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَتَّسِرُونَ مَا تَشْرِكُونَ۔

سورۃ الرعد میں ہے۔ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كِبَاسٌ مِّنْ مَّاءٍ لَّيْلٌ فَاذْعَبُوا وَمَا هُوَ بِإِلَٰهٍ لَهُمْ وَنَدْعَاؤُهُمْ تَدْعَاؤُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ۔ کہ جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔ وہ ان کے کچھ کام نہیں آسکتے۔

غیر اللہ کو پکارنے والے کی مثال اس طرح ہے کہ جو پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلانے کہ وہ پانی اس کے منہ میں آجائے۔ حالانکہ وہ پانی اس طرح اس کے منہ میں نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے کفار کا ماسوی اللہ کو مافوق الاسباب میں پکارنا گمراہی ہے۔

سورۃ حج میں اعلان خداوندی ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوْ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ یَسْئَلُوْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَقِیْذُوْهُ مِنْهُ ضَعْفَ الطَّالِبِ وَاَلْمَطْلُوْبِ

کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ مکھی کا پیدا کرنا تو دور کی بات ہے۔ اگر وہ مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس چیز کو اس سے واپس نہیں لے سکتے۔ غیر اللہ سے مانگنے والا اور جس سے مانگ رہے ہیں یہ دونوں کمزور ہیں۔

سورۃ فاطر میں ہے۔ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْعِنَبٍ . کہ جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ کٹھلی کے اوپر جو سفید پردہ ہوتا ہے اس کے بھی مالک نہیں ہیں۔ یعنی کھجور اور کٹھلی تو دور کی بات ہے۔ کٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ تو تمہارے نفع و نقصان۔ حیات و موت۔ عزت و ذلت۔ مینا۔ بیٹی بیماری سے شفاء دینے کے کیسے مالک ہو سکتے ہیں۔ یہ اعلان عام ہے کہ جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نبی ہو یا فرشتہ ہو یا ولی۔ زندہ ہوں یا مردہ کوئی بھی پکار کے لائق نہیں۔ پکار کے لائق صرف اللہ ہے۔

ہر پیغمبر نے مشکل میں اللہ کو پکارا

معلوم ہوا کہ مافوق الاسباب میں پکارنا صرف ایک اللہ کا حق ہے۔ ہر پیغمبر

نے بھی مشکل میں اللہ کو پکارا اور اللہ نے مشکل حل فرمائی۔

حضرت آدمؑ نے صرف اللہ کو پکارا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

حضرت نوحؑ علیہ السلام نے کشتی میں سوار ہوتے ہوئے۔ بِسْمِ اللّٰهِ فَجَعَلَ  
هَا وَمُرْسُهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ کہہ کر ایک اللہ کو پکارا۔ اور رَبِّ أَنْزِلْنِي  
مُنزَلًا مَّبْرُكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ۔ کہہ کر اللہ کو پکارا اور جب بیٹا غرق ہو رہا تھا تو  
رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَكَمِينَ۔ کہہ  
کر صرف اللہ کو پکارا۔ علیہ السلام

حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے آگ میں جاتے ہوئے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ  
وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ کہہ کر ایک اللہ کو پکارا۔

حضرت اسماعیلؑ علیہ السلام نے چھری کے نیچے سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ  
مِنَ الصَّابِرِينَ۔ کہہ کر ایک اللہ کو پکارا۔ اور اللّٰهُ أَكْبَرُ اور وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہہ کر اللہ کو پکارا۔  
حضرت ایوبؑ علیہ السلام نے بیماری میں۔ اِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ  
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ کہہ کر اللہ کو پکارا۔ حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں۔ لَا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔ کہہ کر ایک اللہ کو پکارا۔

حضرت یونسؑ علیہ السلام نے تین اندھیروں میں اللہ کو پکارا ایک اندھیرا دریا  
کا دوسرا رات کا تیسرا مچھلی کے پیٹ کا تو اللہ نے ان کی دعا قبول کی۔ اور  
فرمایا۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْعَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ  
حضرت زکریاؑ علیہ السلام نے رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ

الوارثین کہہ کر اللہ کو پکارا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون نے مخالفت کی تو انہوں نے اللہ کو پکارا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے مخالفت کی تو انہوں نے اللہ کو پکارا۔

حضور ﷺ نے ہر مرحلہ پر اللہ کو پکارا۔ بدر کے میدان میں جبکہ مسلمانوں کی

تعداد کم تھی اور کفار کی تعداد زیادہ تھی۔ مسلمانوں کے پاس ہتھیار بھی کم تھے اور کفار کے

پاس آلات حرب و اسلحہ بھی زیادہ تھا تو حضور ﷺ نے گز گز اکردعا کی اور اللہ کو پکارا۔

اللَّهُمَّ إِنْ تَهْلِكُ هَذِهِ الْعِصَابَةُ لَنْ تَعْبُدَ فِي الْأَرْضِ ابْنًا۔

یا اللہ! مٹھی بھر جماعت لایا ہوں۔ اگر یہ ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت

کرنی والا کوئی نہیں ہوگا تو اللہ نے مدد کی اور کفار کو شکست ہوئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ سب

انبیاء اور تمام اولیاء نے ایک اللہ کو پکارا ہے۔

### مشرکوں پر خدا کی مار

مگر افسوس آج کا قبر پرست بیروں فقیروں کو مشکلات میں پکارتا ہے۔ کبھی

کہتا ہے۔

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن

دردین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر جیلانی شہید اللہ

کبھی کہتا ہے۔

بگردانی بلا افتاد کشتی مدد کن معین الدین چشتی

کوئی کہتا ہے۔

یا معین الدین چشتی پار لگا دے کشتی



یا بابا فرید، یا غوث بہاؤ الحق۔ یا خواجہ خضر، یا خواجہ الیاس۔

امام بری امام بری کرو ہماری کھوئی قسمت کھری۔

یہ سب کلمات شرکیہ ہیں۔ پکار اللہ کا حق ہے۔ مخلوق کو خالق کا حق دینا شرک ہے۔

کرے غیر گرت کی پوجا تو کافر جو ٹھہرائے خدا کا بیٹا تو کافر

کو اکب میں مانے کرشمہ تو کافر آگ کو کہے اپنا قبلہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں لاموں کا رتبہ انبیاء سے بڑھائیں

مزاروں پیدن رات ندریں چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں اس سے کچھ خلل آئے نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

انسوس ہے کہ حضور ﷺ جس چیز کو مٹانے کے لئے آئے۔ اس کو اپنا یا جارہا

ہے اور جس چیز کو اپنانے کے لئے آئے اس کو مٹایا جارہا ہے۔ اس وقت ان باتوں

کے بیان کرنیکی سخت ضرورت ہے تاکہ مسلمانوں کے عقائد صحیح ہوں۔

بیسواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات معبود و مسجود ہے

ایک اللہ کی ذات ہے جو معبود و مسجود ہے۔ عبادت و سجدہ کے لائق ہے۔

دلیل نقلی آیات قرآنیہ و احادیث ہیں۔ تمام انبیاء کو یہی حکم ہوا کہ ایک اللہ کی عبادت

کریں۔ سورۃ الانبیاء میں ہے۔ **وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي**

**إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ**۔ کہ اے پیغمبر آپ سے پہلے ہر نبی کی طرف ہم نے

یہی پیغام بھیجا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں۔ اور حضور ﷺ کو بھی یہی حکم ہوا۔ سورۃ

حجر میں ہے۔ **وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ**۔ کہ اے پیغمبر صرف اپنے

پالنے والے کی عبادت کریں یہاں تک کہ موت آجائے۔ پھر ہر نبی نے اپنی قوم کو یہی دعوت دی ہے۔ سورۃ ہود میں ہے۔ **يَنْقُومِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ**۔ اے قوم صرف اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے بھی تمام لوگوں کو یہی دعوت دی ہے۔

**يَأْتِيهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ**۔ اور اللہ رب العزت نے بھی جن وانس کی تخلیق کا یہی مقصد بتلایا اور فرمایا ہے۔

سورۃ الذاریات میں ہے۔ **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ**۔ کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ سورۃ حم السجدہ میں ہے۔ **لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ**۔

چونکہ انسان طبعاً چمکیلی چیز کا ولدادہ ہوتا ہے۔ جیسے آج کل کے اہل بدعت جہاں قبر کو مزین اور چونے والی دیکھا تو اس پر جھک گئے۔ اس لیے اللہ نے کہا کہ سورج اور چاند کا سجدہ نہ کرو بلکہ سجدہ اس کا کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہو تو غیر اللہ کا سجدہ نہ کرو۔ حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر غیر اللہ کا سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے مگر غیر اللہ کے لئے سجدہ جائز نہیں۔

دوسری حدیث ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ **أَنَا أُغْيَرُ وَوَلِدَايَ**۔ کہ میں اولاد آدم میں سے زیادہ غیرت والا ہوں اور **وَاللَّهُ أُغْيَرُ مِنِّي**۔ اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔ جب تم اپنی عزت میں کسی کی شرکت برداشت نہیں کرتے کہ اگر کوئی تیری

بیوی کو غلط شہوت سے ہاتھ لگائے تو غیرت مند انسان اس کو گولی مار دیتا ہے۔ تو اللہ تو زیادہ غیرت والا ہے تو اللہ اپنی عزت میں کسی کی شرکت کیسے برداشت کر سکتا ہے۔ اس لیے سجدہ صرف اللہ کا حق ہے اور خدا کا حق مخلوق کو دینا اور ان کا سجدہ کرنا شرک ہے۔

پانی پانی کر گئی مجھے کو قلندر کی یہ بات  
تو جھکا اگر غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من  
پہلی دلیل عقلی

کہ جو چیز کھائے جھک کر کھائے۔ بھینٹ کھائے جھک کر، بکری کھائے جھک کر، گائے کھائے جھک کر، بھینس کھائے جھک کر، اونٹ کھائے جھک کر، شیر کھائے جھک کر، ہاتھی کھائے جھک کر، خدا فرماتے ہیں ہر چیز جھک کر کھائے مگر اے انسان تجھ کو کتنا سببا ہاتھ دیا ہے اس سے روٹی اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال، تو نے روٹی کے آگے نہیں جھکنا بلکہ روٹی دینے والے رحمان کے آگے جھکنا ہے۔

دوسری دلیل عقلی

آپ جو نماز پڑھیں اللہ بغیر سجدہ کے قبول نہیں کرتے۔ ظہر ہے، عصر ہے، مغرب ہے، عشاء ہے، فجر ہے، اشراق ہے، چاشت ہے، اوابین ہے، تہجد ہے، جمعہ ہے، عید ہے، فرض ہے یا نفل، خدا فرماتے ہیں بغیر سجدہ کے قبول نہ کرونگا۔ مگر ایک نماز ایسی ہے جہاں اللہ فرماتے ہیں کہ سجدہ کرنے نہیں دوںگا۔ یہ نماز جنازہ میت ڈیڑھ ہاتھ اونچی چار پائی پر ہے، محدث ہے، منسخر ہے، عالم ہے، زاہد ہے، امیر ہے، فقیر ہے، خطیب ہے، واعظ ہے، مقرر ہے، ادیب ہے، لیڈر ہے، قطب ہے، غوث ہے، ابدال ہے، ولی ہے، علی ہے، نبی ہے۔ اللہ فرماتے ہیں اے انسان میں نے تجھ کو

عظمت والا بنایا ہے۔ عقل دی۔ فہم و بصیرت عطا کی ہے۔ ذرا سوچ جو خدا اس جگہ سجدہ نہیں کرنے دیتا پھر جب تو اس کو دفن کرتا ہے مٹی ڈالتا ہے۔ قبر بناتا ہے تو اس جگہ خدا تجھ کو کیسے سجدہ کرنے دے گا۔ جو غسل و کفن و دفن میں محتاج ہے قبر میں جانے کے بعد وہ تیرا کیسے مشکل کشا و مسجود بن گیا۔

افسوس! انسان نے اپنی عظمت کو بھلا دیا۔ کبھی جھنڈی کبھی کنڈی کبھی تعزیہ کبھی دلدل کبھی انسان کبھی حیوان کبھی دیوار، کبھی مزار، کبھی قبر کبھی شجر، کبھی حجر پر جس میں نیاز جھکا دی اور غیر اللہ کو مشکل کشا سمجھ کر سجدہ کر رہا ہے۔

کہیں نخل مرقد کی چھاؤں میں سجدے

کہیں مرنے والوں کے پاؤں میں سجدے

اشاروں میں سجدے نگاہوں میں سجدے

ادھر اور ادھر خانقاہوں میں سجدے

تشنخ پرستی کا پامال سجدہ

مزاروں پہ جا جا کے ہر سال سجدہ

سامری دھوکہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند قبروں کی زیارت

سے روکتے ہیں۔ حالانکہ یہ جھوٹ ہے ہم قبر کی زیارت کے قائل ہیں۔ مگر اس طرح

جیسے حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ زُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تَذَكِّرُ الْمَوْتَ

قبروں کی زیارت کرو اس سے موت یاد آتی ہے۔ یہ نہیں کہ قبروں پر جا کر

بٹھو اور وہاں حلوے مانڈے کی دیگ ہو۔ اور وہاں کبڈی اور کشتی اور کتھریوں کے ٹانج

گانے اور کتوں وریچھ کی لڑائیاں ہوں۔ پورے قبرستان کی بے عزتی اور توہین ہو۔ اللہ



کہہ کر اللہ سے وعدہ کرتا ہے کہ یا اللہ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ مگر باہر جا کر پھر یہ وعدہ بھول جاتا ہے۔ پھر قبروں پر، مزاروں پر، غیروں کے سجدے، غیروں کی منتیں، غیروں کے چڑھاوے چڑھاتا ہے۔ غیروں سے مرادیں مانگتا ہے۔ یاد رکھو غیر اللہ کا سجدہ شرک ہے۔ خواہ نبی ہو یا فرشتہ۔ اولیاء ہوں، زندہ ہوں یا مردہ سجدہ صرف ایک اللہ کا حق ہے۔

اکیسواں عقیدہ۔ اللہ کی ذات نذرونیاز کے لائق ہے

ایک اللہ کی ذات نذرونیاز منت کے لائق ہے۔ اللہ کے سوا کسی مخلوق کی منت ماننا جائز نہیں ہے۔ خواہ نبی ہو یا فرشتہ ہو یا ولی۔ زندہ ہو یا مردہ ہو۔ جو جانور غیر اللہ کی منت مانا گیا وہ حرام ہے خواہ اس کو قبر پر ذبح کریں یا گھر میں اللہ تعالیٰ کا صاف اور کھلا اعلان ہے۔ سورۃ النحل میں ہے۔ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزُورِ وَمَا أَهَلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

کہ اللہ نے چار چیزوں کو حرام کیا ہے، ایک مردار جانور، دوسرا ذبح کے وقت جانور سے بننے والا خون، تیسرا خنزیر کا گوشت، چوتھا وہ چیز جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کی نذرومنت مانی جائے۔ خواہ وہ بکرا ہے یا کپڑا۔ حلوا ہے یا مٹھائی۔ جس طرح خنزیر کا گوشت حرام ہے۔ اسی طرح غیر اللہ کی نذر بھی حرام ہے۔ جیسے غیر اللہ کی نذر حرام ہے اسی طرح جس پر غیر اللہ کا نام لیکر ذبح کیا گیا وہ بھی حرام ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ۔

تو منڈور بغیر اللہ۔ اور مذبوح بغیر اللہ دونوں حرام ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ نَذَرَ لِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ جو غیر اللہ کی منت

مانے گا وہ شرک کا مرتکب ہوگا۔ ہمارا تمام اہل بدعت کو چیلنج ہے کہ ثابت کرو کہ حضور ﷺ نے حضرت ابراہیمؑ کے نام جانور نامزد کر کے ذبح کیا ہو۔ یا صحابہؓ و اہل بیتؓ نے حضور ﷺ کے نام پر نامزد کر کے جانور ذبح کیا ہو اور ان کی منت مانی ہو۔ کیا صحابہؓ و اہل بیتؓ سے تم زیادہ نبیؐ کے محبت ہو۔ دین وہ ہے جو صحابہؓ و اہل بیتؓ نے بتلایا ہے ہمارا چیلنج ہے کہ کسی ایک ولی کا نام پیش کرو کہ اس نے سلاسل اربعہ میں سے کسی بزرگ یا پیر کے نام کی نذر مان کر جانور ذبح کیا ہو۔ قرآن مجید میں عمران کی بیوی کا قصہ مذکور ہے۔

سورۃ آل عمران میں ہے۔ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُعْوَرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ۔

عمران کی بیوی نے کہا یا اللہ میں نے تیری منت مانی ہے اور عورتیں بھی اللہ در رسول کا حکم مانیں، مزاروں پر، قبروں پر چڑھاوے نہ چڑھائیں بلکہ ایک اللہ کی نذر و منت مانیں۔

بائیسواں عقیدہ۔ قسم صرف اللہ کے نام کی۔

ایک اللہ کی ذات ہے کہ جس کے نام کی قسم اٹھائی جاسکتی ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو قسم صرف اللہ کے نام کی ہے۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کی یا کسی دوسری چیز کی قسم اٹھانا شرک ہے۔ خواہ وہ نبی ہو یا فرشتہ ہو یا ولی زندہ ہو یا مردہ۔ خواہ بیت اللہ کی قسم اٹھائے یا عرش کی قسم اٹھائے یا قرآن کی قسم اٹھائے۔ قسم صرف اور صرف اللہ کے نام کی ہے۔ ترمذی شریف میں حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

مَنْ خَلَفَ لِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ اشْرَكَ

کہ جو غیر اللہ کی قسم اٹھائے گا وہ شرک کا مرتکب ہوگا۔ مشرکین اپنے بڑوں کی قسمیں اس لیے اٹھاتے تھے کہ وہ عقیدہ رکھتے تھے کہ نفع و نقصان ان کے ہاتھ میں ہے یہ ہمارے حال کو جانتے ہیں۔ اگر ہم جھوٹی قسم اٹھائیں گے تو ہماری خیر نہ ہوگی۔ اس لیے حضور ﷺ نے غیر اللہ کی قسم سے روک دیا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ نہ تھا انہوں نے ایک مرتبہ اپنے والد کی قسم اٹھالی۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا لَا تَحْلِفُوا بِأَبْنَاءِكُمْ۔ کہ اپنے آبا و اجداد کی قسمیں نہ اٹھایا کرو۔

بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ خَلَفَ بِسَالَاتٍ وَالْعَزَى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، جاہلیت والے اپنے معبودوں کی قسمیں اٹھاتے تھے۔ اس لیے آپ نے فرمایا کہ جس نے لات و عزی کی قسم اٹھائی تو یہ شرک ہے۔ اس لیے وہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پھر پڑھے۔ تو غیر اللہ کی قسم اٹھانا شرک ہوا۔

### تیسواں عقیدہ۔ طواف صرف اللہ کے گھر کا

کہ ایک اللہ کی ذات ہے جس کے گھر کا طواف کرنا ہے۔ اس بیت اللہ کے علاوہ دوسرے کسی گھر کا طواف جائز نہیں ہے۔ اگر بیت اللہ کے علاوہ کسی قبر، مزار، گھر کا طواف کریگا تو یہ شرک فی الطواف ہوگا۔

سورۃ حج میں خالق کائنات کا اعلان ہے۔ وَلَيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

کہ طواف صرف بیت اللہ کا کرو۔ حضرت ابراہیم و اسماعیل نے بھی اس کا طواف کیا۔ حضور ﷺ نے بھی اس کا طواف فرمایا۔ صحابہؓ و اہل بیتؓ و اولیاء نے بھی اس کا



طواف کیا۔ حج میں تمام مسلمان اسی کا طواف کرتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ کعبہ پر ایک سو بیس رحمتیں اترتی ہیں۔ ساٹھ رحمتیں طواف کرنیوالوں پر چالیس رحمتیں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس رحمتیں ان پر جو کعبہ وغلاف کعبہ کے منظر کو صرف دیکھتے ہیں۔ آج کل جاہل لوگ مزاروں کے ارد گرد خود بھی چکر لگاتے ہیں۔ جانوروں کو بھی پھراتے ہیں۔ بیت اللہ کے سوا کسی دوسرے گھر کا طواف شرک ہے۔

چوبیسواں عقیدہ۔ اعتکاف صرف اللہ کی رضا کے لئے

ایک اللہ کی ذات ہے جس کی رضا کے لئے مسلمان اعتکاف بیٹھتا ہے۔ تو اعتکاف بھی صرف اللہ کے لئے ہے۔ جیسا کہ رمضان المبارک میں آخری عشرہ کا اعتکاف ہے۔ یا ویسے آدمی مسجد میں اعتکاف بیٹھے۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لئے اعتکاف بیٹھنا شرک فی الاعتکاف ہوگا۔ جس طرح آج کل مزاروں پر مرد اور عورتیں گھر سے تیاری کر کے کوچ کر کے مزاروں پر جا کر نورات اعتکاف کے لئے بیٹھتے ہیں کہ اتنی رات بیٹھیں گے اور ہماری مراد حاصل ہوگی۔ حالانکہ اعتکاف تو صرف اللہ کے لئے تھا۔

یہ ہم نے توحید کے متعلقات ذکر کیے ہیں۔

پچیسواں عقیدہ۔ شرک کے نتائج میں ہے۔

پہلا نتیجہ: کہ شرک ظلم ہے۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا۔

سورة لقمان میں ہے۔ **يٰۤاِبْنٰى لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ**

کہ بیٹا شرک نہ کرنا بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

دوسرا نتیجہ: شرک گمراہی ہے۔ اللہ نے فرمایا۔

سورۃ النساء میں ہے۔ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا۔  
جس نے شرک کیا وہ گمراہ ہوا۔

تیسرا نتیجہ: مشرک پر جنت ہمیشہ کے لئے حرام ہوگی۔ اور اس کا ٹھہرنا ہمیشہ کے لئے جہنم میں ہوگا۔ سورۃ مائدہ میں ہے۔ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ۔ جس نے شرک کیا اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

چوتھا نتیجہ: قیامت کے دن مشرکین کے لئے کوئی مددگار نہ ہوگا۔

سورۃ مائدہ میں ہے۔ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ۔

پانچواں نتیجہ: شرک کی وجہ سے انسان کے اعمال صالحہ بھی ضائع ہو جائیں گے۔ نبی تو پاک ہے اصل میں مراد آپ ﷺ کی امت ہے۔ اللہ نے حضور ﷺ کو خطاب کیا۔

سورۃ الزمر میں ہے۔ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

اللہ نے فرمایا کہ اگر بالفرض والحال آپ سے شرک ہو تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے۔ اگر غیر نبی سے شرک کا عمل ظاہر ہو تو اس کے اعمال کیسے ضائع نہیں ہونگے۔ اسی طرح تمام انبیاء کے بارے میں فرمایا۔

سورۃ الانعام میں ہے۔ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

اگر بالفرض والحال انبیاء سے شرک ہو تو ان کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

اب انبیاء اور حضور ﷺ تو گناہوں اور شرک سے پاک ہیں۔ ظاہر ان کا

ذکر ہے لیکن مراد ان کی امتیں ہیں اور ان کا ذکر ڈرانے کے لئے کہ یہ تو ان کے اعمال

سورۃ النساء میں ہے۔ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا۔  
جس نے شرک کیا وہ گمراہ ہوا۔

تیسرا نتیجہ: شرک پر جنت ہمیشہ کے لئے حرام ہوگی۔ اور اس کا ٹھکانہ ہمیشہ  
لئے جہنم میں ہوگا۔ سورۃ مائدہ میں ہے۔ اِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلٰى  
الْجَنَّةِ وَمَا وَهُ النَّارُ۔ جس نے شرک کیا اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا  
ٹھکانہ جہنم ہے۔

چوتھا نتیجہ: قیامت کے دن مشرکین کے لئے کوئی مددگار نہ ہوگا۔  
سورۃ مائدہ میں ہے۔ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصٰرٍ۔

پانچواں نتیجہ: شرک کی وجہ سے انسان کے اعمال صالحہ بھی ضائع ہو جائیں  
گے۔ نبی تو پاک ہے اصل میں مراد آپ ﷺ کی امت ہے۔ اللہ نے حضور ﷺ  
خطاب کیا۔

سورۃ الزمر میں ہے۔ لَئِنْ اَشْرَكَتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ  
اللہ نے فرمایا کہ اگر بالفرض و الحال آپ سے شرک ہو تو آپ کے عمل ضائع  
جائیں گے۔ اگر غیر نبی سے شرک کا عمل ظاہر ہو تو اس کے اعمال کیسے ضائع نہیں ہوتے  
اسی طرح تمام انبیاء کے بارے میں فرمایا۔

سورۃ الانعام میں ہے۔ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔  
اگر بالفرض و الحال انبیاء سے شرک ہو تو ان کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

اب انبیاء اور حضور ﷺ تو گناہوں اور شرک سے پاک ہیں۔ ظاہر ان کا  
ہو کر ہے۔ لیکن مراد ان کی امتیں ہیں اور ان کا ذکر ڈرانے کے لئے کہ یہ تو ان کے اعمال

الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ.

جو ہر نماز کے بعد آیہ انکری پڑھیگا تو اس کو موت کے سوا کوئی چیز جنت کے داخلہ سے نہ روک سکے گی۔ معلوم ہوا اس کے پڑھنے سے ایمان محفوظ رہے گا۔ خاتمہ ایمان پر ہوگا جنت کا داخلہ ملے گا۔

دوسرا وظیفہ

فجر اور مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ  
الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ترمذی میں حضرت عبدالرحمن بن غنم کی روایت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص فجر و مغرب کے بعد اس کو دس مرتبہ پڑھے گا تو اس کو ایک دفعہ پڑھنے پر چار سائے ملیں گے۔ (۱) دس گناہ منیں گے۔ (۲) دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ (۳) دس درجے بلند کیے جائیں گے۔ (۴) صبح کو پڑھیگا تو شام تک شیطان کے وساوس سے محفوظ رہے گا۔ جب دسواں سے محفوظ ہو گیا تو خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

تیسرا وظیفہ

صبح و شام تین مرتبہ پڑ کر۔

رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا.

مسند احمد میں حضرت ثوبان کی روایت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح و شام تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھے گا۔ اللہ اس کو قیامت کے دن راضی کریگا تو یہ نتیجہ تب ہے جبکہ خاتمہ ایمان پر ہو تو اس کے پڑھنے سے خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

ان وظائف کے پڑھنے سے انسان عقیدہ توحید پر قائم رہے گا اور شرک سے بچے گا اور خاتمہ ایمان پر ہوگا اور جنت کا داخلہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عقیدہ توحید پر قائم رکھے۔ شرک جلی اور خفی سے محفوظ رکھے۔ اور ہر مسلمان کو عقیدہ توحید کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

قَوْلُ قَوْلِي هَذَا وَاسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ لِيْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ  
 مَبْنَحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

# موحد اعظم

## حضرت ابراہیم خلیل اللہ

### از افادات

شیخ الحدیث حضرت در خواستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت  
حضرت مولانا  
محمد اللہ در خواستی مدظلہ علوم در خواستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راجھا - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان



## خطبه

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ  
عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ أَرْسَلَهُ اللَّهُ إِلَى كَأَفَّةِ النَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا  
وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا - آمَنَّا بِعَدُ

قَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ أَرَأَيْتَ اتَّخَذْتَ أَصْنَامًا إِلَهًا ۚ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ  
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى  
كَوْكَبًا ۚ قَالَ هَذَا رَبِّي ۚ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أَحِبُّ الْإِفْلِينَ ۝ فَلَمَّا رَأَى  
الْقَمَرَ بَارِعًا قَالَ هَذَا رَبِّي ۚ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي  
لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ۝ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَارِعَةً قَالَ هَذَا  
رَبِّي هَذَا أَكْبَرُ ۚ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يُقَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا  
تَشْرِكُونَ ۝ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

حَنِيفًا وَمَا آتَانَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَحَاجَّهُ قَوْمَهُ ط قَالَ أَتَحَاجُّونَنِي  
فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِي ط وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبِّي  
شَيْئًا ط وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ط أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۝ وَكَيْفَ  
أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنْتُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ  
عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ط فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ج إِنْ كُنْتُمْ  
تَعْلَمُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ  
الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آيَتُنَا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَى قَوْمِهِ ط  
نَرَفَعُ دَرَجَاتٍ مَن نَّشَاءُ ط إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ قَادِمًا  
أَقْرَبَ مَن رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبِكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ (رواه مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا  
أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ (رواه البخاري ومسلم)

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا دَعْوَةُ  
إِبْرَاهِيمَ (رواه احمد)

يعني دانم که دریں عالم لا معبود الا هو  
ولا موجود فی الکلونین ولا مقصود الا هو  
حوالاول ، حوالآخر، حواظاھر، حوالباطن  
یکے دانم، یکے خوانم، نخوانم غیر الا هو



کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق  
 اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق  
 زبان اور دل کی شہادت کے لائق  
 اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق  
 لگاؤ تو تو اس سے لگاؤ  
 جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ  
 تمہارا ہے شرکت سے اس کی خدائی  
 نہیں اس کے آگے کسی کی بڑائی  
 ہو جس پر عبادت کا دھوکہ مخلوق کی وہ تعظیم نہ کر  
 جو خاص خدا کا حصہ ہو بندوں میں اسے تقسیم نہ کر  
 خلیل آسا در ملک یقین زن  
 نوائے لا أحب الاقلین زن

تمہید

میرے عزیز دوستو! بزرگو! نوجوان ساتھیو! اور میری آواز سننے والی معززہ و

موقرہ ربی ماؤ۔ بہنو اور بیٹیو!

آج کے بیان میں موقد اعظم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا قرآن و حدیث کی روشنی میں  
 تذکرہ ہوگا اور آپ کی عظیم الشان توحید کی دعوت کا تفصیلی بیان ہوگا۔

دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مجھے شرح صدر کے ساتھ بیان کرنے کی اور آپ کی پوری توجہ کے ساتھ سننے کی اور پھر ہم سب کو ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین۔

سب سے پہلے تلاوت کردہ آیات اور احادیث کا مطلب سمجھیں۔

## آیات کا مطلب

### حضرت ابراہیم کی خدا شناسی و خدا پرستی

حضرت ابراہیم نے اپنے باپ آذر کو کہا کہ آپ عجیب لوگ ہو جو بتوں کی پوجا میں مصروف ہو میں تو آپ کو اور آپ کی قوم کو واضح گمراہی میں مبتلا پاتا ہوں۔ اللہ فرماتے ہیں ہم نے ابراہیم کو زمین اور آسمان کے عجائبات دکھلائے تاکہ اس کا ایمان پختہ ہو جائے۔ حضرت ابراہیم نے ایک رات روشن ستارے کو دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے اور جب وہ ستارہ غائب ہو گیا تو کہا کہ میں غائب ہونے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اور یہ غائب ہونے والا میرا رب نہیں ہو سکتا۔ مقصود اپنی قوم کو سمجھانا تھا۔ پھر حضرت ابراہیم نے چمکتا دمکتا چاند دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے جب چاند بھی غائب ہو گیا تو کہا کہ اب تو میرا رب ہی مجھے سیدھا راستہ دکھائے گا۔ پھر جب ابراہیم نے ہر طرف روشنی برساتا سورج دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا اور عظیم تر ہے۔

لیکن جب سورج بھی دھوکہ دے گیا اور دیکھتی نظروں سے غائب ہو گیا تو حضرت ابراہیم نے قوم کے جھوٹے خداؤں سے اپنی بیزاری اور برأت کا اظہار کر دیا۔

اور واضح اعلان کر دیا۔ کہ میں زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے رب کی طرف.....  
متوجہ ہو چکا ہوں..... یکسو ہو چکا ہوں..... اور میں مشرکوں کا ساتھی نہیں ہوں۔

اب قوم حضرت ابراہیم سے اپنے معبودوں کے حق میں جھگڑا کرنے لگی تو حضرت  
ابراہیم نے کہا کہ تم مجھ سے اللہ واحد کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ اس نے مجھے  
ہدایت کا راستہ دکھلا دیا اور سمجھا دیا۔ اور کہا سنو۔

مجھے تمہارے جھوٹے خداؤں کا کوئی خوف اور خطرہ نہیں ہے میں تو صرف  
اپنے رب رحمن سے ڈرنے والا ہوں۔ جو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔  
اور بات کیا ہے کہ تمہیں حق بات سمجھ ہی نہیں آتی۔

اور میں تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں جبکہ تم اللہ کے ساتھ شرک کرنے  
سے نہیں ڈرتے حالانکہ اللہ نے تم پر کوئی دلیل بھی نہیں اتاری۔

اب بتاؤ موحد اور مشرک دونوں فریقوں میں سے کون امن کا مستحق ہے۔  
ظاہر ہے دنیا میں ہدایت اور آخرت میں جنت کے مستحق وہی ہیں۔

جو توحید اور انصاف والے ہیں۔

اللہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم کو قوم کے مقابلہ میں یہ دلائل ہم نے عطا کئے  
تھے۔ ہم جسے چاہیں ابراہیم کی طرح درجوں میں بلند کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم حکمت  
والے جاننے والے ہیں۔

## احادیث کا مطلب

پہلی حدیث کا مطلب۔ حضرت ابراہیم حضور ﷺ کے مشابہ۔

حضرت جابرؓ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے معراج کی رات حضرت ابراہیم کو دیکھا تو وہ شکل و صورت میں میرے مشابہ تھے۔

دوسری حدیث کا مطلب۔ حضور ﷺ حضرت ابراہیم کے مشابہ

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے معراج کی رات حضرت ابراہیم کو دیکھا اور اولاد ابراہیم میں شکل و صورت میں میں ان کے مشابہ ہوں۔

تیسری حدیث کا مطلب۔ حضور ﷺ دعائے خلیل۔

حضرت امامہؓ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے آبا ابراہیم کی دعاؤں کا ثمرہ و نتیجہ ہوں۔

## حضرت ابراہیم کا نسب نامہ

ابراہیم (علیہ السلام) بن آذر بن ناحور بن سروج بن رعو بن فالح بن عابر بن ارفلشاد بن سام بن نوح (علیہ السلام) بن لامک بن متوشلح بن اوریس (علیہ السلام) بن یارو بن ملصل ایل بن قینان بن آنوش بن شیث (علیہ السلام) بن آدم (علیہ السلام)

## حضرت ابراہیم کی اپنے باپ کو توحید کی دعوت

حضرت ابراہیم نے توحید کی دعوت اپنے گھر سے شروع فرمائی اور اپنے باپ کو بڑے ہی بہترین و دلنشین انداز میں توحید کی دعوت دی۔  
سورۃ مریم میں ہے:

وَأذْكَرُ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ط إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ  
يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ۝  
يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ  
صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ط إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ  
لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ۝ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ  
الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أَمَرْتُكَ أَنْ تَعْبُدَ  
إِلَهًا غَيْرَ الَّذِي تَعْبُدُ يَا إِبْرَاهِيمُ ۚ لِمَنِ لَمْ تَنْتَهَ لِأَرْجَمَنَّكَ وَأَهْجُرَنَّكَ مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلِّمْ  
عَلَيْكَ ۚ سَأَسْتَغْفِرُكَ رَبِّي ط إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا  
تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُوا رَبِّي رَعْسَىٰ ۚ أَلَا أَكُونُ بِدُعَاءِ رَبِّي  
شَقِيًّا ۝ فَلَمَّا اعْتَزَلْتَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ  
وَيَعْقُوبَ ط وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا  
لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝

ترجمہ: اور ذکر کر کتاب میں ابراہیم کا بے شک تھا وہ سچا نبی۔ جب کہا اپنے باپ کو اے  
باپ میرے کیوں پوجتا ہے اس کو جو نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ کام آئے تیرے کچھ۔

اے باپ میرے مجھ کو آئی ہے خبر ایک چیز کی جو تجھ کو نہیں آئی، سو میری راہ چل دکھا دوں تجھ کو راہ سیدھی، اے باپ میرے مست پوج شیطان کو بے شک شیطان ہے رحمن کا نافرمان۔ اے باپ میرے میں ڈرتا ہوں کہیں آگے تجھ کو ایک آفت رحمان سے پھرتو ہو جائے شیطان کا ساتھی۔ وہ بولا کیا تو پھر اہوا ہے میرے معبودوں سے اے ابراہیم اگر تو باز نہ آئے گا تو تجھ کو سنگسار کرونگا، اور دور ہو جا میرے پاس سے ایک مدت۔ کہا تیری سلامتی رہے، میں گناہ بخشواؤں گا تیرا اپنے رب سے، بے شک وہ ہے مجھ پر مہربان۔ اور چھوڑتا ہوں تم کو اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا، اور میں بندگی کرونگا اپنے رب کی، امید ہے کہ نہ رہونگا اپنے رب کی بندگی کر کے محروم، پھر جب جدا ہوا ان سے اور جن کو وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا، بخشا ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب اور دونوں کو نبی کیا، اور دیا ہم نے ان کو اپنی رحمت سے اور کیا ان کے واسطے سچا بول اونچا۔

## حضرت ابراہیم کی اپنے باپ اور قوم کو توحید کی دعوت

حضرت ابراہیم نے بڑے ہی عجیب و غریب انداز میں اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو توحید کی دعوت ارشاد فرمائی۔

سورۃ انبیاء میں ہے: **وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَلِيمِينَ** ○ **إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عِشْقُونَ** ○ **قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عِبَادِينَ** ○ **قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ** ○ **قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللَّاعِينَ** ○ **قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَى**

ذَلِكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَتَاللَّهِ لَا كَيْدَنَ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوا  
 مُدْبِرِينَ ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذًا إِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ۝  
 قَالُوا مَنْ فَعَلَ هَذَا بِإِلَهِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ قَالُوا سَمِعْنَا فَتَى  
 يَذُكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ۝ قَالُوا فَاتُوا بِهِ عَلَى عَيْنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ  
 يَشْهَدُونَ ۝ قَالُوا أَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا بِإِلَهِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ قَالَ بَلْ  
 فَعَلَهُ قَوْمِي ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذًا فَسْتَلَوْهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ ۝ فَرَجَعُوا إِلَى  
 أَنْفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الظَّالِمُونَ ۝ ثُمَّ نَكَسُوا عَلَى رُءُوسِهِمْ ۝  
 لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا هُمْ بِمُتَّبِعُونَ ۝ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا  
 يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ۝ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فاعِلِينَ ۝  
 قُلْنَا يَنَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ ۝ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا  
 فَجَعَلْنَاهُمُ الْآخِسِرِينَ ۝ وَنَجَّيْنَاهُ وَلَوْطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا  
 لِلْعَالَمِينَ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ ۝ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۝ وَكُلًّا جَعَلْنَا  
 صَالِحِينَ ۝ وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ  
 الْخَيْرَاتِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَاةَ الزَّكَاةَ ۝ وَكَانُوا لَنَا عِبِيدِينَ ۝

ترجمہ: اور آگے دی تھی ہم نے ابراہیم کو اس کی نیک راہ اور ہم رکھتے ہیں اس کی خبر۔  
 جب کہا اس نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو یہ کیسی صورتیں ہیں جن پر تم مجاور بنے بیٹھے  
 ہو۔ بولے ہم نے پایا اپنے باپ داؤوں کو انہی کی پوجا کرتے۔ بولا مقرر رہے تم اور

تمہارے باپ دادے صریح گمراہی میں۔ بولے تو ہمارے پاس لایا ہے سچی بات یا تو کھلاڑیاں کرتا ہے۔ بولا نہیں، رب تمہارا وہی ہے رب آسمان اور زمین کا جس نے ان کو بنایا اور میں اسی بات کا قائل ہوں۔ اور قسم اللہ کی میں علاج کرونگا تمہارے بتوں کا جب تم جا چکو گے پیٹھ پھیر کر۔ پھر کر ڈالا انکو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک بڑا ان کا کہ شاید اس کی طرف رجوع کریں۔ کہنے لگے کس نے کیا یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ وہ تو کوئی بے انصاف ہے۔ وہ بولے ہم نے سنا ہے ایک جوان بتوں کو کچھ کہا کرتا ہے، اس کو کہتے ہیں ابراہیم۔ وہ بولے اس کو لے آؤ لوگوں کے سامنے شاید وہ دیکھیں۔ بولے کیا تو نے کیا ہے یہ ہمارے معبودوں کے ساتھ اے ابراہیم۔ بولا نہیں پر یہ کیا ہے ان کے اس بڑے نے۔ سو ان سے پوچھ لو اگر وہ بولتے ہیں۔ پھر سوچا اپنے جی میں پھر بولے لوگو تم ہی بے انصاف ہو۔ پھر اوندھے ہو گئے سر جھکا کر۔ تو تو جانتا ہے جیسا یہ بولتے ہیں۔ بولا کیا پھر تم پوجتے ہو اللہ کے سوا ایسے کو جو تمہارا کچھ بھلا کرے نہ بُرا۔ بیزار ہوں میں تم سے اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کیا تم کو سمجھ نہیں۔ بولے اس کو جلاؤ اور مدد کرو اپنے معبودوں کی اگر کچھ کرتے ہو۔ ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور آرام دہ ابراہیم پر۔ اور چاہنے لگے اس کا برا پھر انہی کو ہم نے ڈالا نقصان میں اور بچا نکالا ہم نے اس کو اور لوط کو اس زمین کی طرف جس میں برکت رکھی ہم نے جہان کے واسطے۔ اور بخشا ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب دیا انعام میں اور سب کو نیک بخت کیا۔ اور ان کو کیا ہم نے پیشوا راہ بتلاتے تھے ہمارے حکم سے، اور کہلا بھیجا ہم نے ان کو کرتا نیکیوں کا اور قائم رکھنی نماز اور دینی زکوٰۃ اور وہ تھے ہماری بندگی میں لگے ہوئے۔



## حضرت ابراہیم اور تین عجیب باتیں

صحیح احادیث میں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

ان ابراہیم علیہ السلام لم یکذب غیر ثلاث (متفق علیہ)  
یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ بجز تین جگہوں کے پھر ان  
تینوں کی تفصیل اسی حدیث میں اس طرح بیان فرمائی کہ ان میں سے دو جھوٹ تو  
خالص اللہ کے لئے بولے گئے ایک یہی جو اس آیت میں بل فعلہ کبیر ہم  
فرمایا ہے، دوسرا عید کے روز برادری سے یہ عذر کرنا کہ انی سقیم میں بیمار ہوں اور  
تیسرا (اپنی زوجہ کی حفاظت کیلئے بولا گیا) وہ یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اہلیہ  
محترمہ حضرت سارہ کیساتھ سفر میں تھے کہ ایک ایسی بستی پر گزر رہا تھا جہاں کارمیس ظالم  
بدکار تھا۔ جب کسی شخص کیساتھ اسکی بیوی کو دیکھتا تو بیوی کو پکڑ لیتا اور اس سے بدکاری  
کرتا، مگر یہ معاملہ اس صورت میں نہ کرتا تھا جبکہ کوئی بیٹی اپنے باپ کے ساتھ یا بہن  
اپنے بھائی کیساتھ ہو، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس بستی میں مع اہلیہ کے پہنچنے کی  
مخبری اس ظالم بدکار کے سامنے کر دی گئی تو اس نے حضرت سارہ کو گرفتار کر کے بلوایا،  
پکڑنے والوں نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ عورت رشتہ میں تم سے کیا تعلق  
رکھتی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے ظالم کے خوف سے بچنے کیلئے یہ فرمادیا کہ یہ میری  
بہن ہے (یہی وہ چیز ہے جس کو حدیث میں تیسرے جھوٹ سے تعبیر کیا گیا ہے) مگر  
اس کے باوجود وہ پکڑ لئے گئے اور ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کو بھی بتلا دیا کہ  
میں نے تم کو اپنی بہن کہا ہے۔ تم بھی اس کے خلاف نہ کہنا اور وجہ یہ ہے کہ اسلامی رشتہ

سے تم میری بہن ہو کیونکہ اس وقت اس زمین میں ہم دو ہی مسلمان ہیں اور اسلامی اخوت کا تعلق رکھتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کو مقابلے پر قدرت نہ تھی، اللہ کے سامنے الحاح و زاری کے لئے نماز پڑھنا شروع کر دیا حضرت سارہ اس کے پاس پہنچی یہ ظالم بری نیت سے ان کی طرف بڑھا تو قدرت نے اس کو اپنا بیچ و معذور کر دیا اس پر اس نے حضرت سارہ سے درخواست کی کہ تم دعا کرو کہ میری یہ معذوری دور ہو جائے۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا، ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو صحیح سالم کر دیا۔ مگر اس نے عہد شکنی کی اور پھر بری نیت سے ان پر ہاتھ ڈالنا چاہا۔ پھر اللہ نے اس کیساتھ وہی معاملہ کیا اسی طرح تین مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا تو اس نے حضرت سارہ کو واپس کر دیا۔

اس حدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف تین جھوٹ کی نسبت صراحت کی گئی ہے جو شان نبوت و عصمت کے خلاف ہے۔ مگر اس کا جواب خود اسی حدیث کے اندر موجود ہے وہ یہ کہ دراصل ان میں سے ایک بھی حقیقی معنی میں جھوٹ نہ تھا یہ تو یہ تھا جو ظلم سے بچنے کیلئے جائز و حلال ہوتا ہے۔ وہ جھوٹ کے حکم میں نہیں ہوتا۔ اس کی دلیل خود حدیث مذکور میں یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ سے کہا تھا کہ میں نے تمہیں اپنی بہن بتلایا ہے تم سے پوچھا جائے تو تم بھی مجھے بھائی بتلاتا اور بہن کہنے کی وجہ بھی ان کو بتلا دی کہ دونوں اسلامی برادری کے اعتبار سے بہن بھائی ہیں اسی کا نام تو یہ ہے کہ الفاظ ایسے بولے جائیں جن کے دو مفہوم ہو سکیں، سننے والا اس سے ایک مفہوم سمجھے اور بولنے والے کی نیت دوسرے مفہوم کی ہو اور ظلم سے بچنے کیلئے یہ تدبیر تو یہ کی باتفاق فقہاء جائز ہے یہ شیعوں کے تقیہ سے بالکل

مختلف چیز ہے، تفسیر میں صریح جھوٹ بولا جاتا ہے اور اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے تو یہ میں صریح جھوٹ نہیں ہوتا بلکہ جس معنی سے متکلم بول رہا ہے وہ بالکل صحیح اور سچ ہوتے ہیں جیسے اسلامی برادری کے لحاظ سے بھائی بہن ہونا، یہ وجہ تو خود حدیث مذکور کے الفاظ میں صراحتاً مذکور ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ درحقیقت کذب نہ تھا۔ بلکہ ایک تو یہ تھا، ٹھیک اسی طرح کی توجیہ پہلے دونوں کلاموں میں ہو سکتی ہے۔ بل فعلہ کبیرہم کی توجیہ بھی اوپر لکھی گئی ہے کہ اس میں بطور اسناد مجازی اس فعل کو بڑے بت کی طرف منسوب کیا ہے اسی طرح انسی سقیم کا لفظ ہے کیونکہ سقیم لفظ جس طرح ظاہری طور پر بیمار کے معنی میں آتا ہے اسی طرح رنجیدہ و غمگین اور مضحمل ہونے کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے اسی دوسرے معنی کے لحاظ سے انسی سقیم فرمایا تھا مخاہم میں نے اس کو بیماری کے معنی میں سمجھا اور اسی حدیث میں جو یہ الفاظ آئے ہیں کہ ان تین کذبات میں دو اللہ کی ذات کے لئے تھے یہ خود قرینہ قویہ اس کا ہے کہ یہ کوئی گناہ کا کام نہ تھا۔ ورنہ گناہ کا کام اللہ کیلئے کرنے کا کوئی مطلب ہی نہیں ہو سکتا اور گناہ کا کام نہ ہونا جیسا ہو سکتا ہے جبکہ وہ حقیقتاً کذب نہ ہو بلکہ ایسا کلام ہو جس کے دو معنی ہو سکتے ہوں ایک کذب ہو اور دوسرا صحیح ہو۔

سورۃ الشعراء میں ہے: **وَآتَىٰ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ۝ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَنْظِلُّ لَهَا عُكْفِينَ ۝ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُم إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنْفَعُونَكُم أَوْ يَضُرُّونَ ۝ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ**

تَعْبُدُونَ ۝ أَنْتُمْ وَأَبَاءُكُمْ الْأَقْدَمُونَ ۝ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ  
 الْعَالَمِينَ ۝ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي  
 وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ  
 يُحْيِينِ ۝ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝ رَبِّ هَبْ  
 لِي حُكْمًا وَالْحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ ۝ وَأَجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي  
 الْآخِرِينَ ۝ وَأَجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَاعْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ  
 كَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا  
 بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ وَأَزَلَّ قَتِ الْجَنَّةُ  
 لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَبُرِزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَوِينَ ۝ وَقِيلَ لَهُمْ آيِنَمَا كُنْتُمْ  
 تَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۝ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ  
 يَنْتَصِرُونَ ۝ فَكُفِّبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۝ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ  
 أَجْمَعُونَ ۝ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۝ تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي  
 ضَلَلٍ مُبِينٍ ۝ إِذْ نَسَوْنَكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا  
 الْمُجْرِمُونَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝ قُلُوا أَنْ  
 لَنَا كَرَّةٌ فَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۝ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ  
 مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

ترجمہ: اور سنا دے ان کو خبر ابراہیم کی۔ جب کہا اپنے باپ کو اور اس کی قوم کو تم کس کو  
 پوجتے ہو۔ وہ بولے ہم پوجتے ہیں بتوں کو پھر سارے دن انہی کے پاس لگے بیٹھے

رہتے ہیں۔ کہا کچھ سنتے ہیں تمہارا کہا جب تم پکارتے ہو۔ یا کچھ بھلا کرتے ہیں تمہارا یا برا۔ بولے نہیں۔ پر ہم نے پایا اپنے باپ دادوں کو یہی کام کرتے۔ کہا بھلا دیکھتے ہو جن کو پوجتے رہے ہو۔ تم اور تمہارے باپ دادے اگلے۔ سو وہ میرے دشمن ہیں مگر جہان کارب۔ جس نے مجھ کو بنایا سو وہی مجھ کو راہ دکھلاتا ہے۔ اور وہ جو مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہوں تو وہی شفا دیتا ہے۔ اور وہ جو مجھ کو مارے گا پھر جلانے گا اور وہ جو مجھ کو توقع ہے کہ بخشے میری تقصیر انصاف کے دن۔ اے میرے رب دے مجھ کو حکم اور ملا مجھ کو نیکوں میں۔ اور رکھ میرا بول سچا پچھلوں میں۔ اور کر مجھ کو وارثوں میں نعمت کے باغ کے۔ اور معاف کر میرے باپ کو وہ تمہارا بھولے ہوؤں میں۔ اور رسوا نہ کر مجھ کو جس دن سب جی کر اٹھیں۔ جس دن نہ کام آئے کوئی مال اور نہ بیٹے۔ مگر جو کوئی آیا اللہ کے پاس لے کر دل اچھا۔ اور پاس لائیں بہشت کو واسطے ڈر والوں کے۔ اور نکالیں دوزخ کو سامنے بے راہوں کے۔ اور کہیں ان کو کہاں ہیں جن کو تم پوجتے تھے۔ اللہ کے سوا کیا کچھ مدد کرتے ہیں تمہاری یا بدلہ لے سکتے ہیں۔ پھر اوندھے ڈالیں اس میں ان کو اور سب بے راہوں کو اور ابلیس کے لشکر کو سبھوں کو۔ کہیں گے جب وہ وہاں باہم جھگڑنے لگیں۔ قسم اللہ کی ہم تھے صریح غلطی میں۔ جب ہم تم کو برابر کرتے پروردگار عالم کے، اور ہم کو راہ سے بہکایا سوان گناہگاروں نے۔ پھر کوئی نہیں ہماری سفارش کرنے والا۔ اور نہ کوئی دوست محبت کرنے والا۔ سو کسی طرح ہم کو پھر جانا ملے تو ہم ہوں ایمان والوں میں۔ اس بات میں نشانی ہے اور بہت لوگ ان میں نہیں ماننے والے۔ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا۔

سورة الصفات میں ہے: وَأَنَّ مِنْ شَيْعَتِهِ لِإِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ  
 سَلِيمٍ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝ أَنْفَكَا إِلَهَةٌ دُونَ اللَّهِ  
 تَرِيدُونَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝  
 فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ فَرَاغَ إِلَىٰ إِلَهَتِهِمْ فَقَالَ  
 أَلَا تَتَّكِلُونَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا  
 بِالْيَمِينِ ۝ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزُفُونَ ۝ قَالَ اتَّعَبِدُونَ مَا تَنْجِتُونَ ۝  
 وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي  
 الْجَحِيمِ ۝ فَارْتَوَاهُ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمْ الْآسَفِلِينَ ۝ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ  
 إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝

ترجمہ: اور اسی کی راہ والوں میں ہے ابراہیم۔ جب آیا اپنے رب کے پاس لے کر دل  
 صاف۔ جب کہا اپنے باپ کو اور اس کی قوم کو تم کیا پوجتے ہو۔ کیا جھوٹ بنائے ہوئے  
 معبودوں کو اللہ کے سوا چاہتے ہو۔ پھر کیا خیال کیا ہے تم نے پروردگار عالم کو۔ پھر نگاہ  
 کی ایک بارتاروں میں پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں، پھر پھر گئے وہ اس سے پیٹھ  
 دے کر۔ پھر جا گھسا ان کے بتوں میں پھر بولا تم کیوں نہیں کھاتے۔ تم کو کیا ہے کہ  
 نہیں بولتے۔ پھر گھسا ان پر مارتا ہوا داہنے ہاتھ سے۔ پھر لوگ آئے اس پر دوڑ کر  
 گھبراتے ہوئے۔ بولا کیوں پوجتے ہو جو آپ تراشتے ہو۔ اور اللہ نے بنایا تم کو اور جو  
 تم بناتے ہو۔ بولے بناؤ اس کے واسطے ایک عمارت پھر ڈالو اس کو آگ کے ڈھیر  
 میں۔ پھر چاہنے لگے اس پر بڑا داؤ کرنا پھر ہم نے ڈالا انہی کو نیچے۔ اور بولا میں جاتا

ہوں اپنے رب کی طرف وہ مجھ کو راہ دے گا۔

سورۃ زخرف میں ہے: **وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ۖ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ۖ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝**

ترجمہ: اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اس کی قوم کو، میں الگ ہوں ان چیزوں سے جن کو تم پوجتے ہو۔ مگر جس نے مجھ کو بنایا سو وہ مجھ کو راہ سجھائے گا۔ اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد میں تاکہ وہ رجوع کریں۔

### حضرت ابراہیم کی اپنی قوم کو توحید کی دعوت

حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی اور ظاہر ہے کہ اپنے خاندان اور اپنی قوم کو دعوت دینا آسان نہیں ہے۔ یہ انبیاء کا ہی کام ہے جنہوں نے ہر طرف توحید کے جھنڈے گاڑ دیے۔

سورۃ عنکبوت میں ہے: **وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۖ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۖ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۖ وَإِن تَكْذِبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ۝**

ترجمہ: اور ابراہیم جب کہا اس نے اپنی قوم کو بندگی کرو اللہ کی اور ڈرتے رہو اس سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ تم تو پوجتے ہو اللہ کے سوا ان بتوں کو اور بناتے ہو جھوٹی باتیں بے شک جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا۔ وہ مالک نہیں تمہاری روزی کے، سو تم ڈھونڈو اللہ کے یہاں روزی اور اس کی بندگی کرو اور اس کا حق مانو اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔ اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو جھٹلا چکے ہیں بہت فرتے تم سے پہلے، اور رسول کا ذمہ تو بس یہی ہے، پیغام پہنچا دینا کھول کر۔

### حضرت ابراہیم کا نمرود سے مناظرہ

حضرت ابراہیم کا نمرود سے اللہ کی ذات، وجود، قدرت اور عظمت کے بارے میں مباحثہ و مناظرہ ہوا، حضرت ابراہیم نے کہا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔ نمرود کہنے لگا کہ یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں۔ جس کو چاہوں قتل کر دوں اور جس کو چاہوں معاف کر دوں۔ تو حضرت ابراہیم نے جانا کہ یہ بیوقوف آدمی زندگی دینے اور موت دینے کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں ہے۔

اس لئے فرمایا کہ میرا اللہ ہر روز سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے تیرے اندر اگر ہمت، جرات اور طاقت ہے تو تو سورج کو مغرب سے طلوع کر کے دکھا قبلیت الذی کفر تو نمرود، مہبوت، مرعوب، حیرت زدہ اور لا جواب، ہو کر رہ گیا۔

جیسا کہ سورۃ بقرہ میں ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِي حَاجَّ اِبْرٰهِيْمَ فِي رِيْبِهٖ اَنْ اَتَهٗ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّي الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ لَا قَالَ اَنَا اَحْيٰى وَاُمِيتُ ط قَالَ اِيْرٰهْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يٰتِي بِالسَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ قٰتِ بِهَا



مِنَ الْمَغْرِبِ قَبِيهَاتِ الَّذِي كَفَرَط وَاللّٰهٖ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝  
 ترجمہ: کیا نہ دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے جھگڑا کیا ابراہیم سے اس کے رب کی  
 بابت اس وجہ سے کہ وہی تھی اللہ نے اس کو سلطنت، جب کہا ابراہیم نے میرا رب وہ  
 ہے۔ جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، وہ بولا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں، کہا ابراہیم نے  
 کہ بے شک اللہ تو لاتا ہے سورج کو مشرق سے اب تو لے آ اس کو مغرب کی طرف سے،  
 تب حیران رہ گیا وہ کافر اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا بے انصافوں کو۔

### حضرت ابراہیم کا مذہب

حضرت ابراہیم یہودی، نصرانی اور مشرک نہ تھے بلکہ حنیف اور مسلم و موحد تھے۔

سورۃ آل عمران میں ہے: يَاۤ اَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاجُّوْنَ فِیۡ اِبْرٰهِيْمَ وَمَا  
 اَنْزِلَتْ التَّوْرَةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ مَّ بَعْدِهٖ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ هَآءِتُمْ  
 هٰۤؤُلَآءِ حَآجِبْتُمْ فِیۡمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّوْنَ فِیۡمَا لَیْسَ لَكُمْ  
 بِهٖ عِلْمٌ ط وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمَ یَهُودِیًّا  
 وَلَا نَصْرَانِیًّا وَلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا ط وَمَا كَانَ مِنَ  
 الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ اَوْلٰی النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِیۡنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ  
 وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوْا ط وَاللّٰهُ وِلٰی الْمُؤْمِنِیۡنَ ۝

ترجمہ: اے اہل کتاب کیوں جھگڑتے ہو ابراہیم کی بابت، اور توراہ اور انجیل تو اتریں  
 اس کے بعد، کیا تم کو عقل نہیں۔ سنتے ہو تم لوگ جھگڑ چکے جس بات میں تم کو کچھ خبر تھی،  
 اب کیوں جھگڑتے ہو جس بات میں تم کو کچھ خبر نہیں، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں

جانتے۔ نہ تھا ابراہیم۔ یہودی نہ تھا نصرانی لیکن تھا حنیف یعنی سب جھوٹے مذہبوں سے  
 بیزار اور حکم بردار اور نہ تھا شرک۔ لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے ان کو تھی جو ساتھ  
 اسکے تھے، اور اس نبی کو اور جو ایمان لائے اس نبی پر، اور اللہ والی ہے مسلمانوں کا۔  
 سورۃ نساء میں ہے: وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ  
 مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۝  
 ترجمہ: اور اس سے بہتر کس کا دین ہوگا، جس نے پیشانی رکھی اللہ کے حکم پر، اور نیک  
 کاموں میں لگا ہوا ہے، اور چلا دین ابراہیم پر جو ایک ہی طرف کا تھا، اور اللہ نے بنا لیا  
 ابراہیم کو خالص دوست۔

### حضرت ابراہیم کی وصیت

حضرت ابراہیم اپنی اولاد کو مرتے دم تک مومن و مسلم رہنے کی وصیت کر گئے۔  
 سورۃ بقرہ میں ہے: وَمَنْ يَرْغَبْ عَنِ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ  
 وَلَقَدْ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ إِذْ قَالَ  
 لَهُ رَبِّي أَسْلِمَ لَأَقَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ  
 بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ طِيبُنِي إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا  
 وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝

ترجمہ: اور کون ہے جو پھرے ابراہیم کے مذہب سے مگر وہی کہ جس نے احمق بنا لیا  
 اپنے آپ کو، اور بے شک ہم نے ان کو منتخب کیا دنیا میں اور وہ آخرت میں نیکوں میں  
 ہیں۔ یاد کرو جب اس کو کہا اس کے رب نے کہ حکم برداری کر تو بولا کہ میں حکم بردار ہوں

تمام عالم کے پروردگار کا۔ اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوب بھی، کہ اے بیٹو بے شک اللہ نے جن کو دیا ہے تم کو دین، سو تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

### حضرت ابراہیم کا حیات بعد المماتہ کا مشاہدہ

حضرت ابراہیم نے اللہ رب العزت سے موت کے بعد زندگی کے مشاہدہ کی درخواست کی۔ جسے اللہ رب العزت نے قبول کر لیا۔ اور حضرت ابراہیم کو حیات بعد المماتہ کا عجیب و غریب مشاہدہ کرایا۔

سورہ بقرہ میں ہے: **وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ط قَالَ أُولَٰئِمُتُؤْمِنٌ ط قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ط قَالَ فَاخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا مِّمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ط وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝**

ترجمہ: اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اے پروردگار میرے دکھلا دے مجھ کو کیونکر زندہ کرے گا تو مردے، فرمایا کیا تو نے یقین نہیں کیا، کہا کیوں نہیں، لیکن اس واسطے کہ چاہتا ہوں کہ تسکین ہو جاوے میرے دل کو، فرمایا تو پکڑ لے چار جانور اڑنے والے، پھر ان کو ہلا لے اپنے ساتھ، رکھ دے ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا، پھر ان کو بلا، پھر چلے آویں گے تیرے پاس دوڑتے ہوئے اور جان لے کہ بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا۔

## حضرت ابراہیم اور تعمیر بیت اللہ

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے اللہ کا گھر تعمیر کیا۔

سورہ بقرہ میں ہے: **وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ط وَعِهْدَنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ٥**

ترجمہ: اور جب مقرر کیا ہم نے خانہ کعبہ کو اجتماع کی جگہ لوگوں کے واسطے اور جگہ امن کی اور بناؤ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ اور حکم کیا ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو کہ پاک کر رکھو میرے گھر کو واسطے طواف کرنے والوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے۔

سورہ آل عمران میں ہے۔ **إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِّلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبْرَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ٥ فِيهِ آيَاتٌ مَّ بَيِّنَاتٍ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ٥**

ترجمہ: بے شک سب سے پہلا گھر جو مقرر ہوا لوگوں کے واسطے یہی ہے جو مکہ میں ہے بڑکت والا اور ہدایت جہان کے لوگوں کو۔ اس میں نشانیاں ہیں ظاہر جیسے مقام ابراہیم اور جو اس کے اندر آیا اس کو امن ملا اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا جو شخص قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راہ چلنے کی اور جو نہ مانے تو پھر اللہ پر واہ نہیں رکھتا جہان کے لوگوں کی۔

سورۃ حج میں ہے: **وَإِذْ بَنَوْنَا لِابْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝**

ترجمہ: اور جب ٹھیک کر دی ہم نے ابراہیم کو جگہ اس گھر کی کہ شریک نہ کرنا میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنے والوں کے واسطے اور کھڑے رہنے والوں کے اور رکوع و سجدہ والوں کے۔ اور پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آئیں تیری طرف پیروں چل کر اور سوار ہو کر دبلے دبلے اونٹوں پر چلے آئیں راہوں دور سے۔

### حضرت اسحاق کی خوشخبری

اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو بطور انعام کے بڑھاپے میں حضرت اسحاق جیسا بیٹا عطا فرمایا۔

سورۃ ہود میں ہے: **وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ۝ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تُصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَسَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ لَا مِمِّنْ وَرَأَىٰ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ۝ قَالَتْ يَوِيلَتِي ءَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ۝ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحِمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۖ إِنَّهُ حَمِيدٌ**

مَجِيدٌ ۝ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبَشْرٰى يُجَادِلُنَا  
فِي قَوْمِ لُوْطٍ ۝ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝ يٰ اِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ  
عَنْ هٰذَا ۙ اِنَّهٗ قَدْ جَاءَ اَمْرٌ رِّبِّكَ ۙ وَاَنْهٰهُمْ اَنْ يَّهْتَبُوْا عَذَابَ غَيْرِ  
مَرْدُوْدٍ ۝

ترجمہ: اور البتہ آچکے ہیں ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر، بولے  
سلام وہ بولا سلام ہے، پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک پھڑا تلا ہوا۔ پھر جب دیکھا ان کے  
ہاتھ نہیں آتے کھانے پر، تو کھٹکا اور دل میں ان سے ڈرا وہ بولے مت ڈر ہم بھیجے  
ہوئے آئے ہیں طرف قوم لوط کی۔ اور اس کی عورت کھڑی تھی تب وہ ہنس پڑی پھر ہم  
نے خوشخبری دی اس کو اسحق کے پیدا ہونے کی اور اسحق کے پیچھے یعقوب کی۔ بولی اسے  
خرابی کیا میں بچہ جنوں گی، اور میں بڑھیا ہوں، اور یہ خاوند میرا ہے بوڑھا، یہ تو ایک  
عجیب بات ہے، وہ بولے کیا تو تعجب کرتی ہے اللہ کے حکم سے، اللہ کی رحمت ہے اور  
برکتیں تم پر اے گھر والو، تحقیق اللہ ہے تعریف کیا گیا بڑائیوں والا۔ پھر جب جاتا رہا  
ابراہیم سے ڈرا اور آئی اس کو خوشخبری، جھگڑنے لگا، ہم سے قوم لوط کے حق میں۔ البتہ  
ابراہیم تحمل والا نرم دل ہے رجوع کرنے والا۔ اے ابراہیم چھوڑ یہ خیال، وہ تو آچکا حکم  
تیرے رب کا اور ان پر آتا ہے عذاب جو لوٹا یا نہیں جاتا۔

سورة الحجر میں ہے: وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا  
سَلٰمًا قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ  
عَلِيْمٍ ۝ قَالَ اَبْسُرْتُمْوْنِيْ عَلٰى اَنْ مَّسْنِي الْكِبْرُ فِيمَ تَبَشِّرُوْنَ ۝

قَالُوا بَشْرُكَ بِالْحَقِّ فَلَاتُكُنْ مِنَ الْقَنِطِينِ ۝ قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ۝ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ۝ إِلَّا آلَ لُوطٍ ط إِنَّا لَمُنَجِّوهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَرْنَا إِنَّا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ۝

ترجمہ: اور حال سنا دے ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا، جب چلے آئے اس کے گھر میں اور بولے سلام، وہ بولا ہم کو تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ بولے ڈر مت ہم تجھ کو خوشخبری سناتے ہیں ایک ہوشیار لڑکے کی۔ بولا کیا خوشخبری سناتے ہو مجھ کو جب پہنچ چکا مجھ کو بڑھاپا۔ اب کا ہے پر خوشخبری سناتے ہو۔ بولے ہم نے تجھ کو خوشخبری سنائی تھی، سو مت ہو تو نا امیدوں میں۔ بولا اور کون آس توڑ لے اپنے رب کی رحمت سے مگر جو گمراہ ہیں۔ بولا پھر کیا مہم ہے تمہاری اے اللہ کے بھیجے ہوؤ۔ بولے ہم بھیجے ہوئے آئے ہیں ایک قوم گناہگار پر۔ مگر لوط کے گھر والے ہم ان کو بچالیں گے سب کو۔ مگر ایک اس کی عورت ہم نے ٹھہرا لیا وہ ہے رہ جانے والوں میں۔

### حضرت اسماعیل کی خوشخبری

اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ کو بطور انعام کے بڑھاپے میں حضرت اسماعیل جیسا بیٹا عطا فرمایا۔

سورۃ الصافات میں ہے: رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ فَبَشِّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنَؤُا نِي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ط قَالَ يَا بَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن

شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَادَيْنَاهُ  
 أَنْ يَا بُرْهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقَتِ الرُّءْيَا يَا إِبْرَاهِيمُ كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ  
 ۝ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ وَقَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكْنَا  
 عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ۝ كَذَلِكَ نَجْزِي  
 الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ  
 الصَّالِحِينَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَى إِسْحَاقَ ط وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ  
 ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ ۝

ترجمہ: اے رب بخش مجھ کو کوئی نیک بیٹا۔ پھر خوشخبری دی ہم نے اس کو ایک لڑکے کی  
 جو ہوگا نیک والا، پھر جب پہنچا اسکے ساتھ دوڑنے کو کہا اے بیٹے میں دیکھتا ہوں خواب  
 میں کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں پھر دیکھ تو تو کیا دیکھتا ہے، بولا اے باپ کر ڈال جو تجھ کو ظلم  
 ہوتا ہے، تو مجھ کو پائے گا اگر اللہ نے چاہا سہارنے والا۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور  
 پچھاڑا اس کو ماتھے کے بل۔ اور ہم نے اس کو پکارا یوں، کہ اے ابراہیم۔ تو نے سچ کر  
 دکھایا خواب، ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو۔ بے شک یہی ہے صریح  
 جانچنا۔ اور اس کا بدلہ دیا ہم نے ایک جانور ذبح کرنے کی واسطے بڑا اور باقی رکھا ہم  
 نے اس پر پھلے لوگوں میں کہ۔ سلام ہے ابراہیم پر۔ ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے  
 والوں کو۔ وہ ہے ہمارے ایماندار بندوں میں۔ اور خوشخبری دی ہم نے اس کو اسحق کی  
 جو نبی ہوگا نیک بختوں میں۔ اور برکت دی ہم نے اس پر اور اسحق پر، اور دونوں کی  
 اولاد میں نیکی والے ہیں اور بدکار بھی ہیں اپنے حق میں صریح۔



## حضرت ابراہیم کی اپنے والد کیلئے دعا

مشرک کے لئے موحد اعظم حضرت ابراہیم کی دعا بھی قابل قبول نہیں ہے۔

جیسا کہ سورۃ توبہ میں ہے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا  
لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ  
الْجَحِيمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَمَّا آتَاهُ  
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ط إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ۝

ترجمہ: لائق نہیں نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں مشرکوں کی اور اگرچہ وہ ہوں  
قربت والے جبکہ کھل چکا ان پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔ اور بخشش مانگنا ابراہیم کا  
اپنے باپ کے واسطے سونہ تھا مگر وعدہ کے سبب کہ وعدہ کر چکا تھا اس سے، پھر جب کھل  
گیا ابراہیم پر کہ وہ دشمن ہے اللہ کا تو اس سے بیزار ہو گیا، بیشک ابراہیم بڑا نرم دل تھا  
تحمل کرنے والا۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

حضرت ابراہیم کی حسین و دلنشین دعائیں قرآن مجید میں جا بجا بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔  
سورۃ بقرہ میں ہے: وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ  
أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط قَالَ وَمَنْ  
كَفَرَ فَأَمَتَّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ط وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝  
وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ  
ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۝ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۝ إِنَّكَ  
أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا وَأَبْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ  
آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۝ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ ۝

ترجمہ: اور جب کہا ابراہیم نے اے میرے رب بنا اس کو شہرا من کا اور روزی دے اس  
کے رہنے والوں کو میرے جو کوئی ان میں سے ایمان لاوے اللہ پر اور قیامت کے دن  
پر فرمایا اور جو کفر کریں اس کو بھی نفع پہنچاؤ گا تھوڑے دنوں پھر اس کو جبر ایلان کا دوزخ  
کے عذاب میں اور وہ بری جگہ ہے رہنے کی۔ اور یاد کر جب اٹھاتے تھے ابراہیم  
بنیادیں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل اور دعا کرتے تھے اے پروردگار ہمارے قبول کر ہم  
سے بے شک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا۔ اے پروردگار ہمارے اور کر ہم کو حکم بردار  
اپنا اور ہماری اولاد میں بھی کر ایک جماعت فرمانبردار اپنی اور بتلا ہم کو قاعدے حج  
کرنے کے اور ہم کو معاف کر بیشک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ اے  
پروردگار ہمارے اور بھیج ان میں سے ایک رسول انہی میں سے کہ پڑھے ان پر تیری  
آیتیں اور سکھلاوے ان کو تیری کتاب اور حکمت کی باتیں اور پاک کرے ان کو بے  
شک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا۔

سورۃ ابراہیم میں ہے: وَأَذَقْنَا إِبْرَاهِيمَ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا  
وَأَجْنِبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُمْ أَضَلُّنَا كَثِيرًا مِنْ

النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعْنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۚ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ  
 رَّحِيمٌ ۝ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ  
 بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ لِأَرَبِّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْنِدَةً مِنَ النَّاسِ  
 تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ  
 تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نَعْلُنُ ط وَمَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي  
 الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ  
 إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ط إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ  
 الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ذُرِّيَّتِي ذُرِّيَّتِي وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ  
 وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝

ترجمہ: اور جس وقت کہا ابراہیم نے اے رب کر دے اس شہر کو امن والا اور دور رکھ مجھ کو  
 اور میری اولاد کو اس بات سے کہ ہم پوجیں بتوں کو۔ اے رب انہوں نے گمراہ کیا بہت  
 لوگوں کو سو جس نے پیروی کی میری سو وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا سو تو  
 بخشنے والا مہربان ہے۔ اے رب میں نے بسایا ہے اپنی اولاد کو میدان میں کہ  
 جہاں کھیتی نہیں تیرے محترم گھر کے پاس اے رب ہمارے تاکہ قائم رکھیں نماز کو سو رکھ  
 بعض لوگوں کے دل کہ نائل ہوں ان کی طرف اور روزی دے ان کو میووں سے شاید وہ  
 شکر کریں۔ اے رب ہمارے تو تو جانتا ہے جو کچھ ہم کرتے ہیں چھپا کر اور جو کچھ  
 کرتے ہیں دکھا کر اور مخفی نہیں اللہ پر کوئی چیز زمین میں نہ آسمان میں۔ شکر ہے اللہ کا  
 جس نے بخشا مجھ کو اتنی بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بے شک میرا رب سنتا ہے دعا کو

اے رب میرے کر مجھ کو کہ قائم رکھوں نماز اور میری اولاد میں سے بھی اے رب میرے اور قبول کر میری دعا۔ اے ہمارے رب بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب۔

### حضرت ابراہیم۔ اسوۂ حسنہ

اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم کو اسوۂ حسنہ یعنی بہترین اور عمدہ نمونہ قرار دیا۔ سورۃ ممتحنہ میں ہے: **سَقَدَ كَانَتْ لَكُمْ اُسُوَةٌ حَسَنَةٌ فِي اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اِذْ قَالُوْا الْقَوْمِيْهِمْ اِنَّا بَرّٰوْا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ اَبَدًا حَتّٰى تُوْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحَدِّهٖ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لَإِيْبِهٖ لَاسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ طَرَبْنَا عَلٰيكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اٰتَيْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۝ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسُوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوْا اللّٰهَ وَاَلْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝**

ترجمہ: تم کو چال چلنی چاہئے اچھی ابراہیم کی اور جو اس کے ساتھ تھے، جب انہوں نے کہا اپنی قوم کو ہم الگ ہیں تم سے اور ان سے کہ جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا، ہم منکر ہوئے تم سے اور ظاہر ہوئی ہم میں اور تم میں دشمنی اور پیر، ہمیشہ کو، یہاں تک کہ تم یقین لاء اللہ کیلئے پر، مگر ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کو کہ میں مانگوں گا معافی تیرے لئے

اور الگ نہیں میں تیرے نفع کا اللہ کے ہاتھ سے کسی چیز کا، اے رب ہمارے ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری طرف ہے سب کو پھر آنا۔ اے رب ہمارے مت جانچ ہم پر کافروں کو اور ہم کو معاف کر اے رب ہمارے تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔ البتہ تم کو بھلی چال چلنی چاہئے ان کی جو کوئی امید رکھتا، واللہ کی اور آخرت کے دن کی، اور جو کوئی منہ پھیرے تو اللہ وہی ہے بے پروا سب تعریفوں والا۔

### حضرت ابراہیم علیہ السلام کے امتحانات

سورۃ بقرہ میں ہے: **وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۗ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۗ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۗ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝**

ترجمہ: اور جب آزمایا ابراہیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں، پھر اس نے وہ پوری کیں، تب فرمایا، میں تجھ کو کروں گا سب لوگوں کا پیشوا، بولا اور میری اولاد میں سے بھی، فرمایا نہیں پہنچے گا میرا وعدہ ظالموں کو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ رب العزت نے بہت سے امتحان لئے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام امتحانات میں کامیاب ہو گئے۔ تو پھر اللہ رب العزت نے انہیں خلیل اللہ کا لقب عطا فرمایا اور دنیا والوں کے لئے اعلان کر دیا کہ لوگو! تمہارے بھی دنیا میں یار دوست ہوتے ہیں۔ میرا بھی دنیا میں ایک یار اور دوست ہے جس نے میرے یار اور دوست کو دیکھنا ہو تو وہ میرے ابراہیم خلیل اللہ کو دیکھ لے!

## پہلا امتحان۔ توحید کا اعلان

اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو..... ایک بُت گر.....  
 بُت پرست..... بُت فروش..... آذر کے گھر پیدا کیا کہ دکھوں میرا ابراہیم  
 اپنے باپ کی پیروی کرتا ہے یا اپنے رب کی توحید کا اعلان کرتا ہے۔  
 اور پھر چشم فلک نے وہ منظر دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے  
 معبودان باطلہ۔ سورج۔ چاند۔ ستارے۔ بُت اور نمرود۔ کی خدائی کو ٹھکرا کر اپنے  
 رب کی توحید کا اعلان کر دیا!

## دوسرا امتحان۔ قوم کو توحید کی دعوت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے حکم ملا کہ اپنے ماں باپ کو، اپنی قوم کو  
 اور وقت کے جابر و ظالم بادشاہ نمرود کو۔ توحید کی دعوت دو۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 نے اپنی ساری قوم کو توحید کا سبق سنایا اور یہاں تک کہ نمرود کے دربار میں بھی اللہ کے  
 خلیل نے اللہ کی توحید کا نعرہ مستانہ بلند کر دیا۔

## تیسرا امتحان۔ بتوں کی تباہی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ معبودان باطلہ، پتھر کے خداؤں، کی تردید صرف  
 زبان اور دلائل سے ہی نہ ہو بلکہ ان کی تواضع، اور خیر خیر ہاتھوں سے بھی ہونی چاہئے  
 تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ جو اپنے وجود کی حفاظت نہ کر سکیں وہ خدا کہلائے جانے  
 کے بھی حقدار نہیں!۔

قرآن کہتا ہے۔

”فَجَعَلَهُمْ جُودًا إِلاَّ كَثِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ“

ترجمہ: پھر کر ڈالا ان کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک ان کا بڑا شاید کہ اس کی طرف رجوع کریں۔

تب حضرت ابراہیم علیہ السلام قوم کے تیار کردہ رب باڑے میں داخل ہوئے اور قوم کے بتوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ کسی کا سر توڑا، کسی کی آنکھ پھوڑی، کسی کا ہاتھ توڑا، کسی کی ٹانگ توڑی، اور قوم کے اربابان باطلہ کا وہ حشر کیا کہ پوری قوم بیک زبان چیخ اٹھی۔

”مَنْ فَعَلَ هَذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ“

ترجمہ: کس نے کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام وہ تو کوئی بے انصاف ہے۔

ارے جس نے ہمارے خداؤں کا یہ حشر کیا ہے اس نے زیادتی کی ہے۔

## چوتھا امتحان۔ ناریمرود میں رہائش

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ اور اپنے بتوں کی توہین کی وجہ سے نمرود آگ بگولہ اور مشتعل ہو گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ آگ میں جلانے کا ارادہ کر لیا۔ ایک ماہ تک لکڑیاں جمع کرنے کے بعد آگ بھڑکانی گئی اور ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔

فرشتوں نے اللہ سے اجازت لی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کیلئے پہنچ گئے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان کر دیا کہ اے ملائکہ مجھے تمہاری امداد اور تعاون کی ضرورت نہیں ہے!

آج تو بس خلیل جانے اور اس کا رب جلیل جانے!

اگر دوستی بلا واسطہ ہے تو مدد بھی بلا واسطہ کرنی ہوگی۔

اگر دوستی کسی واسطے کی محتاج نہیں تو تعاون بھی کسی واسطے کا محتاج نہیں۔ تب یار نے یاری یوں نبھائی... اور دوست نے دوست کی آرزو اور خواہش کو یوں پورا کیا.....

کہ آگ کو..... ڈائریکٹ، بلا واسطہ حکم صادر فرمایا۔

”يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ“

ترجمہ: اے آگ تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔

پھر یار نے نار کو یار پر گلزار کر دیا۔

اور ابراہیم علیہ السلام کہا کرتے تھے کہ میری زندگی کے سب سے حسین و

بہترین وہی سات دن تھے جو میں نے یار کو راضی کرنے کیلئے نمرود کی آگ میں

گزارے تھے۔ کیونکہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ رب العزت کے مہمان تھے۔

## پانچواں امتحان۔ ملک شام کی طرف ہجرت

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم کو دعوت دیتے دیتے تھک گئے اور

اپنی قوم سے مایوس ہو گئے تو اللہ رب العزت نے آپ کو ہجرت کا حکم دیا کہ آپ ارض

عراق کو چھوڑ کر ارض شام چلے جائیں۔ تب آپ نے اپنے ملک اور وطن کو چھوڑا اور

اپنے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام اور اپنی چچا زاد بہن حضرت سارہ کو ساتھ لے کر مصر

سے ہوتے ہوئے ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور آپ کی قوم میں سے صرف

یہی دو افراد آپ پر ایمان لائے تھے۔



## چھٹا امتحان۔ ہاجرہ اور اسماعیل جنگل میں

حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ کی جوانی گزر گئی۔ بڑھاپے کی دہلیز کو پہنچ گئے لیکن اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔

ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام موج میں آگئے اور نہایت عاجزی و انکساری سے اپنے رب العالمین سے درخواست کی۔

”رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ“

ترجمہ: اے میرے پروردگار مجھے صالح بیٹا عطا فرما دیں۔

پروردگار نے وعاقبول کی اور ان الفاظ میں بیٹے کی منظوری دی۔

”فَبَشِّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ“

ترجمہ: ہم آپ کو حوصلہ مند فرزند کی خوشخبری دیتے ہیں۔

مانگا تھا صالح بیٹا اور عطا کیا حلیم بیٹا۔

کیونکہ پروردگار کو معلوم تھا کہ فرزند ابراہیم نے جس طرح عشق و محبت اور آزمائش و امتحان کے مرحلوں سے گزرنا ہے اور سرخرو ہونا ہے اس کیلئے صالح ہونے کیساتھ حلیم ہونا بھی از حد ضروری ہے۔

اللہ رب العزت نے بیٹا عطا کیا اور ساتھ ہی حکم دے دیا کہ اپنی بیوی اور بچے کو وادی غیر ذی زرع، جنگل بیابان میں چھوڑ آئیں۔ جہاں نہ انسان ہو..... نہ حیوان..... نہ چرند..... نہ پرند..... نہ مکان ہو نہ آبادی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیوی اور بچے کو اونٹنی پر سوار کیا ایک تھیلی

کھجور، ایک مشکیزہ پانی کا، ان کے حوالے کیا اور جنگل بیابان میں چھوڑ کر واپس پلٹے گئے کہ حضرت ہاجرہ نے حضرت ابراہیم کا دامن پکڑ لیا اور کہنے لگیں۔

اے ابراہیم اس ویرانہ میں ہمیں چھوڑ کر آپ کہاں جا رہے ہیں۔ چلیں میرا خیال نہ کریں لیکن اس معصوم بچے کا تو خیال کریں۔ جو بڑھاپے میں آپ کی دعاؤں کا شکر ہے۔

اے ابراہیم! آپ اتنے سنگ دل اور بے وفاتو نہ تھے! آج آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھادی اور کہا کہ اے ہاجرہ میں تمہیں اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اپنے رب کی مرضی سے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب حضرت ہاجرہ نے یہ سنا تو فوراً..... دامن خلیل کو چھوڑ کر دامن جلیل کو پکڑ لیا..... اور کہا اے ابراہیم اب مجھے کوئی خوف و خطرہ نہیں جو پروردگار آپ کی نافرود میں حفاظت کر سکتا ہے وہ اس جنگل بیابان میں میری اور میرے بچے کی بھی حفاظت کر سکتا ہے۔

یہ ایک عجیب منظر تھا..... یہ ایک عجیب امتحان تھا..... ہر طرف خاموشی اور سناٹا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام اپنی پیاری بیوی اور پیارے بچے کو اللہ کے حکم سے خاموش جنگل میں، خاموشی کیساتھ، چھوڑ کر واپس روانہ ہو گئے، دور جا کر واپس پلٹ کر دیکھا تاحہ نظر ویرانی اور ویران جنگل نظر آیا۔ ہاجرہ اور اسماعیل کی پیاری صورت نظر نہ آئی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے، کلیجہ پھٹنے لگا۔ تب حضرت ابراہیم نے درد و سوز میں ڈوبی ہوئی ایسی رقت آمیز دعا مانگی کہ عرش و فرش بھی ہل کر رہ گئے۔

قرآن کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا۔

”رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ  
الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي  
إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ“

ترجمہ: اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو ایک میدان میں بسایا ہے جہاں کھیتی  
نہیں ہوتی تیرے محترم گھر کے نزدیک۔ اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں،  
آپ بعض لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دیجئے اور انہیں پھلوں میں سے رزق  
عطا کیجئے تاکہ وہ شکر ادا کریں۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ہی اثر ہے کہ آج دنیا بھر کے دل اور  
دنیا بھر کے پھل سر زمین مقدس کی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں۔

## ساتواں امتحان۔ قربانی کی ابتداء

ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح  
کر رہا ہوں اور انبیاء کا خواب سچ ہوتا ہے۔ وحی الہی ہوتا ہے..... امر الہی ہوتا ہے۔  
اس لئے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اپنا خواب بتایا اور ان کی رائے  
پوچھی تو صالح، صابر، اور حلیم بیٹے نے جواب دیا۔

اے ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ اس پر عمل کیجئے آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے  
والوں میں سے پائیں گے!  
قرآن کہتا ہے۔

قَلَمًا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنَى اِنِّى اَرى فِى الْمَنَامِ اِنِّى اَذْبَحُكَ  
فَانظُرْ مَاذَا تَرى قَالَ يَابَتِ اَفْعَلْ مَا تَوْمَرُ سَتَجِدُنِى اِنْشَاءً لِّلّٰهِ مِنْ  
الصَّبْرِىْنَ !

ترجمہ: جب حضرت اسماعیل علیہ السلام جوانی کو پہنچے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تمہارا کیا مشورہ ہے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ اے ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ اس پر عمل کیجئے انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو ساتھ لے لیا۔ چھری کو ہاتھ میں لے لیا اور منی کی طرف روانہ ہو گئے۔ شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے ارادے میں ناکام کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ بھلا دنیا میں کبھی ایسا ہوا ہے کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذبح کرے!

حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے کہ شیطان مجھے عشق و محبت کے امتحان میں ناکام کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اللہ اکبر کہہ کر سات کنکریاں شیطان کو ماریں اور بھگا دیا۔

شیطان نے دوبارہ پھر سہ بارہ کوشش کی لیکن ہر مرتبہ کنکریاں کھائیں اور ناکامی سمیٹی۔

قرآن کہتا ہے

قَلَمًا اَسْلَمًا وَتَلَّهٖ لِلْجَبِّىْنَ

ترجمہ: جب دونوں نے اللہ کے حکم کو مانا اور باپ نے بیٹے کو کروٹ پر لٹایا۔

اب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل السلام کو لٹایا اور چھری کے ساتھ ذبح کرنے کی کوشش کی لیکن چھری تھی کہ چلتی ہی نہیں تھی اور گلے کو کاٹتی ہی نہیں تھی۔ تب حضرت ابراہیم پریشان ہوئے اور چھری کو مخاطب کیا کہ وہ اسماعیل کا گلا کیوں نہیں کاٹتی۔ اور مجھے اللہ کے حضور سرخرو کیوں نہیں کرتی تو اللہ رب العزت نے چھری کو زبان دی اس نے حضرت ابراہیم کو مخاطب کیا اور بولی!

”أَمَرَنِي خَلِيلِي نَهَانِي جَلِيلِي“

خلیل کہتا ہے چل اور جلیل کہتا ہے نہ چل۔ بتاؤ میں کس کی مانوں..... خلیل کی یا جلیل کی۔ ظاہر ہے چلنی تو جلیل کی ہے!

اب قرآن کہتا ہے۔

”وَقَدَيْنَهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ“

حضرت اسماعیل کے بدلے جنت سے مینڈھا اتارا گیا اور اس کو ذبح کیا گیا اب ذبح تو مینڈھا کیا گیا لیکن ثواب بیٹے کی قربانی کا دیا گیا۔ کیونکہ باپ بیٹا دونوں اس عمل میں مخلص تھے۔

یہ واقعہ قربانی کی بھی ابتداء ہے اور شیطان کو نکلیاں مارنے کی بھی ابتداء ہے!

بعض روایات میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل

کے گلے پر چھری چلائی تو فرشتوں نے کہا!

اللہ اکبر اللہ اکبر تعجب ہے کہ باپ بیٹے کو ذبح کر رہا ہے۔ تو

حضرت ابراہیم نے کہا:

لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اے ملائکہ تعجب نہ کرو۔ خلیل اپنے خلیل کی فرمانبرداری کر رہا ہے۔

تو حضرت اسماعیل نے کہا۔ اللہ اکبر واللہ الحمد

اے ابا جان آپ چھری چلائیں میں صبر کروں گا اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کروں گا۔ جس نے مجھے صبر کی توفیق نصیب فرمائی۔ تو اللہ کو یہ جملے بہت پسند آئے اس لئے حکم دیا کہ نو ذوالحج کی فجر سے لیکر تیرہ ذوالحج کی عصر تک ہر نماز کے بعد یہ جملے بلند آواز سے ایک مرتبہ پڑھے جائیں تاکہ اللہ کے محبوبوں کی یاد تازہ ہو جائے۔

یہ اتنا بڑا امتحان تھا کہ خود ممتحن جو کہ رب العالمین کی ذات تھی اس نے خود یہ

اعلان کر دیا کہ

إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ۔

ترجمہ: یہ حقیقت میں بہت بڑا امتحان تھا۔

اور فرش و عرش پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وفاداری و جاٹھاری کی دھوم مچ گئی۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں ہے کہ حضرت ابراہیم نے کہا۔

بَدَلْتُ نَفْسِي لِلنِّيَرَانِ وَوَلَدِي لِلْقُرْبَانِ وَقَلْبِي لِلرَّحْمَنِ وَمَالِي لِلضِّيْفَانِ فَهَا أَنَا خَلِيلُ الرَّحْمَنِ۔

کہ میں نے اللہ کے حکم پر آگ میں چھلانگ لگادی اور اپنے بیٹے کے گلے پر چھری رکھ دی۔ اپنا دل صرف اللہ کیلئے خالص کر دیا اور اپنا مال مہمانوں کیلئے وقف کر دیا تب

جا کر میں خلیل اللہ بنا۔

## آٹھواں امتحان۔ بیت اللہ کی تعمیر

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کو حکم ہوا کہ دونوں باپ بیٹا مل کر بیت اللہ کی تعمیر کریں۔

باپ بھی نبی اور بیٹا بھی نبی۔

باپ مستری بنا اور بیٹا مزدور بنا۔

پھر دونوں نے مل کر اللہ کے گھر کو مکمل کر دیا۔

قرآن کہتا ہے!

”وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“

ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم بیت اللہ کی بنیادوں کو بلند فرما رہے تھے اور

اسماعیل بھی آپ کے ساتھ شامل تھے تو دعا مانگی اے رب ہمارے قبول کر ہماری اس

خدمت اور محنت کو بے شک آپ بہت سننے والے، بہت جاننے والے ہیں۔

اس آیت سے ایک تو اس بات کی طرف اشارہ ہوا کہ بیت اللہ اگرچہ پہلے

سے موجود تھا اور اس کی بنیادیں بھی موجود تھیں کیونکہ سب سے پہلے حضرت آدم نے

بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

لیکن مرورِ ایام اور طوفانِ نوح کی وجہ سے عمارت موجود نہ رہی تھی لیکن بنیادیں باقی

تھیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہی بنیادوں پر بیت اللہ کی تعمیر فرمادی اور اس

عمل میں حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ کے ساتھ شریک و معاون تھے!

دوسرا اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ جب کوئی مشترکہ کام کیا جائے جسے بڑا اور چھوٹا ملکر انجام دے رہے ہوں تو کام کو بڑے کی طرف منسوب کرنا چاہئے۔

جیسے اس آیت میں ”وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ كَهِرَجًا كَمَلْ كَرَدِيَا كَهَبِ اِبْرَاهِيمَ بَيْتِ اللّٰهِ كِي تَقِيْر كَر رَهْ تَهْ، آگے وَاسْمَاعِيْلَ الْكَلْبَا كَه اِسْمَاعِيْلَ بَهِي اِن كِي سَا تَهْ شَرِيْكَ وَ مَعَاوِنَ تَهْ! تَا كَه فَرْقِ مَرَاتِبٍ لِّمُحَوِّظٍ رَهْ اُور پَهْرِ جِس پَتَهْرٍ پَر كَهْرَهْ هُو كَر حَضْرَتِ اِبْرَاهِيمَ بَيْتِ اللّٰهِ كِي تَقِيْر كَر رَهْ تَهْ وَ هَلْفَتِ كِي مَانَدِ بَلِنْدِ اُور پِسْتِ هُو تَا تَهْ اُور اللّٰهُ رَبِّ الْعِزْتِ نَهْ اِس پَتَهْرٍ پَر قِيَامَتِ تَك كِيْلَهْ حَضْرَتِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ كَه قَدَمُوْنَ كَه نَشَانِ مَوْجُوْدٍ وَ مَحْفُوْظٍ كَر دِيَهْ۔ آج اِسِي كُو مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ پَكَارَا جَاتَا هَے اُور اِسِي جِگَهْ دُوْر كَعْتِ نَمَازِ نَفْلِ پَر دِهِي جَاتِي هَے اُور يَهِي قُرْآنِ كَا اِعْلَانِ هَے“

”وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“  
اشارہ کر دیا کہ جو پتھر نبی کے قدموں سے جڑ گیا وہ قیامت تک کیلئے عظمت پا گیا اور جو انسان نبی کا پیروکار بن گیا وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو گیا!

## دعائے خلیل

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام امتحانوں میں کامیاب اور سرخرو ہو گئے تو اب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھ اٹھائے، دامن پھیلا لیا اور اپنے پروردگار سے مخاطب ہو کر کہا۔

میرے مولیٰ! جو آپ نے کہا، میں نے اس پر عمل کیا!

میرے مولیٰ! آپ نے کہا میں باپ کو توحید کی دعوت دے دے۔



میں نے ماں باپ کو توحید کی دعوت دے دی۔

آپ نے کہا کہ قوم کو کلمہ حق سنا دے۔

میں نے قوم کو کلمہ حق سنا دیا۔

میرے مولیٰ! آپ نے کہا نمرود کا دربار ہو میری توحید کا اعلان ہو۔

میں نے نمرود کے دربار میں آپ کی توحید کا پرچم لہرا دیا۔

آپ نے کہا! ماں باپ قوم اور نمرود کے سامنے ڈٹ جا۔

میں ماں باپ قوم اور نمرود کے سامنے ڈٹ گیا۔

میرے مولیٰ! آپ نے کہا ان کے معبودان باطلہ کو پاش پاش کر دے۔

میں نے ان کے معبودوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

آپ نے کہا! نارنمرود میں چھلانگ لگا دے۔

میں نے نارنمرود میں چھلانگ لگا دی۔

میرے مولیٰ! آپ نے کہا! ملک وطن، اور قوم چھوڑ دے۔

میں نے ملک وطن اور قوم کو چھوڑ دیا۔

آپ نے کہا! ملک شام چلا جا

میں ملک شام چلا آیا۔

میرے مولیٰ! آپ نے کہا! بیوی اور بچے کو وادی غیر ذی زرع، جنگل بیابان میں چھوڑ آ۔

میں بیوی اور بچے کو وادی غیر ذی زرع جنگل بیابان میں چھوڑ آیا،

آپ نے کہا! بیٹے کے گلے پر چھری چلا دے۔

میں نے بیٹے کے گلے پر چھری چلا دی۔

میرے مولیٰ! آپ نے کہا! بیت اللہ کو تعمیر کر دے۔

میں نے بیت اللہ کو تعمیر کر دیا۔

میرے مولیٰ! بتلائیے! کبھی میں نے انکار کیا۔ کبھی میرے قدم ڈگمگائے،

کبھی میں پیچھے ہٹا اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اب باری میری ہے۔

اب میں مانگوں گا اور آپ کو عطا کرنا پڑے گا۔

اور میرے مولیٰ! چیز وہ مانگوں گا کہ آپ کو دیتے ہوئے پتہ چلے گا اور مجھے لیتے ہوئے پتہ چلے گا۔

اور..... ایسا ہیرا..... جو ہر..... موتی..... اور..... لعل..... مانگوں گا جو آپ کے خزانے

میں بھی تنہا ہے اس جیسا دوسرا ہیرا آپ کے خزانے میں بھی موجود نہیں ہے۔

اور پھر ابراہیم علیہ السلام نے..... نبی الانبیاء..... افضل الانبیاء..... خاتم الانبیاء.....

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانگا۔ اور خلیل نے جلیل کے خزانے کی روح کو لوٹ لیا۔

اور خلیل نے کہا کہ پروردگار میں نے آپ کے گھر..... بیت اللہ کی تعمیر کر دی اب اس گھر

کو آباد کرنے کیلئے سوال کرتا ہوں کہ خاندان میرا ہو..... کنبہ میرا ہو..... قبیلہ میرا ہو.....

ایک محمد رسول اللہ مجھے عطا کر دیں۔ جو میرے اس تعمیر کردہ گھر کو آباد کر دے۔ پروردگار

نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو قبول کر لیا اور محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں

دعاے خلیل اور نوید مسیحائین کو تشریف لائے۔ اسی لئے حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ

میں اپنے ابا ابراہیم کی دعاؤں کا ثمرہ و نتیجہ ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے اللہ نے ستر ہزار انبیاء کرام پیدا فرمائے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے صرف ایک درہیم محمد رسول اللہ ﷺ کو دنیا میں مبعوث فرمایا اور خاتم الانبیاء کے لقب سے سرفراز فرما کر تمام انبیاء کرام کا مقتداء و رہنما و امام بنا دیا اور اولین و آخرین کا سردار بنا دیا۔

قرآن نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو یوں بیان کیا ہے۔

”رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔“

ترجمہ: اے رب ہمارے بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھائے ان کو کتاب اور دانائی کی باتیں اور پاک کرے ان کو بے شک آپ غالب حکمت والے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دو دعائیں ایسی مانگیں کہ رب کے خزانے کو لوٹ لیا۔

ایک اسماعیل علیہ السلام کو مانگا

دوسرا محمد رسول اللہ ﷺ کو مانگا۔

اسماعیل علیہ السلام زم زم والا

محمد ﷺ کوثر والا

زم زم والا بھی دعائے خلیل

کوثر والا بھی دعائے خلیل

زم زم بھی عظیم

زم زم والا بھی عظیم

کوثر بھی عظیم

کوثر والا بھی عظیم

جس کو دنیا میں زم زم نصیب ہو اور دنیا میں کامیاب  
جس کو آخرت میں حوض کوثر کا پانی نصیب ہو اور آخرت میں کامیاب

### حوض کوثر کا تعارف

حوض کوثر کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ..... حَوْضِي مَسِيرَةٌ  
شَهْرٌ..... میرا حوض اتنا لمبا ہوگا کہ آدمی ایک ماہ کی مسافت طے کرے..... زَوَائِلُهُ  
سَوَاءٌ..... حوض کے کنارے برابر ہونگے..... كَيْزَانُهُ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ  
..... حوض کے پیالے آسمان کے ستاروں کی مانند بے شمار ہونگے..... مَاءُهُ  
أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ..... حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا..... أَحْلَى مِنَ  
الْعَسَلِ..... حوض کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا..... أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ  
..... حوض کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا..... مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ.....  
جو مومن حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا وہ پانی پیئے گا..... وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ  
أَبَدًا..... اور جسے حوض کوثر سے ایک گھونٹ پانی مل گیا اسے قیامت کے پچاس ہزار  
سال کے دن میں بھوک پیاس نہیں لگے گی۔ سبحان اللہ۔ دعا ہے کہ قیامت دن ہم  
گناہگاروں کو بھی پیارے نبی ﷺ کے ہاتھوں حوض کوثر کے جام نصیب ہو جائیں۔

آمین یا رب العلمین بجاہ سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فضائل

### پہلی فضیلت۔ دنیا کی امامت

سورۃ البقرہ میں ہے: اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔  
ترجمہ: (اے ابراہیم) میں تجھ کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

### دوسری فضیلت۔ اللہ کا انتخاب

سورۃ البقرہ میں ہے: وَلَقَدْ اصْطَفٰیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔

ترجمہ: ہم نے ابراہیم کو دنیا میں منتخب کر لیا اور آخرت میں ان کا شمار نیک لوگوں میں ہوگا۔

### تیسری فضیلت۔ حنیف اور مسلم

سورۃ آل عمران میں ہے: مَا كَانَ اِبْرٰهٖمُ یَھُودِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِْمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔

ترجمہ: ابراہیم یہودی اور نصرانی نہیں تھے لیکن تمام جھوٹے مذاہب سے بیزار تھے اور اللہ کے فرمانبردار تھے اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

### چوتھی فضیلت۔ متبوع

سورۃ آل عمران میں ہے: اِنَّ اَوْلٰی النَّاسِ بِاِبْرٰهٖمَ لِلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَاَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَللّٰهُ وِلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ترجمہ: ابراہیم سے زیادہ مناسبت ان کے، تبعیین، محمد رسول اللہ، اور مومنین کو حاصل ہے اور اللہ مومنین کے دوست ہیں۔

پانچویں فضیلت۔ عطاءے خداوندی

سورۃ النساء میں ہے: فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مَلَكًا عَظِيمًا۔

ترجمہ: ہم نے خاندان ابراہیم کو، کتاب، علم، اور ملک عظیم عطا فرمایا۔

چھٹی فضیلت۔ خلیل اللہ

سورۃ نساء میں ہے: وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا۔

ترجمہ: اللہ نے ابراہیم کو سچا دوست بنایا۔

ساتویں فضیلت۔ ہدایت یافتہ خاندان

سورۃ النعام میں ہے: وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمَنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ۔

ترجمہ: ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اسحاق اور یعقوب عطا فرمائے اور ہر ایک کو ہم نے ہدایت دی اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی اور ابراہیم کی اولاد سے ہم نے داؤد، اور سلیمان، اور ایوب، اور یوسف، اور موسیٰ اور ہارون کو ہدایت دی اور ہم اسی طرح محسنین کو جزا عطا فرماتے ہیں۔

آٹھویں فضیلت۔ نرم دلی و حوصلہ مندی

سورۃ توبہ میں ہے: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ۔

ترجمہ: بے شک ابراہیم البتہ بڑے نرم دل، حوصلہ والے تھے۔

### نویں فضیلت۔ رجوع الی اللہ

سورۃ ہود میں ہے إِنَّ اِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ اَوَّاهٌ مُنِيبٌ۔

ترجمہ: بیشک ابراہیم البتہ، حوصلے والے، نرم دل (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔

### دسویں فضیلت۔ اسحاق کی خوشخبری

سورۃ حجر میں ہے اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلْمٍ عَلِيمٍ۔

ترجمہ: فرشتوں نے ابراہیم کو فرزند انا (یعنی اسحاق علیہ السلام) کی خوشخبری سنائی۔

### گیارہویں فضیلت۔ امت کے مقتداء

سورہ نحل میں ہے إِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِيفًا وَّلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ شَاكِرًا لِّاَنْعَمِہٖ اِجْتَبٰہُ وَهَدٰہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاَتٰہُ فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّاِنَّہُ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ثُمَّ اَوْحٰیْنَا اِلَیْكَ اَنْ اَتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰہِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

ترجمہ: ابراہیم امت کے مقتداء، اللہ کے فرمانبردار، جھوٹے مذاہب سے بیزار تھے اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے، اللہ نے ان کو منتخب کر لیا تھا اور سیدھے راستے پر چلا دیا تھا۔ اور ہم نے ابراہیم کو دنیا میں خوبیاں عطا فرمائیں اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں کی شمار میں ہونگے۔ پھر حکم بھیجا ہم نے

آپ (ﷺ) کو کہ پیروی کریں دین ابراہیم کی (وہ ابراہیم) جو جھوٹے مذاہب سے بیزار تھے اور مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

### بارہویں فضیلت۔ سچے نبی

سورۃ مریم میں ہے: اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا  
ترجمہ: ابراہیم سچے نبی تھے۔

### تیسرہویں فضیلت۔ نامور خاندان

سورۃ مریم میں ہے: وَهَبْنَا لَهُ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا  
وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمٰتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُم لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا۔  
ترجمہ: ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عطا کیا اور دونوں کو نبی بنایا اور ہم نے اپنی جانب سے ان کو رحمت عطا کی اور ان کے نام کو نیک اور بلند کیا۔

### چودھویں فضیلت۔ رشد و ہدایت

سورۃ انبیاء میں ہے: وَلَقَدْ آتَيْنَا اِبْرٰهِيْمَ رُشْدًا مِّنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عَلِيْمِيْنَ۔  
ترجمہ: ہم نے ابراہیم کو اس سے پہلے نیک راہ دکھائی تھی اور ہم ان کو (یعنی ان کے کمالات علمیہ و عملیہ کو) خوب جانتے تھے۔

### پندرہویں فضیلت۔ آگ کی ٹھنڈک اور سلامتی

سورۃ انبیاء میں ہے: قُلْنَا يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ۔  
ترجمہ: ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم پر۔



### سولہویں فضیلت۔ دشمنوں سے نجات

سورۃ انبیاء میں ہے۔ وَنَجِّينُهُ وَلَوْطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا  
لِلْعَالَمِينَ

ترجمہ: ہم نے ابراہیم اور لوط کو نجات دی اس سرزمین (ملک شام) کی طرف جس میں  
جہان والوں کیلئے برکت ہے۔

### سترہویں فضیلت۔ پورا خاندان دنیا کا امام

سورۃ انبیاء میں ہے۔ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا  
صَالِحِينَ ۝ وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ  
الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ۝

ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب بطور انعام کے عطا فرمائے اور ہم نے سب کو نیک  
بخت بنایا۔ اور ہم نے انکو امام بنایا۔ ہمارے حکم کے مطابق راہ بتلاتے تھے اور ہم نے ان کو حکم  
کیا کہ اچھے کام کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار تھے۔

### اٹھارویں فضیلت۔ قلب سلیم

سورۃ طٰہ میں ہے۔ وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ۔  
ترجمہ: نوح (علیہ السلام) کے طریقے پر چلنے والوں میں ابراہیم بھی تھے جس وقت وہ  
اپنے رب کی طرف صاف دل سے متوجہ ہوئے۔

## انیسویں فضیلت۔ اسماعیل کی خوشخبری

سورۃ صافات میں ہے فَبَشِّرْنَهُ بِنُحْلُمٍ حَلِيمٍ۔

ترجمہ: ہم نے ابراہیم کو حوصلہ مند لڑکے (یعنی اسماعیل علیہ السلام) کی خوشخبری دی۔

## بیسویں فضیلت۔ خواب کی سچائی

سورۃ صافات میں ہے وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمَ ۖ قَدْ صَدَّقَتِ الرَّءْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ:

ترجمہ: ہم نے پکارا اے ابراہیم، تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم اسی طرح محسنین کو بدلہ دیتے ہیں۔

## اکیسویں فضیلت۔ سلام

سورۃ صافات میں ہے وَتَرْكُنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۖ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۖ كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۖ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۖ

ترجمہ: ہم نے ابراہیم کا نام بعد والوں میں باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلام ہے۔ اسی طرح ہم محسنین کو بدلہ دیتے ہیں۔ ابراہیم ہمارے مومن بندوں میں سے ہے۔

## بائیسویں فضیلت۔ مبارک خاندان

سورۃ صافات میں ہے وَبَشِّرْنَهُ بِيَسْحَقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۖ وَبَرَكَنَا عَلَيْهِ وَوَعَلَىٰ إِسْحَاقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ

ترجمہ: ہم نے ابراہیم کو اسحاق کی خوشخبری دی۔ جو نبی ہوگا نیک بختوں میں سے ہوگا۔ ہم نے ابراہیم اور اسحاق پر برکتیں نازل کیں۔ اور ان دونوں کی اولاد سے بعضے اچھے

# سورۃ فاتحہ کی تشریح

## ازافادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت  
حضرت مولانا  
محبوب الرحمن صاحب  
مدظلہ علوم درخواستی  
ایٹن و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان



## خطبه

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ  
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ  
فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسِنْدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ  
وَرَسُولَهُ أَرْسَلَهُ اللَّهُ إِلَى كَأَقْصَى النَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ  
بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا - أَمَا بَعْدُ

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ  
الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ  
الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ  
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قال الله تعالى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِعْمَ  
وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
اللَّهُ تَعَالَى حَمْدُنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
تَعَالَى أَنَّى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ قَا

عَبْدِي وَإِذَا قَالَ يَاكُ نَعْبُدُ يَاكُ نَسْتَعِينُ قَالَ هَذَا بَيْنِي  
وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَسْأَلٌ فَإِذَا قَالَ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ  
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ  
وَالضَّالِّينَ قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَسْأَلٌ (رواه مسلم)

### تکمہ

میرے عزیز۔ دوستو! بزرگو! نوجوان ساتھیو! اور میری آواز سننے والی معززہ و موقرہ  
دینی ماؤ، بہنو! اور بیٹیو! آج کے بیان میں سورہ فاتحہ کی مکمل تفسیر و تشریح اور فضیلت  
و جامعیت آپ کے سامنے بیان کی جائے گی۔ دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مجھے  
شرح صدر کے ساتھ بیان کرنے کی اور آپ کو پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی اور پھر  
ہم سب کو ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین

### سورہ فاتحہ کی فضیلت و جامعیت

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے  
حضرت ابی ابن کعبؓ سے پوچھا کہ تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا سورہ فاتحہ!  
تو حضور ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایسی سورہ نہ  
تورات میں نہ انجیل میں نہ زبور میں نازل کی گئی۔

بخاری شریف میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں  
مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا تو حضور ﷺ نے مجھے بلایا، پھر فرمایا کہ مسجد سے باہر

جانے سے پہلے میں تجھے ایسی سورۃ نہ بتاؤں جو سب سورتوں سے بڑی سورۃ ہے میں نے کہا ضرور بتائیں، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب مسجد سے باہر جانے کا ارادہ فرمانے لگے تو میں نے وعدہ یاد دلایا کہ آپ نے فرمایا تھا قرآن کی سورتوں سے بڑی سورۃ کی تعلیم دوں گا، تو آپ نے فرمایا وہ یہی سورۃ فاتحہ ہے۔ جس کی سات آیات ہیں جس کو بار بار پڑھا جاتا ہے اور یہی قرآن عظیم ہے جو اللہ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ سورۃ فاتحہ کی فضیلت اس وجہ سے بھی ہے کہ یہ پہلی سورۃ ہے جو مکمل اتری ہے۔ اس وجہ سے بھی فضیلت ہے کہ یہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے۔ قرآن سارا شرح ہے یہ متن ہے۔ جب کہ مفسرین فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے چار حصے ہیں، ہر حصہ الحمد سے شروع ہوتا ہے۔

۱۔ سورۃ فاتحہ سے سورۃ انعام تک: اس میں خالقیت باری تعالیٰ کا ذکر ہے یعنی اکثر مضامین احوال پیدائش کے متعلق ہیں۔

۲۔ سورۃ انعام سے لے کر سورۃ کہف تک ربوبیت باری تعالیٰ کا ذکر ہے یعنی پیدا بھی اللہ نے کیا ہے تربیت کرنے والا بھی وہی ہے۔ اکثر مضامین اس کے متعلق ہیں۔

۳۔ سورۃ کہف سے سورۃ سبأ تک اس میں تصرف باری تعالیٰ کا ذکر ہے یعنی اکثر مضامین اسی کے متعلق ہیں کہ برکات دینے والا، سب کچھ دینے والا وہی ہے۔

۴۔ سورت سبأ سے آخر تک: اس میں احوال قیامت کا اکثر ذکر ہے، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کے پاس جبریلؑ آئے اور کہا کہ آپ خوش ہوں کہ اللہ نے آپ کو دونوں عطا فرمائے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں

ملے۔ ایک سورۃ فاتحہ، دوسری سورۃ بقرہ۔

مسلم شریف میں جو صحاح ستہ میں سے ہے جس میں صحیح احادیث کو ذکر کیا گیا ہے ایک حدیث قدسی حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز یعنی فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کیا ہے جب انسان اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حَمْدُنِي عَبْدِيْ مِیرے بندے نے میری تعریف کی ہے اور جب الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَتْنَا عَلَيَّ عَبْدِيْ مِیرے بندے نے میری ثناء بیان کی ہے اور جب کہتا ہے مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اللہ فرماتے ہیں مَجْدُنِيْ عَبْدِيْ مِیرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے اور جب کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ يہ میرے اور میرے بندے میں تعلق ہے کہ وہ عابد ہے عبادت کرنے والا، اور میں معبود ہوں جس کی عبادت کی جائے، وہ مستعین ہے، مدد مانگنے والا اور میں مستعان ہوں جس سے مدد مانگی گئی ہے، پھر جب کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ تو اللہ فرماتے ہیں هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ يہ میرے بندے کا حصہ ہے اور وہ جو چاہے مانگے میں اسے دوں گا، وہ ہاتھ اٹھائے رحمت سے بھر دوں گا، وہ دامن پھیلائے رحمت کی بارش برساؤں گا، وہ زبان سے مانگے میں فیضان کروں گا۔

مانگتا جائے میں دیتا جاؤں گا وہ منگتا ہے میں داتا ہوں

## سورۃ فاتحہ کے نام

سورۃ فاتحہ کے بہت سے نام ہیں ان میں سے مشہور نام ذکر کئے جاتے ہیں۔ قاعدہ ہے کَثْرَةُ الْأَسْمَاءِ تَذُلُّ عَلَى شَرْفِ الْمُسْمَى جس کے نام بہت ہوں یہ بھی اس کی عظمت کی دلیل ہے بطور نمونہ مشہور نام ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ فاتحة الكتاب: کیونکہ قرآن مجید کی ابتداء اس سے ہے۔

۲۔ سورة الحمد: کیونکہ اس کی ابتداء الحمد للہ سے ہے۔

۳۔ ام القرآن یا ام الكتاب: ام کا معنی ماں کا ہے جیسے ماں اپنی اولاد پر مشتمل ہوتی ہے، اسی طرح یہ سورۃ سارے قرآن کے مضامین پر مشتمل ہے یا ام کا معنی اصل ہے یہ سورت بھی قرآن کے مضامین کا اصل ہے سارے مضامین قرآنیہ کا اجمالی خاکہ و خلاصہ اس میں ہے۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں ان سب کا خلاصہ چار کتابوں میں ہے۔ یعنی تورات، زبور، انجیل اور قرآن، پھر تین کتابوں کا خلاصہ قرآن میں ہے، پھر قرآن کا خلاصہ مفصلات میں ہے اور مفصلات کا خلاصہ فاتحہ میں ہے۔

اور مجدد الف ثانیؒ نے مکتوبات میں حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے کہ فاتحہ کا خلاصہ بسم اللہ میں ہے اور اس کا خلاصہ با میں ہے اور اس کا خلاصہ با کے نقطہ میں ہے کیونکہ باء کا حرف الصاق کے لئے آتا ہے، الصاق کا معنی ملانے کا ہے اور باء کے نقطہ میں وحدت ہے تو قرآن کا خلاصہ ہو ایک اللہ تعالیٰ سے جوڑو باقی سب سے توڑو۔



حضرت مدنیؒ کا مقولہ ان کے اپنے مکتوبات میں ہے ”بابا رشتہ سب سے توڑ، بابا رشتہ رب سے جوڑ“ تو فاتحہ قرآن کا خلاصہ ہوئی۔

۴۔ الكنز: یعنی علوم الہیہ کا خزینہ حضور ﷺ نے فرمایا اَوْتِيْتُ كَنْزًا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ مجھے جنت کے خزانوں سے ایک خزانہ ملا ہے وہ فاتحہ ہے۔ دوسری حدیث قدسی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ میرے عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

۵۔ السبع المثانی: یعنی سات آیات دہرائی ہوئیں۔ کیونکہ اس کی سات آیات ہیں جو نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہیں۔

۶۔ الشفاء یا شافیہ: حضور ﷺ نے فرمایا سُورَةُ الْفَاتِحَةِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ سورت فاتحہ موت کے علاوہ ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

۷۔ کافیہ: خیر و برکت کے لئے کافی ہے۔

۸۔ وافیہ: کیونکہ ہر رکعت میں پوری پڑھی جاتی ہے۔

۹۔ الاساس: جس کا معنی بنیاد ہے کیونکہ یہ سارے قرآن کے لئے بنیاد ہے۔

۱۰۔ تعلیم المسئلہ: کیونکہ اس میں مانگنے کا طریقہ سکھلایا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو اس طرح مانگو کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو اس کی تعریف کے بعد اس سے مانگو وہ دے گا۔

۱۱۔ الصلوٰۃ: کیونکہ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قَسَمْتُ

الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي کہ سورۃ فاتحہ کو میں نے اپنے اور بندے کے درمیان

تقسیم کر دیا ہے۔ اس کے ایک حصہ میں اللہ کی تعریف ہے اور دوسرے حصہ میں بندے کی دعا ہے۔

۱۲۔ القرآن العظیم: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ کہ ہم نے آپ کو سب سے بڑی اور قرآن عظیم عطا کیا ہے، قرآن عظیم بھی فاتحہ ہے کیونکہ مضامین قرآنیہ پر مشتمل ہے اس لئے اس کو قرآن عظیم فرمایا ہے۔

۱۳۔ سورۃ الشکر: اس میں شکر کا طریقہ ہے کہ شکر اس طرح ادا کرو۔

۱۴۔ سورۃ الدعاء: یہ سورۃ بھی دعا پر مشتمل ہے۔

۱۵۔ سورۃ المناجات: اس میں اللہ تعالیٰ سے مناجات کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔

## الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کی تشریح

الْحَمْدُ لِلَّهِ دَعْوَى ہے، رَبِّ الْعَالَمِينَ دَلِيل ہے، جس طرح انسانوں میں طریقہ ہے کہ اپنے دعویٰ کو مبرہن و مدلل کرتے ہیں، اس دعویٰ پر دلیل قائم کرتے ہیں تاکہ دعویٰ مضبوط ہو جائے، اس طرح اللہ نے بھی دعویٰ فرمایا، کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، صرف اللہ کے لیے تعریف کرو، اس پر دلیل قائم فرمائی کہ اللہ تمہاری تربیت و پرورش کرنے والا ہے، تو جس کا کھائے اس کا گائیے۔

جب تم ماں کے پیٹ میں تھے اس نے پرورش کی، پھر جب باہر آئے تب بھی اس نے ماں کے سینہ میں دو نہریں لگا دیں اور تمہاری پرورش کی، جب جوان ہوئے تب بھی، جب بوڑھے ہوئے تب بھی اس نے پرورش فرمائی۔ تو جس اللہ نے

تمہاری جسمانی تربیت کی کہ آسمان سے پانی اتارا، زمین سے انگوری نکالی، تمہاری غذا کا انتظام کیا اور تربیت روحانی بھی کی، حضور ﷺ کو بھیجا، کتاب اللہ، قرآن مجید کو اتارا، اسی اللہ کی حمد و ثنا کرو، اس میں تمہارا فائدہ ہے اللہ کو ضرورت نہیں کیونکہ

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ ہر چیز اپنے حال کے مناسب اللہ کی تعریف کرتی ہے۔ تم سمجھتے ہو درخت کھڑے ہیں حالانکہ یہ قیام کی صورت میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، تم نے سمجھا جانور اس طرح جھک کر چل رہے ہیں حالانکہ وہ رکوع کی صورت میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، تم خیال کرتے ہو سانپ، بچھو، حشرات الارض ایسے زمین پر چل رہے ہیں حالانکہ یہ سجدہ کی صورت میں خدا کی عبادت کر رہے ہیں، کسی کی عبادت صرف قیام کی، کسی کی عبادت صرف رکوع کی، کسی کی عبادت صرف سجدہ کی۔

مگر انسان کامل و جامع تھا اس لئے اس کی عبادت بھی جامع ہے۔ انسان اس طرح جامع ہے کہ ایک عالم کبیر ہے بڑا جہان جس میں آسمان، زمین، پہاڑ، درخت وغیرہ ہیں تو اس بڑے جہان کی تمام چیزوں کا نقشہ و نمونہ اللہ نے انسان جو عالم صغیر ہے اس کی مشینری میں رکھ دیا ہے۔ جیسے اس جہان میں آسمان و زمین ہیں، آسمان میں بلندی اور زمین میں پستی ہے تو انسان کا سر آسمان کی طرح بلندی میں ہے اور پاؤں زمین کی طرح پستی میں ہیں۔ پھر اس عالم میں پہاڑ ہیں، بعض پہاڑ سبزہ دار اور بعض خالی ہیں اور پھر بعض پر گنجان سبزہ اور بعض پر ہلکا۔ تو انسان میں ہڈیاں پہاڑوں کی طرح ہیں، پھر بعض پر بال زیادہ ہیں، بعض پر کم ہیں، بعض بالوں سے خالی ہیں، پھر

اس جہان میں پانی ہے، پانی بیٹھا بھی ہے، کڑوا بھی، کھارا اور نمکین بھی، تو انسان میں لعاب وہن کا پانی بیٹھا ہے، پیتہ کا پانی کڑوا ہے، ناک کا پانی نمکین ہے، پھر دنیا میں ہوا بھی ہے، ہوا ٹھنڈی بھی ہے، گرم بھی ہے اور بدبودار بھی، تو انسان میں اس کا نمونہ ہے، سانس اندر جاتا ہے تو ٹھنڈی ہوا ہوتی ہے، سانس باہر آتا ہے تو گرم ہوا ہوتی ہے۔ اور بدبودار ہوا بھی انسان سے خارج ہوتی ہے، اس دنیا میں سمندر بھی ہیں، نہریں بھی، تو مثلاً سمندر کا نمونہ ہے، انتریاں نہروں کا نمونہ ہے، اس جہان میں جنگل ہیں، پھران میں جانور ہیں تو انسان میں اس کا نمونہ انسان کا سر ہے۔ یہ جنگل کی طرح ہے، سر میں جوئیں یہ جانوروں کی طرح ہیں، اس دنیا میں پرندے بھی ہیں جو اونچے اڑتے ہیں اور درندے بھی ہیں جو کاٹتے ہیں تو انسان پرندہ بھی ہے، ہوائی جہاز اور راکٹ پر سفر کرتا ہے اور انسان درندہ بھی ہے کہ انسان انسان کو کاٹتا ہے، بلکہ درندے سے بھی بڑھ گیا کہ اپنی جنس کو کاٹتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو انسان بننے کا طریقہ سکھلایا، کہ الحمد للہ کہو جب اللہ سے تعلق قائم ہوگا تو تم میں انسانیت آئے گی۔

## الْحَمْدُ لِلَّهِ كِى فَضِيْلَتِ

بعض علماء نے لکھا ہے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے آٹھ حرف ہیں، بہشت کے آٹھ دروازے ہیں جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو جنت کے آٹھ دروازے کھل جاتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا کلمہ فضیلت کا ہے اس کو بے موقع، بے محل، بے جگہ نہ کہے بلکہ جو جگہ کہنے کے لائق ہو وہاں کہے۔ جیسے منقول ہے کہ ایک بزرگ نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اب تیس برس سے استغفار کر رہا ہوں۔ وجہ پوچھی گئی کہ اس کا کیا

سبب ہے، استغفار تو گناہوں سے ہوتی ہے۔ جواب دیا کہ ایک مرتبہ بغداد میں آگ لگ گئی، تمام دکانیں جل گئیں اور میری دکان بھی تھی تو ایک آدمی نے خبر دی کہ شیخ تیری دکان بچ گئی، تو میں نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پھر میں نے تامل کیا، فکر کے بعد معلوم ہوا کہ یہ جملہ اس وقت کہنا خلاف مروت تھا۔ سب مسلمانوں کا مال جل گیا تو اس وقت عمگساری کا کلمہ کہنا تھا۔ صرف اپنے مال کے بچنے سے خوش ہوا، یہ تو اسلام کے خلاف ہے، مسلمان وہ ہے جس کو جیسے اپنے مال کے ضیاع پر ملال ہو ویسے ہی مسلمانوں کے مال کے ضائع و نقصان ہونے پر بھی ملال ہو، مجھے تو اِنَّا لِلّٰہ کہنا چاہئے تھا میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ دیا، اس لئے استغفار کر رہا ہوں۔

بعض نے لکھا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں روح ناف تک پہنچی تو چھینک آئی تو آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تو اللہ نے جواب دیا یُرَحِّمُکَ اللّٰہ پھر اللہ نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ یہ فرشتوں کی جماعت بیٹھی ہے ان کے پاس جاؤ اور اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہو آپ نے جا کر کہا تو انہوں نے جواب دیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ وَمَغْفِرَتُہُ تو اللہ نے فرمایا یہی تحفہ تیری اولاد کے لئے مقرر ہے کہ ملاقات کے وقت اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں اور چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیں اور دوسرے یُرَحِّمُکَ اللّٰہ کہیں اور اہل جنت کا تحفہ بھی یہی اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ہوگا اور نعمت ملنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیں۔ قرآن میں ہے  
وَ اٰخِرُ دَعْوَانِہُمْ اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (یونس ع ۱) اسی اللہ کی تعریف کرو جو رب العالمین ہے، رب کا معنی مالک اور سردار اور موجد و خالق اور مربی ہے۔

اس جگہ یہی مراد ہے کہ اللہ سارے جہان کی پرورش کرنے والا ہے۔

## فضائل تسبیح و تحمید

اللہ تعالیٰ کو تسبیح و تحمید، تکبیر و تہلیل بہت محبوب و پسند ہے۔ ”تسبیح“ خدا کی پاکی بیان کرنا، ”تحمید“ اللہ کی تعریف کرنا، ”تکبیر“ اللہ اکبر کہنا، ”تہلیل“ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنا۔ جو شخص اللہ کی تسبیح و تحمید کرتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب و پسندیدہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان وظائفِ نبوی کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں تسبیح و تحمید کا ذکر ہے اور جن کا بہت بڑا ثواب ہے۔

## وظیفہ

مسلم شریف میں حضرت سرۃ بن جندبؓ کی روایت ہے کہ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ: چار کلاموں سے فضیلت رکھتی ہیں۔ دوسری روایت میں أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ کے الفاظ ہیں یہ چار کلاموں میں اللہ کو بہت محبوب ہیں۔

تیسری روایت میں ہے أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ کہ جس پر سورج طلوع کرتا ہے یعنی دنیا و مافیہا اور جو چیز دنیا میں ہے سب سے زیادہ پسندیدہ اللہ کے نزدیک یہ چار کلمے ہیں۔

۱۔ سُبْحَانَ اللَّهِ: حدیث میں ہے اس کے پڑھنے سے میزانِ ثواب سے

بھر جاتی ہے۔

۲۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ: حدیث میں ہے اس کے پڑھنے سے زمین و آسمان کے درمیان کا خلاء ثواب سے پر ہو جاتا ہے۔

۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَهْدِي إِلَى الْفَضْلِ: ذکر ہے فرمایا جَدِّدُوا إِيمَانَكُمْ بِذِكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے ذکر سے ایمان کو تروتازہ کر لیا کرو۔

۴۔ اللَّهُ أَكْبَرُ اس کے پڑھنے سے زمین و آسمان کے درمیان کا خلاء ثواب سے بھر جاتا ہے۔

### وظیفہ ۲

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ حضور ﷺ نے فرمایا جو دن میں اس کو ایک سو مرتبہ پڑھے گا اس کے گناہ گرا دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور دوسری روایت میں ہے ایک مرتبہ پڑھنے پر جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

### وظیفہ ۳

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدُ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِزَانُ كَلِمَاتِهِ.

ترجمہ: اللہ کی پاکیاں بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اس کی مرضی کے مطابق عرش کے وزن کے مطابق کلمات کی سیاہی کی مانند۔

حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اس کو پڑھے گا تو اس کا ثواب میزان میں بہت بھاری ہوگا۔

### وظیفہ ۴

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ (رواہ البخاری عن ابی ہریرۃؓ) حدیث میں ہے یہ دو کلمے اللہ کو محبوب ہیں اور زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو میں بھاری ہیں ان کے پڑھنے کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔

### وظیفہ ۵

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (رواہ مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

حضور ﷺ نے فرمایا جو اس کو سو مرتبہ پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں سونئیاں لکھی جائیں گی، اس کے سوغناہ مٹائے جائیں گے، دس غلام آزاد کرنے کے برابر کا ثواب ملے گا، صبح تک محفوظ رہے گا، لیکن شرط یہ ہے کہ دو طائف پڑھنے کے وقت دل میں بھی یہی عقیدہ رکھے۔

زبان سے کہے سُبْحَانَ اللَّهِ، دل میں عقیدہ ہو کہ اللہ شریکوں سے، عیوب و نقائص سے پاک ہے۔

زبان سے کہے الْحَمْدُ لِلَّهِ، تو عقیدہ ہو کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔  
زبان سے کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، تو عقیدہ ہو کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں



ہے، عبادت کے لائق صرف وہی اللہ ہے، صرف وہی پوجا کے قابل ہے۔

زبان سے وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کہے تو عقیدہ یہی ہو کہ اللہ ایک ہے، اس کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔

لَهُ الْمُلْكُ کہے عقیدہ رکھے کہ زمین و آسمان کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔  
وَلَهُ الْحَمْدُ کہے تو عقیدہ ہو کہ زمین و آسمان میں اللہ ہی کے لئے تعریف ہے  
دنیا و آخرت میں بھی اسی کے لئے ہے۔

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہے تو عقیدہ ہو کہ ایک اللہ ہر چیز پر قادر ہے  
اس کی قدرت سے کوئی باہر نہیں۔

## رب العالمین

رَبِّ الْعَالَمِينَ: تربیت کا معنی ہے آہستہ آہستہ شے کو حد کمال تک پہنچانا۔  
اللہ نے بھی انسان کو درجہ بدرجہ آہستہ آہستہ کمال تک پہنچایا ہے۔ انسان کی عجیب  
و غریب طریقہ سے پرورش کر کے کمال تک پہنچایا۔

جس لقمہ کو منہ میں ڈالتے ہیں اس میں کبھی غور کیا، صبح و شام دو پہر کئی لقمے نگل  
گئے لیکن کبھی سوچا کہ یہ لقمہ کیسے تیار ہوا، اور تیرے منہ میں کیسے پہنچا، پوری کائنات کو  
اللہ نے تیری غذا کے پکانے کے لئے خدمت میں لگا دیا، ہر چیز اپنی ڈیوٹی دے رہی  
ہے، آسمان سے بارش اتاری، اس سے زمین تر ہوئی، اس نے کھیتی اگائی، پھر سورج  
کی گرمی، تپش، دھوپ سے اس کھیتی کو پکایا، چاند کی تابانی اس کے پکانے کے لئے،  
ستاروں کی چمک دمک اس کے پکانے کے لئے، اس کو سرسبز کرنے کے لئے جانوروں

کی محنت کہ ان کو جو تا جاتا ہے، انسان اہل چلاتا ہے، انسان کی محنت و کوشش سے ساری مخلوق کا نظام اس کھیتی کے پکانے کے لئے ہے، تو یہ انسان جسے اللہ نے محترم کائنات بنایا اور ساری کائنات کو اس کی خدمت کے لئے نظام مستحکم کے ساتھ مقرر کیا، اس انسان کا بھی کوئی کام ہے، وہ کام اللہ کی حمد و ثنا ہے، یہی عبادت ہے کہ اس کی تعریف کرو جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

### رب العالمین کون

رَبِّ الْعَالَمِينَ وہ ہے جو سب کو پالتا ہے، ہر چیز اپنی پرورش میں اس کی محتاج ہے، تم کو اللہ ہاتھ نہ دیتا تو ٹولے ہوتے، پاؤں نہ دیتا تو لنگڑے ہوتے، آنکھ نہ دیتا تو اندھے ہوتے، دل و دماغ نہ دیتا تو فاقر العقل مجنوں ہوتے، کان نہ دیتا تو بہرے ہوتے، زبان نہ دیتا تو گونگے ہوتے، کھانا نہ دیتا تو بھوکے ہوتے، پانی نہ دیتا تو پیاسے ہوتے، کپڑا نہ دیتا تو ننگے ہوتے، بیوی نہ ہو تو خاوند رنڈوے، خاوند مر جائے تو عورت بیوہ ہے، باپ مر جائے بچے یتیم ہوتے ہیں، گھر نہ دے تو بے گھر، دیتا نہ دے تو بے زر ہو، مکان نہ دے تو بے در ہو، اگر مر جاؤ تو مردہ ہو، تم ہر حال میں محتاج ہو جو احتیاجی سے پاک ہے وہ رَبُّ الْعَالَمِينَ ہے۔ جب انسان محتاج و عاجز ہے تو اس کو اللہ کے سامنے عاجزی کرنا ضروری ہے، تکبر نہ کرے، بعض انسان اس صفت کو بھول جاتے ہیں، رب العالمین پالنے والی ذات کو بھول کر خود خدائی کا دعویٰ کر لیتے ہیں، اپنی پرستش کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔

## ربوبیت کی تشریح

ربوبیت کا معنی ہے کسی چیز کو درجہ بدرجہ کمال تک پہنچانا جیسے باغبان بیج زمین میں ڈالتا ہے، پھر جب شاخ نکلتی ہے تو اس کو پانی دیتا ہے، پھر جب بڑا ہوتا ہے تو قلم کرتا ہے، پھر جب کمال کو پہنچتا ہے تو پتے اور پھل لاتا ہے، سرسبز و شاداب ہوتا ہے، اس طرح اللہ نے ہر چیز کو کمال تک پہنچایا۔

پھر ربوبیت خاص بھی ہے اور عام بھی، خاص پرورش جیسے ماں باپ اپنے لڑکے کے حق میں پرورش کرتے ہیں اور باغبان ایک یا دو باغ کے حق میں تربیت کرتا ہے، بادشاہ اور امیر اپنے اپنے ملک و لشکر کے حق میں تربیت کرتے ہیں۔ لیکن یہ قابل عبادت نہیں کیونکہ ان کی تربیت عام نہیں۔ جس کا تصرف سب عالم میں نہیں، تاثیر اس کے اختیار میں نہیں، اس کی پوجا کیسے ہو سکتی ہے۔

بعض لوگوں کو ظاہر سے دھوکا لگتا ہے جیسا کہ ہندوؤں کے گمان میں پانی جو روح ہے، ہندی میں اس کو بھیرون کہتے ہیں اور آگ پر جو مقرر ہے اس کو جوالا کہتے ہیں، بعض گنگا نام دے کر پوجتے ہیں، کوئی خواجہ خضر کے دھوکا سے دریا پر پھول چڑھاتے ہیں، کوئی قمر کو عقرب میں تلاش کرتا ہے کہ اس وقت شادی نہ کروں، کوئی سورج چاند کی تاثیر کو دیکھ کر ان کو پوجتا ہے۔ حالانکہ سورج کی تاثیر عالم حرارت میں ہے رطوبت میں نہیں، چاند کی تاثیر عالم رطوبت میں ہے حرارت میں نہیں۔ سورج رطوبت پیدا کرنے میں عاجز، چاند حرارت پیدا کرنے میں محتاج، یہ ایک دوسرے کی تاثیر میں عاجز و محتاج ہیں۔

بعض کو دھوکہ لگا کہ ستاروں کو موثر سمجھ کر پرستش کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ بارش دیتے ہیں۔

بخاری شریف میں حضرت زید بن خالد کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہوئی تو حضور ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا؟ سب نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے کہا مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ ہم اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش دیئے گئے تو ایسے لوگ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ میری ذات پر ایمان لانے والے ستاروں کی تاثیر کا انکار کرنے والے ہیں اور جنہوں نے کہا مُطِرْنَا بِنَوْءٍ كَذًا وَكَذًا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش دی گئی تو وہ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ یعنی میرا انکار کرنے والے اور ستاروں کو موثر حقیقی سمجھنے والے ہوئے حالانکہ بارش تو اللہ تعالیٰ دیتے ہیں۔

حدیث میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگوں نے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ نے ان کو دن کا وعدہ دیا لوگ جمع ہوئے۔ حضور ﷺ نے منبر کا حکم دیا اور اس کو عید گاہ میں رکھا گیا۔ حضور ﷺ تشریف لے گئے، اللہ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا اللہ کا وعدہ ہے کہ تم اس سے مانگو وہ قبول کرتا ہے، پھر یوں دعا فرمائی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَا لِكِ يَوْمَ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَعْنُ  
الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا غَيْثًا وَّاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً  
وَّبَلَاغًا اِلَى حَبِيْبٍ.

پھر بارش شروع ہوئی، حضور ﷺ نے لوگوں کو دیکھا کہ مکانوں، دیواروں  
میں چھپ رہے ہیں تو آپ نے اور فرمایا۔

اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ  
وَرَسُوْلُهُ.

کبھی آپ نے ان الفاظ سے بارش کی دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مُّرِيْنًا مُّرِيْعًا نٰفِعًا غَيْرُ  
ضَارٍّ عٰجِلًا غَيْرُ اَجَلٍ.

(رواہ ابو داؤد عن جابر بن عبد اللہ)

کبھی آپ ان الفاظ سے دعا کرتے۔

اَللّٰهُمَّ اَسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَاَنْشُرْ  
رَحْمَتَكَ وَاُخِيْ بِلَدِّكَ الْمَيِّتَ.

(رواہ ابو داؤد عن عمرو ابن شعيب)

تو جوذات بارش دیتی ہے وہی رب العالمین ہے، جو رب العالمین کا اقرار  
کرے اس سے اللہ بھی راضی ہوتا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت ابن مسعود  
سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں سب سے آخر میں جائے

گا اور جہنم سے سب سے آخر میں نکالا جائے گا، وہ شخص ہوگا جو ایک قدم اٹھائے گا جہنم سے نکلنے کے لئے دوسرا قدم رکھے گا تو منہ کے بل گرے گا، تیسرا قدم رکھے گا تو جہنم کی آگ اس کے جسم کو جھلسا دے گی، پھر کہے گا وہ ذات بزرگ و برتر ہے جس نے مجھے تجھ سے نجات دی۔ پھر سامنے ایک خوبصورت درخت دیکھے گا، اس کے ساتھ پانی کا چشمہ ہوگا، کہے گا اے اللہ! مجھے اس تک پہنچاتا کہ میں سایہ میں آرام کروں، چشمہ سے پانی پٹوں، اللہ فرمائے گا، تیری یہ خواہش پوری ہو تو دوسری چیز مانگے گا تو وہ اللہ کو وعدہ دے گا کہ پھر نہ مانگوں گا تو اللہ اس کو وہاں پہنچا دیں گے۔ پھر دوسرا درخت سامنے دیکھے گا جو پہلے سے خوبصورت ہوگا، ساتھ چشمہ ہوگا، کہے گا اس کے قریب کر دو تاکہ سایہ حاصل کروں، پانی سے سیر ہوں، اللہ تعالیٰ پہلے کی طرح فرمائیں گے۔ پھر تیسرا درخت پہلے سے عمدہ ہوگا جو جنت کے دروازے کے قریب ہوگا، کہے گا اس جگہ پہنچا دو پھر اور سوال نہ کروں گا، جب قریب ہوگا تو جنتیوں کی آواز سنے گا، کہے گا یا اللہ! مجھے محروم نہ کر، جنت میں داخل کر دے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اور مانگے گا؟ کہے گا نہیں اللہ فرمائیں گے تو اس پر راضی ہے کہ تجھ کو دنیا اور اس کی مقدار دوں۔ کہے گا اَتَسْتَهْزِئُ بِبَنِي وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔ اے سارے جہان کے پالنے والے آپ مجھ سے مذاق فرماتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہنسے گا اور فرمائے گا اب تو تمنا، آرزو کر، خدا اس کو یاد دلائیں گے جب تمام آرزوئیں ختم ہونگی تو اللہ فرمائے گا یہ بھی اور اس کا دس گنا تیرے لئے ہے۔ پھر اس کو حوریں اور بیویاں ملیں گی وہ کہیں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اٰخِيَاكَ لَنَا وَاٰخِيَانَا لَكَ۔ اس اللہ کی تعریف جس نے تجھے ہمارے لئے پیدا کیا

اور ہمیں تیرے لئے۔ یہ نجات رب العالمین کے اقرار کی وجہ سے ہوگی۔

## الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ کی تشریح

خدا رحمن و رحیم ہے، اس انسان کو پسند کرتا ہے جو دوسروں پر رحمت و شفقت کرے، جو آدمی اپنے اندر یہ حال پیدا کر لے وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں اللہ ان پر رحم کرتا ہے إِذْ حَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ جو زمین والوں پر رحم کرتا ہے جو ذات آسمانوں میں ہے وہ اس پر رحمت کرتی ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جس سے رحمت نکال لی گئی۔

ترمذی شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو چھوٹوں پر شفقت نہ کرے، بڑوں کی تعظیم نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے، برائی سے نہ روکے، وہ ہماری جماعت سے نہیں ہے۔

لہذا خلق خدا پر شفقت کریں، اولاد کی شفقت کے ساتھ تربیت کریں، یتیم کے ساتھ شفقت والا معاملہ ہو، ہمسایہ کے ساتھ رحمت و شفقت ہو، بلکہ پوری اللہ کی مخلوق کے ساتھ شفقت، محبت، پیار، نرمی، خوش خلقی ہو جس کے ثمرات و نتائج بہت عمدہ ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس کی ایک لڑکی ہے وہ اس کی پرورش کرتا ہے، ادب سکھاتا ہے، شفقت کرتا ہے، تو

أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ اللَّهُ اسے جنت میں داخل کریگا۔ اور فرمایا جس نے دو لڑکیوں کی شفقت سے کفالت کی بالغ ہونے تک تو أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ اس کے لئے اللہ جنت کو واجب کر دے گا۔ اور فرمایا جس کی تین لڑکیاں، تین بہنیں ہیں، ان کی پرورش کرتا ہے، شفقت سے ادب سکھاتا ہے تو كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ وہ جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔

بخاری شریف میں ایک اور روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی، اس نے کچھ مانگا تو آپ نے اسے ایک کھجور دی، اس کو اس نے دو حصے کیا، دو لڑکیاں تھیں ہر ایک کو ایک ایک حصہ دیا تو وہ چلی گئی، حضور ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ واقعہ ذکر کیا، فرمایا جو اولاد کی پرورش کے ساتھ آزما گیا تو یہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔

بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور ﷺ سے کہا کہ آپ اولاد سے شفقت و محبت و پیار کرتے ہیں، ان کی پیشانی چومتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں! تو اس نے کہا ہم تو ایسا نہیں کرتے۔ تو فرمایا اگر اللہ کسی کے دل سے رحمت نکال دے تو میں کیسے ڈال سکتا ہوں۔

یتیم کے ساتھ بھی شفقت کرو۔ ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا وہ گھر تمام گھروں سے بہتر ہے جس میں یتیم کے ساتھ حسن سلوک ہوتا ہے۔ وہ برا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بد سلوک ہو۔ فرمایا جو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر دے اسے ہر بال کے بدلے میں نیکی ملے گی۔



حضور ﷺ نے فرمایا جو یتیم کو اپنے کھانے میں شریک کرے گا اس کے لئے جنت واجب ہے۔ (رواہ شرح السنۃ عن ابن عباسؓ)

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ قساوت قلبی کا علاج ہے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا اور مسکین کو کھانا کھلانا۔

پڑوسی کے ساتھ بھی شفقت کرو۔ صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے ہمسایہ کے بارے میں وصیت فرمائی، میں نے خیال کیا کہ اس کو وارث بنائے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا جو ہمسایہ کو ایذا و تکلیف دیتا ہے، وہ کامل مؤمن نہیں اور وہ جب تک مزانہ بھگتے گا، اتنے تک جنت میں داخلہ نہ ملے گا۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں سوال ہوا کہ ایک عورت نماز روزہ صدقہ زیادہ کرتی ہے لیکن پڑوسی اس کی زبان سے تکلیف اٹھاتے ہیں، فرمایا وہ جہنمی ہے۔ دوسری عورت کے متعلق سوال ہوا کہ نماز روزہ صدقہ کم کرتی ہے مگر زبان سے ہمسایہ کو تکلیف نہیں دیتی، فرمایا وہ جنتی ہے۔

بیہقی میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا وہ انسان کا مل مؤمن نہیں جو خود سیر ہو پڑوسی بھوکا ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو کھانا تیار کرتیں، گوشت پکاتیں شور باز یادہ کرتیں، تیس گھروں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کھانا پہنچتا تھا۔

انسان دوسرے انسانوں پر شفقت کرے تاکہ آپس میں جڑ جائیں۔ حضور ﷺ

نے فرمایا مسلمانوں کی مثال مکان کی طرح بعض حصہ بعض حصہ کو مضبوط کرتا ہے، تو مسلمان بھی ایک دوسرے سے جڑے ملے ہیں۔ (رواہ البخاری عن ابی موسیٰؓ)

مسلم شریف میں حضرت نعمان بن بشیرؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مسلمان کی مثال ایک جسم کی طرح ہے۔ اگر سر میں درد ہو تو پورا بدن بے قرار، اگر آنکھ میں تکلیف ہو تو پورا جسم بے چین ہوتا ہے۔

اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ظلم نہ کرے، اس کو ہلاک و ذلیل نہ کرے۔ اور جو بندہ اپنے بھائی کے کام میں لگا ہوا ہے اللہ اس کی بھی حاجت و ضرورت کو پورا کریں گے۔ جو کسی مسلمان کے دنیا کے رنج و غم کو دور کرتا ہے اللہ بھی اس سے آخرت کے غم کو دور کرے گا۔ اور جو مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ بھی اس کے عیوب کو دنیا و آخرت میں چھپائیں گے۔ جب انسان میں مخلوق خدا پر شفقت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے تو وہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔

بخاری شریف کی ایک روایت ہے کہ ایک عورت فاسقہ و فاجرہ تھی، اس نے کنویں کے قریب کتے کا بچہ دیکھا، جس کی زبان پیاس سے باہر نکلی ہوئی تھی، وہ پیاس سے سسک بلک رہا ہے، ایڑیاں رگڑ رہا ہے، مٹی چاٹ رہا ہے، اس کو رحم آیا، اس نے موزے اتارے، اپنے دوپٹے سے باندھے اور کنویں سے پانی نکالا، اس کو پلایا تو اللہ نے اس کو جزاء دی کہ تو نے میری مخلوق پر رحم کیا، میں نے تجھے بخش دیا۔ ایک روایت میں مرد فاسق کا واقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلق خدا پر شفقت و رحمت و مہربانی کے ساتھ پیش آنے کی توفیق دے۔ (آمین)

## رحمن ورحیم میں فرق

- ۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں رحمن ورحیم کا معنی ہے ذوالرحمة کہ اللہ رحمت والا ہے۔ چونکہ رحمت کا معنی رقت قلب ہے اور اللہ اس سے پاک ہے اس لئے اس کا مجازی معنی مراد ہوگا یعنی انعام و احسان کیونکہ جس کا دل کسی پر نرم ہو جائے تو اس کا نتیجہ احسان سے نوازنا ہوتا ہے، وہ اس پر احسان کرتا ہے۔ تو یہاں بھی مراد یہی ہے کہ اللہ وہ ہے جو انعام و احسان کی بارش کرنے والا ہے۔
- ۲۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ رحمن ورحیم دونوں مبالغے کے صیغے ہیں۔ رحمن کا معنی بڑا مہربان، رحیم کا معنی نہایت رحم کرنے والا، جس میں الفاظ زیادہ ہوں تو اس کا معنی بھی زیادہ ہوتا ہے۔ زِيَادَةُ الْمَلْفِظِ تَدُلُّ عَلَى زِيَادَةِ الْمَعْنَى ضَابِطٌ هُوَ۔
- ۳۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ، رحمن جو بن مانگے دے، رحیم جو نہ مانگنے والوں سے روٹھ جائے۔

اللَّهُ يَغْضَبُ إِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهٖ وَابْنُ آدَمَ يَغْضَبُ حِينَ يُسْتَلُّ

خدا سے نہ مانگو وہ ناراض ہوتا ہے کہ میرا بندہ مجھ سے

مانگتا کیوں نہیں اور انسان مانگنے سے ناراض ہوتا ہے۔

یہی رحمن و انسان میں فرق ہے۔

۴۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ رحمن عام صفت ہے اور رحیم خاص صفت ہے

جیسے حدیث میں ہے يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَيَا رَحِيمَ الْآخِرَةِ۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ رحمن

ہے کہ مومن و کافر دونوں کو رزق دے رہا ہے۔

ادیم زمین سفرہ عام اوست      چہ دشمن بریں نغمہ چہ دوست  
روئے زمین خدائی دسترخوان ہے، ہر ایک اس سے کھا رہا ہے، موحد بھی،  
مشرک بھی، لیکن آخرت میں اللہ رحیم ہے، صرف مؤمنین پر رحمت کرے گا، ان کو  
جنت کے مہمان خانہ میں جگہ دے گا۔

۵۔ بعض نے فرق یہ ذکر کیا کہ رحمن اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، اس کے علاوہ  
کسی دوسرے پر اس کا استعمال نہیں ہو سکتا، اس لئے مسئلہ ہے کہ اگر کسی کا نام عبدالرحمن  
ہے تو اس کو رحمن کہہ کر نہ بلاؤ کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ اور رحیم کا لفظ عام ہے کہ اس کا  
اطلاق اللہ کے علاوہ حضور ﷺ پر بھی ہوتا ہے۔ وَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔

۶۔ رحمن کا معنی ہے بڑی نعمتیں عطا کرنے والا، اور رحیم کا معنی ہے چھوٹی نعمتیں

دینے والا۔

۷۔ رحمن کا معنی ہے جس کی رحمت عام ہو، ساری کائنات کو اس کی رحمت  
شامل ہو، رحیم کا معنی جس کی رحمت تمام ہو کامل و مکمل رحمت والا ہو۔

۸۔ بعض نے کہا رحمن پدری رحمت کا منبع ہے، رحیم مادری رحمت کا منبع ہے۔ باپ  
چاہتا ہے کہ میرا بیٹا فضل و کمال میں عروج کو پہنچے اور ترقی حاصل کرے، اپنے ہم  
زمانوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے اگرچہ اس کو مصائب برداشت کرنے پڑیں  
، محنت و جفا کشی کرے، کوشش کر کے معزز بن جائے۔ اور والدہ چاہتی ہے کہ میرے  
بیٹے کو کھانا پینا عمدہ ملے، لباس کپڑے قیمتی ہوں، رہائش اچھی ہو، آرام کی نیند کرے۔  
باپ کی نگاہ اصولی امور پر ہوتی ہے اور ماں کی نگاہ جزوی امور پر ہوتی ہے۔ تو اللہ

تعالیٰ رحمن بھی ہے، خدا چاہتا ہے کہ میرا بندہ صرف دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی معزز ہو اور اللہ رحیم بھی ہے وہ چاہتا ہے کہ میرا بندہ دنیا و آخرت میں راحت و آرام حاصل کرے۔

## مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ کی تشریح

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ وہ مالک ہے دن جزاکا، مالک ملک سے لیا گیا ہے جس کا معنی کسی شے پر ایسا قبضہ ہو کہ اس میں تصرف کرنے پر جائز قدرت رکھتا ہو، یوم کا معنی دن ہے، دین کا معنی جزاء ہے۔ یعنی اللہ کی ذات کو روز جزاء کی ملکیت ہے، اس دن کے تمام کام پر ملکیت صرف اللہ کی ہوگی۔ قیامت و آخرت کا عقیدہ بنیادی ہے، تمام سماوی کتب میں اس کا ذکر ہے، تمام اہل شریعت کا عقیدہ ہے۔ قرآن میں ہے إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ (الاعلیٰ ع ۱) آخرت کا دین سے ہونا یہ مضمون پہلے صحف میں بھی ہے جو اس کی تصدیق کرے، اقرار کرے، وہ مؤمن جو انکار کرے، وہ کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

## قیامت کے نام

قیامت کے مختلف نام ہیں جس کے بہت نام ہوں وہ اس کی عظمت کی دلیل ہے۔ علامہ سیوطی نے البدور السافرة فی امور الآخرة میں ۸۰ نام ذکر کئے ہیں، ان میں سے بارہ اہم نام ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱۔ الساعۃ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا (الحج ع ۱) قیامت کا دن

آکر رہے گا، اس میں شک نہیں، ساعت کا معنی گھڑی گھنٹہ، تو اس دن میں اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کا حساب تھوڑے سے وقت میں لے لے گا۔

۲۔ الْقِيَامَةُ وَ إِنَّمَا تُوَفُّونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ال عمران ع ۱۹)  
اس کا معنی کھڑا ہونے کا ہے، اس دن جبرئیل، فرشتے، تمام لوگ، اللہ کے آگے کھڑے ہونگے۔

۳۔ الْحَاقَّةُ: الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ (الحاقة ع ۱) یہ حق ہے ہمیں بتایا گیا ہے کہ دن حق ہے اس میں شک نہیں۔

۴۔ الْوَاقِعَةُ: إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (الواقعة ع ۱) وقوع سے ہے کہ یہ دن واقع ہونے والا ہے۔

۵۔ الْقَارِعَةُ: الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ (القارعة) جس کا معنی کھٹ کھٹانے کا ہے، اس دن میں دل لرز جائیں گے۔

۶۔ غَاشِيَةٌ: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ (الغاشية ع ۱) جس کا معنی چھپانے کا ہے، یہ دن اپنی نختیوں کی وجہ سے دلوں کو چھپالے گا، انسان حواس باختہ ہوں گے۔

۷۔ خَافِضَةٌ: خَافِضَةٌ جَسَدٌ كَمَا مَعْنَى پست کرنے والا، یہ دن کفار مشرکین کو جہنم کی پستی میں ڈلوائے گا۔

۸۔ رَافِعَةٌ: جَسَدٌ كَمَا مَعْنَى بلند کرنے کا ہے، اس دن نیک لوگوں کو بلند مقام دیئے جائیں گے۔

۹۔ آزِدٌ: مَعْنَى قَرِيبٌ آتِيهِ وَالِيٌّ كَمَا هُوَ، هَرَّآنِيهِ وَالِيٌّ قَرِيبٌ هُوَ وَآزِدٌ جَانِبٌ كَمَا هُوَ، تُوَقَّيْتُمْ كَمَا دُنِيَ آتِيهِ وَالِيٌّ هُوَ، قَرِيبٌ هُوَ، حَقِيقَةٌ مِثْلُ

موت اس کی تمہید ہے۔

۱۰۔ طامہ: فَإِذَا جَاءَتْ بِطَائِفَةُ الْكُبْرَى (النزعات ۲۷) معنی آفت، تو یہ دن بہت بڑی آفت کا ہے، قسمت کے فیصلے ہوں گے۔

۱۱۔ یوم التغابن: یہ غبن سے جس کا معنی دھوکہ، اس دن واضح ہوگا کہ دنیا دھوکہ تھی، زندگی کا قیمتی حصہ غلط چیزوں، نقصان دینے والی چیزوں میں گزرا، اچھے اعمال سے محروم رہے۔

۱۲۔ یوم الدین: یہ جزاء کا دن ہے، دنیا دارا العمل ہے، آخرت دارا الجزاء، اس میں نیک و بد اعمال کا بدلہ ملے گا، صلہ وصول کرنے کا دن ہے۔

## قیامت کے مناظر

اگر آج دنیا میں کوئی ناز و نعم میں عیش و عشرت میں مال و دولت میں کھیلتا ہے یہ اس کی دلیل نہیں کہ وہ اللہ کا محبوب و مقبول ہے۔ اور اگر کوئی دنیا میں مصیبتوں میں رنج فقر میں تکالیف میں گھرا ہوا ہو تو وہ اللہ کا مبغوض ہے۔ بلکہ جیسے آپ دیکھتے ہیں کہ دفتر و کارخانہ میں انسان محنت کرتا ہے، مشقت کرتا ہے، کپڑے خراب، دوڑ دھوپ میں لگا ہوا، گرمی تکلیف برداشت کرتا ہے، مگر کوئی یہ نہ کہے گا کہ مصیبت میں گرفتار ہے، بلکہ اس کو کامیابی سمجھتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس کو چھوڑ دے، تو وہ کہے گا کہ یہ میرا خیر خواہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں دن بعد مجھے اس کے بدلہ انعام وصلہ، تنخواہ ملے گی۔

حضور ﷺ نے فرمایا انبیاء و اولیاء زیادہ مصائب میں ہوتے ہیں۔ یہ مشکلات امتحان ہوتے ہیں، دل مطمئن ہوتا ہے البتہ کبھی اللہ دنیا میں بد عملی کی سزا کا نمونہ انسان

کو دکھا دیتے ہیں لیکن یہ پورا بدلہ نہیں وہ بدلہ قیامت کے دن ہوگا۔ اللہ کے عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ نیک و بد اچھے برے برابر نہ ہوں بلکہ ہر ایک کو اپنے کئے کے مطابق جزاء سزا ملے، اس کے لئے یہ دن مقرر کیا ہے۔

حدیث میں ہے یہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا، مگر مؤمن پر ہلکا ہو جائے گا۔ اس کے لئے اس دن کی درازی نماز پڑھنے کی مقدار ہوگی، بعض لوگ بلا حساب جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ منادی اعلان کرے گا جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے تھے وہ کہاں ہیں، وہ سن کر آئیں گے، بغیر حساب ان کو جنت میں داخلہ ملے گا۔

ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضرت عائشہؓ ایک مرتبہ رورہی تھیں، حضور ﷺ نے فرمایا کیوں؟ کہا آگ کو یاد کرنے کی وجہ سے، حضرت عائشہؓ نے کہا آپ اس دن اپنے اہل کو یاد کرو گے؟ فرمایا تین جگہ کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا۔

خدا کے روبرو جب روز جزا ہوگا

نہ باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا ہوگا

زوجہ اپنے شوہر کی نہ شوہر اپنی بیوی کا ہوگا

ستارے ٹوٹ جائیں گے زمین پر زلزلہ ہوگا

فرمایا ایک جبکہ اعمال تو لے جائیں گے یہاں تک کہ معلوم ہو کس کا پلہ بھاری

یا ہلکا رہا۔

دوسرا جب نامہ اعمال دیئے جائیں گے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ نامہ اعمال



دائیں ہاتھ یا بائیں ہاتھ یا پیٹھ کے پیچھے ملے گا۔ جس کو دائیں میں ملا وہ کہے گا، آؤ میرا نامہ اعمال پڑھو۔

تیسرا جبکہ پل صراطِ جہنم کی پشت پر رکھی جائے گی، بعض بجلی کی طرح گزریں گے، بعض سواروں کی طرح، بعض پیادہ کی طرح، بعض کٹ کر گریں گے۔ وہ حساب کا دن سخت ہوگا۔

بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس سے حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہوگا۔ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا (الانشقاق) کہ حساب آسان لیا جائے گا۔ فرمایا یہ آسان حساب صرف پیش کیا جاتا ہے کہ اس میں کوئی مناقشہ نہ ہوگا اور جس کے حساب میں مناقشہ ہوا، گرفت ہوئی، وہ ہلاک ہو گیا۔

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اس دن تین قسم کے لوگ ہوں گے۔ ایک پیادہ، دوسرے سوار، تیسرے منہ کے بل چلنے والے۔ سوال کیا گیا کہ حضرت منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ فرمایا جس اللہ نے قدموں پر چلایا ہے وہ منہ کے بل چلانے پر قادر ہے۔ پھر وہ اپنے کو بلندی اور کانٹوں سے منہ کے ساتھ بچائیں گے۔

جو کچھ کرو گے اس دن زمین گواہی دے گی يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (الزلزال) فرمایا زمین ہر مرد و عورت پر گواہی دے گی کہ فلاں دن میرے اوپر یہ کام کیا تھا آج نیکی کر لو ورنہ کل پچھتاؤ گے۔

ترمذی شریف میں ہے کہ ہر انسان نادم ہوگا، نیک کی ندامت کہ زیادہ نیکی

کرتا، برے کی ندامت کہ برے کاموں سے رک جاتا۔ حساب کے دن کی فکر کرو، کسی پر بھی ظلم نہ کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے کہا کہ میرے غلام ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں، خیانت کرتے ہیں، نافرمانی کرتے ہیں، میں ان کو برا کہتا ہوں، مارتا ہوں، تو میرا کیا حال ہوگا؟ فرمایا اس دن ان کے جھوٹ، خیانت اور تیری سزا کا موازنہ کیا جائے گا۔ اگر برابر تو معاملہ بھی برابر، اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے کم تو تجھے اجر ملے گا، اگر سزا زیادہ ہوگی تو تجھ سے بدلہ لیا جائے گا۔ وہ شخص علیحدہ ہو کر رونے لگا اور کہا حضرت گواہ ہوں کہ میں ان کو آزاد کرتا ہوں، اپنے لیے یہی بہتر سمجھتا ہوں۔ (رواہ الترمذی)

الْحَمْدُ کے بعد تین صفتوں کو بیان کیا رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ اس کی حکمت و نکتہ کیا ہے۔ تو علماء نے لکھا ہے جو کسی کی تعریف کرے تو وہ تین وجوہ سے خالی نہیں۔ یا تو تعریف کرنے والا جس کی تعریف کرتا ہے گزشتہ زمانوں میں اس کا پرورش یافتہ ہوتا ہے۔ یا بالفعل اس سے فائدہ کی توقع رکھتا ہے۔ یا آئندہ فائدہ حاصل کرنے کی غرض ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا کہ انسان میری تعریف کرے کیونکہ شکم مادر میں، ماں کے پیٹ میں اس کو پالنے والا میں ہوں۔ اور اب بھی مجھ سے رحمت کی توقع رکھے کیونکہ رحمن رحیم ہوں۔ اور آئندہ بھی مجھ سے توقع رکھے کیونکہ میں مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ہوں۔ یہ تین صفات ذکر کی ہیں تاکہ ثابت ہو کہ حقیقت میں حمد کے لائق ایک اللہ کی ذات پاک ہے۔

بخاری شریف میں فقہ امت حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم نے حضور ﷺ کی خدمت میں کہا کہ اللہ قیامت کے دن آسمان ایک انگلی پر، زمین ایک انگلی پر، پہاڑ اور درخت ایک انگلی پر، پانی اور نیچے کی تر مٹی ایک انگلی پر اور باقی مخلوق ایک انگلی پر رکھ کر ان کو حرکت دے گا اور فرمائے گا اَنَا اللّٰهُ، اَنَا الْمَلِكُ میں اللہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ ہنس پڑے کہ یہودی بھی میری تصدیق کر رہا ہے، پھر اس کی تصدیق میں یہ آیت پڑھی۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا

قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيٰتٌ مِّمَّ بِيْمِيْنِهٖ

سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ . (الزمر ۷۷)

ترجمہ: اور نہیں سمجھتے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہے اور زمین ساری ایک

مٹھی ہے دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اس

کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک ہے اور بہت اوپر ہے اس سے کہ یہ

شریک بتلاتے ہیں۔

اور مسلم شریف میں حضرت ابن عمر کی روایت ہے کہ اس طرح آسمان و زمین

کو ہاتھ میں لے کر اللہ فرمائے گا اَيْنَ مُلْكُ الْاَرْضِ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ

الْمُتَكَبِّرُونَ بادشاہ کہاں ہیں؟ سرکش اور متکبر کہاں ہیں؟ اور تمام کائنات کو ایک مٹھی

میں لے کر فرمائیں گے۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (المومن ۲۷)

ترجمہ: کس کا راج ہے اس دن؟ اللہ ہی کا جو کیلا ہے، دباؤ والا۔

جب اللہ کہیں گے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ کوئی جواب نہ دے گا۔ اللہ خود

کہے گا لِلّٰهِ الْوَحْدِ الْقَهَّارِ آج تو صرف غالب کی شان ہے۔

## قیامت کا دن اور عدل خداوندی

قیامت کا دن عقائد و اعمال کے مطابق صلہ، جزاء و سزا پانے کا دن ہے تاکہ

اللہ کی صفت عدل و حکمت کا ظہور ہو، اللہ کا ارشاد ہے۔

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا

لَا تُرْجَعُونَ (المؤمنون ۶۴)

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى. (القيمة ۲۴)

ترجمہ: کیا پس تم نے گمان کر لیا کہ ہم نے تم کو فضول پیدا

کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

دنیا میں نیک و بد، متقی و قاجر، مؤمن و کافر، فرمانبردار اور باغی بھی ہیں۔ تو ہر

ایک سے مناسب سلوک ہو، ورنہ خدا کا عدل ظاہر نہ ہوگا۔ کیونکہ دنیا کا بادشاہ اپنی مطیع

رعایا کو انعام اور باقی رعایا کو سزا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی عادل ہے، ایسا کرے گا۔

کیونکہ دنیا میں تو نیک و بد یکساں نظر آتے ہیں، ایک جیسا ظاہری سلوک ہے، دونوں کا

کھانا، پینا، لباس وغیرہ برابر ہے، بلکہ بعض اوقات بد اپنی زندگی عیش و عشرت کی

گزارتا ہے اور نیک تنگی کی زندگی گزارتا ہے۔ تو اس دنیوی زندگی کے بعد ایک ایسی

اخروی زندگی ہو، جس میں ہر ایک سے مناسب سلوک ہو۔

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ  
 فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ. (ص ع ۳)  
 ترجمہ: کیا ہم کریں گے ان کو جو ایمان لائے اور نیک  
 کام کئے ان کی طرح جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں یا  
 ہم کریں گے پرہیزگاروں کو گناہگاروں کی طرح۔

اس لئے مجازات اعمال کے لئے آخرت کا دن ضروری ہے، پھر انسان دنیا  
 میں جو اعمال کرتا ہے اس پر شہادت و گواہی ضروری ہے۔

## چار شہادتیں

### ۱۔ انبیاء و علماء کی شہادت

انبیاء و علماء کی شہادت کہ ہم نے ان کو احکام کی تبلیغ کی بات پہنچائی۔

وَجَاءِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ (الزمر ع ۶)

ترجمہ: اور حاضر ہوں گے پیغمبر اور گواہ۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ  
 عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا. (ص ع ۳)

ترجمہ: پھر کیا حال ہوگا جب بلاویں گے ہم ہر امت سے احوال  
 کہنے والا اور بلاویں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا۔

### ۲۔ ملائکہ معصومین کی شہادت

فرشتوں کی گواہی جو کاتب حسنت و کاتب سیئات، نیکیاں برائیاں لکھنے

والے ہیں۔

وَمَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ . (ق ع ۲)

ترجمہ: نہیں بولتا کچھ بات مگر ہے اس کے پاس ایک راہ

دیکھنے والا تیار۔

وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ . (ق ع ۲)

ترجمہ: اور آیا ہر ایک جی اس کے ساتھ ہے ایک ہانکنے والا

اور ایک احوال بتانے والا۔

### ۳۔ اعضاء کی شہادت

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ

وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ . (يس ع ۴)

ترجمہ: آج ہم مہر لگا دیں گے ان کے منہ پر اور بولیں

گے ہم سے ان کے ہاتھ اور بتلائیں گے ان کے پاؤں جو

کچھ وہ کما تے تھے۔

### ۴۔ زمین کی شہادت

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا . (الزلزال ع ۱)

ترجمہ: اس دن بتلائے گی زمین اپنے احوال۔

حدیث میں ہے زمین ہر مرد و عورت پر گواہی دے گی کہ میری پشت پر فلاں دن فلاں کام کیا تھا۔

باقی یہ شبہ کہ زمین اور اعضاء تو بے روح جامد چیزیں ہیں، یہ کیسے بولیں گے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر انسان اپنے اقوال تقاریر باتوں کو ٹیپ ریکارڈ میں بند کر کے پھر سوئی کو پھیر کر ٹیپ کردہ باتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ تو اللہ قادر ہے کہ ان افعال کو زمین و اعضاء میں ٹیپ کر دے، پھر قیامت کے دن مشیت ایزدی کی سوئی پھیر کر ان سے بلوائے، پھر اعمال کا وزن ہوگا۔

## اعمال کا وزن

ایک قول ہے کہ اعمال کو جسم دیا جائے گا، اچھے اعمال کو اچھی صورت اور برے اعمال کو بری صورت دی جائے گی اور اس جسم کو تولا جائے گا۔ یہ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ نامہ اعمال جو دفاتر ہیں، ان کو تولا جائے گا۔

تیسرا قول خود نفس اعمال کو تولا جائے گا۔ محاکمہ یہ ہے یہ تینوں طریق سے

وزن ہوگا کیونکہ یہ انسان کی قسمت کا آخری فیصلہ ہوگا تا کہ پھر کوئی شک و شبہ نہ ہو۔

باقی یہ شبہ کہ اعمال تو اعراض ہیں کیسے وزن ہوگا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر

تم تھرما میٹر کے ذریعہ بدن کی گرمی اور موسم گرما کا درجہ حرارت معلوم کر سکتے ہو تو اللہ

قادر ہے کہ اعمال کو وزن کرے۔

## اعمال کا وزن کون کرے گا؟

پھر وزن اعمال کون کرے گا؟ ایک قول کہ اللہ تعالیٰ وزن کرے گا۔  
 دوسرا قول کہ جبرئیل علیہ السلام کریں گے۔ تیسرا قول ملک الموت کرے  
 گا۔ چوتھا قول حضرت آدم علیہ السلام کریں گے۔ یہ سب درست ہیں کیونکہ اللہ آمر حکم  
 کرنے والا ہے اور شے کی نسبت حکم کرنے والے کی طرف ہوتی ہے اور جبرئیل قرآن  
 (قانون) لانے والے ہیں تو قانون شکنی کے مقدمہ میں اس کی حاضری ضروری ہے  
 اور ملک الموت اعمال کو چالان کرنے والا ہے جیسے پولیس چالان کرتی ہے۔ اس کی  
 حاضری گواہی کے لئے ہوگی تو فرشتہ ملک الموت کی گواہی ہوگی اور حضرت آدم علیہ  
 السلام بحیثیت اولاد کے سرپرست ہونے کے حاضر ہوں گے۔ وزن اعمال کے لئے  
 میزان کو عرش کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، حسنات کا پلہ عرش کے دائیں طرف، سینات  
 کا پلہ عرش کے بائیں طرف، حسنات کے سامنے جنت ہوگی اور سینات کے سامنے جہنم  
 ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حسنات کا پلہ بھاری فرمائے، حساب کی رسوائی سے محفوظ  
 فرمائے۔ (آمین)

## إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کی تشریح

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں ہم اور  
 صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم) اس میں انسان کی طرف سے اقرار اور حلف  
 نامہ ہے کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں، تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، تجھ کو



حاجت روا، مشکل کشا مانتے ہیں، تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں۔

## توسل کی تشریح

باقی توسل اور وسیلہ سے دعا کرنا یہ اس کے منافی نہیں کیونکہ اس میں دعا اللہ سے ہوتی ہے توسل بالذات والصفات والاعمال الصالحہ جائز ہے۔  
حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کے چچا نے ایک مرتبہ حضور ﷺ کے چہرہ کو آسمان کی طرف کیا اور اللہ سے کہا کہ اس کے طفیل سے بارش دے تو اللہ تعالیٰ نے بارش عطا فرمائی۔

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثَمَالُ الْيَتَامَى عَصْمَةٌ لِلْأَزَابِلِ  
ترجمہ: سفید چہرے والا ہے، جس کے چہرہ سے بارش طلب کی جاتی ہے،  
یتیموں کو کھانا کھلانے والا ہے اور بیواؤں کی حفاظت کرنے والا ہے۔  
اور بعد میں صحابہؓ حضور ﷺ کے چچا کے توسل سے بارش کی دعا کرتے تھے۔  
اللَّهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا.

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب قحط سالی ہوتی تو حضرت عمرؓ فرماتے یا اللہ! پہلے تیرے نبی کے توسل سے بارش مانگتے تھے، اب ہم تیرے نبی کے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے توسل سے مانگتے ہیں تو بارش شروع ہو جاتی۔

## عبادت کی تشریح

اس آیت میں ایک پہلو حمد و ثناء کا ہے کہ اللہ کی تعریف ہے کہ وہ لائق عبادت

و اطاعت ہے۔ اور ایک پہلو درخواست و دعا کا یہ ہے کہ اے اللہ! ہماری مدد کیجئے اور اس میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ایک اللہ کی عبادت ہو، ایک اللہ سے مدد مانگو۔

نَعْبُدُ عِبَادَتٍ سَعَى جَس كَا مَعْنَى هِيَ غَايَةُ الذَّلِّ مَعَ غَايَةِ الْحُبِّ لِعَنَى انسان اللہ کے سامنے انتہائی عاجزی انکساری ظاہر کرے، اس کی انتہائی تعظیم و انتہائی محبت کی وجہ سے تین صفتوں میں اس کا ذکر ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ زمانہ ماضی میں انسان اللہ کا محتاج ہے، اس نے اس کو جو دیا، بہترین شکل و صورت، عقل و بصیرت عطا کی۔ پھر الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ زمانہ حال میں انسان محتاج ہے کہ وہ پرورش کر رہا ہے۔ پھر مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ زمانہ مستقبل آئندہ میں یہ محتاج ہے۔ تو وہ اللہ کی عبادت کرے، اس سے مدد مانگے، اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

## عبادت کی اقسام

عبادت دو قسم ہے۔ ایک جو ظاہر سے متعلق ہے، دوسری جو باطن سے متعلق ہے۔ جو ظاہر سے متعلق ہے اس کی کئی اقسام ہیں۔

۱۔ زبان کی عبادت۔ اللہ کا ذکر کرنا، قرآن و حدیث پڑھنا، حضور ﷺ پر درود اور تہلیل اور دعا کرنا۔

۲۔ آنکھ کی عبادت۔ کعبہ کا دیکھنا، مسجد کا دیکھنا، قرآن تفسیر حدیث فقہ کو دیکھنا، بزرگوں کو دیکھنا، انبیاء، شہداء، اولیاء کی قبور کو دیکھنا۔

نبی کی قبر دیکھے تو کہے مجھے ان کی غلامی ملے، شہید کی قبر کو دیکھے تو کہے اللہ مجھے یہ رتبہ عطا کرے، ولی کی قبر کو دیکھے تو کہے اللہ دنیا کے بعد مجھے ان سے ملا دے اور جب

عام قبر دیکھے تو موت کو یاد کرے کہ ایک دن مجھے بھی جانا ہے۔ آسمان، زمین، درخت، پہاڑ، دریا، قدرت کے مناظر کو دیکھنا بہ نگاہ عبرت عبادت ہے۔

۳۔ کان کی عبادت قرآن وحدیث ووعظ سنے۔

خدا کے سوا دوسروں کو پکارنا، یا رسول اللہ کہنا، یا علی، یا حسین، یا شیخ عبدالقادر، خدا کے سوا دوسرے کے نام کا روزہ رکھنا، جیسے حضرت علیؑ کے نام کا، حضرت خضر کے نام کا، حضرت بی بی کے نام کا یہ سب امور غلط ہیں۔

عبادت بھی اللہ کی رضا کے لئے ہو، رسمی عبادت نہ ہو، جیسے ایک شخص نہ نماز پڑھتا ہے، نہ روزہ رکھتا ہے، حرام کھانے پینے سے پرہیز نہیں کرتا، البتہ جو انہیں کھیلتا، شراب نہیں پیتا، ناچ نہیں دیکھتا۔ تو اس سے کسی نے کہا تو اس نے جواب دیا یہ ہماری خاندانی شرافت ہے کہ ہمارے خاندان میں شراب نہیں پیتے وغیرہ، اس لئے میں کرتا ہوں۔ تو اس نیت میں حکم خدا کا خیال نہیں، اگر یہ خیال ہوتا تو نماز روزہ کرتا، تو اس کا کوئی ثواب نہ ہوگا۔

صرف اللہ کی عبادت کرنے کا مطلب ہے کہ اللہ کے برابر کسی کو نہ جانے، نہ کسی کی محبت اللہ کے برابر، نہ کسی کا خوف، نہ کسی سے امید، نہ کسی پر بھروسہ، نہ کسی کی اطاعت اتنی ضروری سمجھے جیسے اللہ کی عبادت ضروری، نہ اللہ کے علاوہ کسی کی نذر و منت، نہ اللہ کے علاوہ کسی کے سامنے عاجزی، نہ ایسے افعال جو انتہائی عاجزی کی علامت ہیں جیسے سجدہ۔ خلاصہ یہ کہ مخلوق کے ساتھ ایسا معاملہ نہ کیا جائے جو اللہ کا حق ہے۔

قرآن نے یہود و نصاریٰ کا شرک ذکر کیا۔

اتَّخَلُّوا أَعْيَابَهُمْ وَرُدُّوا عَنْهُمْ رُدًّا قَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَمُبْتَغِيٌّ (التوبة ع ۵)

(ترجمہ) ٹھہرا لیا اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا اللہ کو چھوڑ کر۔

حضرت عدی بن حاتم مسلمان ہونے سے پہلے نصرانی تھے تو انہوں نے کہا ہم اپنے علماء کی عبادت تو نہیں کرتے پھر ہم پر یہ الزام کیسے ہے؟ تو حضور ﷺ نے کہا کہ بہت سی چیزوں کو تمہارے علماء حلال قرار دیتے ہیں جن کو اللہ نے حرام کہا اور حرام قرار دیتے ہیں جن کو اللہ نے حلال کہا۔ کہنے لگے ہاں ایسے تو ہیں، اس میں ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ فرمایا یہی شرک ہے۔

حلال، حرام کرنے کا حق صرف اللہ کو ہے۔ جو اللہ کے احکام جاننے کے باوجود ان کے خلاف دوسرے کے قول کو واجب الاتباع سمجھے یہ شرک ہے۔ اللہ ورسول کا ذکر سننا، پرندوں حیوانوں کی آواز سن کر قدرت خدا کو معلوم کر کے اس کی محبت پیدا کرنا۔ حرام آواز طبلہ، سارنگی، ڈھولکی، نامحرم نوجوان عورت کی آواز سے پرہیز کرنا۔

۴۔ ہاتھ کی عبادت۔ قرآن و حدیث لکھنا، اسمائے الہیہ لکھنا، کسی ضرورت مند کو خط لکھ دینا، دعا لکھ دینا، قرآن کو اٹھانا، ہاتھ سے مصافحہ کرنا۔

۵۔ پاؤں کی عبادت۔ مسجد کی طرف جانا، اہل اللہ کی زیارت کے لئے جانا، جہاد کے لئے جانا، کسی ضعیف، بیوہ، یتیم، معذور کی امداد کے لئے جانا، مجلس و عظ میں حاضر ہونا، علم سیکھنے کے لئے جانا۔

حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا فرشتے ان کے پاؤں کے نیچے پر

بچھاتے ہیں جو مسجد میں اندھیرے میں آتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کے لئے نور ہوگا جس میں چل کر جنت میں پہنچیں گے۔

جو عبادات باطن سے متعلق ہیں ان کی کئی اقسام ہیں۔

۱۔ فکر کی عبادت۔ آیات قدرت میں فکر کرنا، قرآن کے معانی مطالب میں تدبر کرنا، آیات کی توجیہات و تطبیقات میں غور کرنا، احکام شرعیہ کے حکم میں فکر کرنا، ایک ساعت کی فکر ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے، یہ عبادت کا مغز ہے۔

۲۔ نفس کی عبادت۔ تکالیف شرعیہ پر صبر کرنا جیسے گرمی میں روزہ اور سردی میں وضو غسل کرنا، مسجد میں اعتکاف۔ اور مصائب پر صبر کرنا جیسے اولاد مر جائے، مال ہلاک ہو جائے، حادثہ میں زبان اور ہاتھ سے بے صبری نہ کرے، نہ بے صبری کی باتیں کرے۔

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ لَيْسَ مِنْأَمَنٍ

ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا نوحہ کرنے والوں پر اللہ اور فرشتوں کی

لعنت ہوتی ہے اور ان کو گندھک کا کپڑا دوزخ میں پہنایا جائے گا جس سے آگ زیادہ بڑھے گی۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میت پر تین دن سوگ کرنے کی اجازت ہے اور خاوند مر جائے تو عورت چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

لیکن لوگوں میں رسوم آگئیں کہ چالیس دن تک چار پائی پر نہ سونا، ٹاٹ بچھا کر سونا، اور ہر دن صبح اکٹھے ہو کر رونا، عید سال میں آئے تو عید نہ کرنا، پھر چہلم کو روح

نکلواتے ہیں، قبر پر روشنی اور چادر چڑھاتے ہیں، عورتیں مل کر قبر پر جائیں، یہ بدعات ہیں، ان امور سے بچو۔ حدیث میں ہے بدعتی کی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ خدا تعالیٰ قبول نہیں کرتے۔

۳۔ عبادت قلب۔ اللہ کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی، اللہ کی رحمت کی امید اور اس کے عذاب سے ڈرے۔

۴۔ عبادت روح۔ وہ یہ کہ کوشش کرے کہ انوارات الہیہ کا مشاہدہ ہو۔

۵۔ عبادت سر۔ جس نے سردیا ہے اس کے در پر جھکائے، اس کے نام کا مراقبہ کرے۔

۶۔ عبادت مال۔ زکوٰۃ دے، صدقہ فطر ادا کرے، قربانی کرے، فقراء و اقرباء کی خدمت کرے، ان عبادات میں کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ شرک کہتے ہیں کہ کوئی مورتی بناؤ اس کو خدائی اختیارات کا مالک سمجھ کر اس کو سجدہ کرو۔ حالانکہ شرک یہ ہے کہ جو اللہ کا حق ہے وہ کسی دوسرے کو دے۔ دوسرے کسی سے اولاد مانگنا، غیروں کی نذر منت ماننا، اولاد کے نام شرکیہ رکھنا، عبدالنبی، بندہ علی، بندہ حسین، سالار بخش، پیر بخش۔ اور ارادہ میں اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کرے جیسے کہے وہ ہوگا جو اللہ اور اس کا رسول چاہے گا، یا جو اللہ اور مرشد چاہے گا۔

خدا کے علم کے برابر پیر کا علم سمجھنا، پیر کو حاجت روا سمجھنا، خدا جیسی اس کی تعظیم کرنی، سجدہ کرنا، خدا کے سوا دوسروں کو مشکلات میں مافوق الاسباب سمجھنا۔ یہ نہیں کہ

اس آیت سے یہ بات نکالی جائے کہ تقلید بھی شرک ہے۔ کیونکہ عام مسلمانوں کو احکام شرعیہ کا علم نہیں ہوتا، ان احکام کے نکلنے کی صلاحیت نہیں ہوتی تو وہ اپنے امام عالم کے قول پر اعتماد کر کے اس پر عمل کرتا ہے۔ یہ عمل تو کتاب و سنت سے مستفاد ہے اور اس کا خود اللہ نے حکم دیا ہے **فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ** (الانبیاء ع ۱) ترجمہ: جس کا علم تم کو نہیں اہل علم سے پوچھو۔ جو افعال و اعمال شرک کی علامات ہیں وہ بھی شرک میں داخل ہیں۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ پورے قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ ہے اور سورۃ فاتحہ کا خلاصہ یہی آیت ہے۔ کیونکہ اس میں شرک سے براءت اور اپنی قوت سے بھی بری ہونے کا اعلان ہے کہ ہم سے کیا ہو سکتا ہے ہم تو کچھ بھی نہ کر سکتے اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی۔ تو جب انسان پانچ نمازوں میں یہ اقرار کرتا ہے، حلف نامہ اٹھاتا ہے، تو اس کو چاہئے کہ اللہ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرے ہر قسم کے شرک سے پرہیز کرے، خدا کا حق دوسرے کو نہ دے، اس لئے جو درجہ اللہ کی اطاعت کا ہے دوسرے کو دے تو یہ بھی شرک ہے، اللہ کی مشیت کے ساتھ دوسرے کو شریک کرے یہ بھی شرک ہے مثلاً کہے کہ وہ ہوگا جو اللہ اور اس کا رسول ﷺ چاہے گا، جو اللہ اور میرا مرشد چاہے گا۔

نسائی شریف میں حدیث ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا **مَا شَاءَ اللَّهُ وَمَا شِئْتُ** تو آپ نے فرمایا **جَعَلْتَنِي لِلَّهِ نِدًّا** مجھے تو نے اللہ کے برابر کر دیا۔ جب کہو تو صرف ماشاء اللہ کہو، ایسے اعمال افعال جو علامات شرک ہیں وہ بھی شرک ہیں۔

حضرت عدی بن حاتم مسلمان ہونے کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں آئے، صلیبی نشان پڑا ہوا تھا، اگرچہ عقیدہ نصرانیوں جیسا نہیں تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی پر لٹکا دیئے گئے اور وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے مگر حضور ﷺ نے فرمایا یہ بت کا نشان اتار دو۔

لیکن آج بہت سے مسلمان اس میں مبتلا ہیں، صلیبی نشان لگانا شرک کے جرم کا ارتکاب کرنا ہے، بیت اللہ کے علاوہ دوسرے گھر کا طواف بھی شرک ہے، ان تمام اقسام شرک سے اپنے آپ کو بچاؤ، ایک اللہ کی عبادت کرو۔  
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عبادت کے دس قسم ہیں۔

۱۔ نماز

۲۔ روزہ

۳۔ زکوٰۃ

۴۔ حج بیت اللہ

۵۔ تلاوت قرآن

۶۔ ذکر الہی

۷۔ رزق حلال حاصل کرنا

۸۔ پڑوسی، ہمسایہ کے حقوق ادا کرنا

۹۔ لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

۱۰۔ اتباع سنت رسول اللہ ﷺ کرنا



## استعانت کی تشریح

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ حضرت ابن عباسؓ یہ تفسیر کرتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کرتے ہیں غیر کی نہیں کرتے اور آپ سے مدد مانگتے ہیں غیر سے نہیں مانگتے۔ کسی سے مدد مانگنا، اس کے چار قسم ہیں۔ پہلے دو قسم نہ شرک، نہ کفر، نہ حرام، نہ یہ مدد مانگنا اللہ کے ساتھ خاص ہے بلکہ غیر سے یہ مدد مانگنا جائز ہے۔

۱۔ مادی اسباب سے کسی انسان سے مدد مانگنا۔ اس کے بغیر تو دنیا کا نظام بھی نہیں چل سکتا، ہر انسان دوسرے سے ایسی مدد لیتا ہے، دیکھئے درکھان، مزدور، لوہار، سنار مخلوق کی خدمت کرتے ہیں تو یہ دین و شریعت میں ممنوع نہیں۔

۲۔ غیر مادی اسباب کے ذریعہ کسی ولی بزرگ سے کہنا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو یا ان کا وسیلہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے یہ بھی شرک اور حرام نہیں، آیات و روایات قرآن و حدیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔

۳۔ کسی دوسرے کو اللہ کی طرح قادر مطلق، مختار مطلق، سمجھ کر حاجت مانگنا خواہ نبی ہو، ولی ہو، یا فرشتہ ہو۔ یہ واضح کفر ہے، کفار مشرکین بھی اپنے دیوتاؤں کو ایسا نہیں مانتے تھے۔

۴۔ قادر مختار اللہ کو جانے، سب اختیارات اللہ کے پاس مانے، لیکن یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ نے کسی فرشتہ، نبی یا ولی کو ایک حصہ اختیارات و قدرت کا سونپ دیا ہے، یہ شرک ہے۔ اللہ سے استعانت و مدد مانگو، انبیاء نے یہی تعلیم دی ہے۔

حدیث میں ہے اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تَجَاهَكَ

وَإِذَا سَأَلْت فَاسْئَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتْ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ  
اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ  
لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ  
قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضور ﷺ کے پیچھے تھا تو آپ نے فرمایا اے غلام! تو اللہ کے حقوق کی حفاظت کر، اللہ دنیا و آخرت میں تیری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ کے احکام کی نگرانی کر، اللہ کی مدد کو اپنے سامنے پائے گا، جب مانگے تو اللہ سے مانگ اور جو مدد چاہے اللہ سے مدد مانگ، اگر تمام لوگ تجھے نفع پہنچانا چاہیں تو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا مگر جو اللہ نے تیرے لئے لکھا ہے اور اگر نقصان پہنچانا چاہیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا مگر جو اللہ نے لکھا ہے، قلم رک چکی ہے اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔

## إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ كِي تَشْرِيح

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ حضرت شاہ عبدالقادرؒ معنی کرتے ہیں چلاتے رہو ہم کو سیدھی راہ پر۔ یعنی اللہ سے دوام اور ہمیشگی کی دعا کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ بعض نے ہدایت کا معنی ذکر کیا ہے إِيضًا إِلَى الْمَطْلُوبِ یعنی منزل مقصود تک پہنچانا اور بعض نے ہدایت کا معنی ذکر کیا ہے إِذَاءَةُ الطَّرِيقِ یعنی صرف راہ دکھانا۔ بیضاوی نے ہدایت کا معنی ذکر کیا ہے دَلَالَةٌ بِلُطْفٍ مہربانی کے ساتھ رہنمائی کرنا۔

## اقسام ہدایت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں قوی ظاہرہ و باطنہ پیدا فرمائے ہیں جس کے ذریعے وہ ہدایت حاصل کرنے پر قادر ہوتا ہے اور اپنی ضروریات کی طرف رہنمائی پاتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے دلائل متعین کر دیئے جس کے ذریعہ انسان حق و باطل اور صلاح و فساد میں فرق کر سکتا ہے۔

۳۔ بعض ایسے امور مخفی تھے جو قوی تھے اور دلائل سے معلوم نہ ہو سکتے تھے تو اس لئے رسولوں کا بھیجا آسمانی کتابوں کو نازل کیا تاکہ وحی کے ذریعہ بندوں کی رہنمائی ہو۔

۴۔ بعض اسرار و رموز کا انکشاف بندوں پر اللہ نے کیا انبیاء پر وحی کے ذریعہ اور اولیاء پر الہام کے ذریعے اور سچے خوابوں کے ذریعہ، یہ قسم انبیاء و اولیاء کے ساتھ خاص ہے۔

## درجات ہدایت

۱۔ ہدایت کا پہلا درجہ جو تمام مخلوقات کو شامل ہے۔ انسان، حیوان، نباتات، جمادات وغیرہ سب کو شامل ہے۔ قرآن مجید میں ہے اَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى (طہ ع ۲) ہر چیز کو اللہ نے خلقت عطا فرمائی پھر اس کے مناسب اس کو ہدایت دی جس کی وجہ سے ہر چیز اپنا فرض ادا کر رہی ہے کیونکہ کائنات کے ہر ذرہ ذرہ میں

اپنے درجہ کے موافق زندگی و احساس ہے اور شعور و عقل ہے۔ یہ دوسری چیز ہے کہ بعض چیزوں میں حیات زیادہ اور بعض میں کم ہے جس کی وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بے جان ہیں، بے شعور ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان کو مکلف نہیں کیا گیا ورنہ ہر چیز میں حیات و احساس ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے **وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ** (بنی اسرائیل ع ۵۷) ہر چیز اللہ کی تسبیح کہہ رہی ہے مگر تم نہیں سمجھتے۔ تو اللہ کی تسبیح کہنا اللہ کی معرفت پر مبنی ہے اور معرفت عقل و شعور سے ہوتی ہے۔

۲۔ ہدایت کا دوسرا درجہ جو صرف ذوی العقول کے ساتھ خاص ہے یعنی انسان اور جن۔ اللہ تعالیٰ نے رسل کو بھیجا اور کتابوں کو اتارا، جس نے قبول کیا وہ مؤمن ہوئے، ورنہ کافر ہوئے۔

۳۔ ہدایت کا تیسرا درجہ۔ جو صرف مؤمنین و متقین کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ بغیر واسطہ اپنے بندوں پر فیضان کرتے ہیں۔ یہی اللہ کی طرف سے توفیق ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسلامی ہدایات پر عمل کرنا آسان ہوتا ہے اور اس کے خلاف عمل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا** (العنکبوت ع ۷) کہ جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں تو ہم ان کو اپنے راستوں کی مزید ہدایت دے دیتے ہیں۔

حضرت تھانویؒ نے اس کی مثال بیان کی ہے۔ جیسے والدین اپنے چھوٹے بچے کے چلنے کے مشتاق ہوتے ہیں، پھر اس کو چلاتے ہیں، پھر اس کی تھکاوٹ محسوس

کرتے ہیں تو اس کو شفقت کی وجہ سے اٹھا لیتے ہیں۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے راستے میں تم کچھ محنت کرو، مجاہدہ کرو، تو ہم بھی تم کو منزل مقصود تک پہنچادیں گے۔

اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے ہر ایک نے کوشش کی ہے۔ اولیاء، انبیاء، آخر عمر تک اس ہدایت کی زیادتی کو اللہ سے طلب کرتے رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ و حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صراطِ مستقیم سے مراد دین اسلام ہے۔ جس میں نہ افراط ہے، نہ تفریط ہے، نہ حد سے بڑھنا ہے، اور نہ کوتاہی ہے۔ پورا قرآن اور سب تعلیمات نبویہ اس صراطِ مستقیم کی تشریح ہیں۔ حافظ ابن قیمؒ نے کہا کہ صراطِ اصل میں اس راستے کو کہتے ہیں جس میں پانچ

چیزیں ہیں۔

۱۔ مستقیم ہو یعنی سیدھا ہو۔

۲۔ مقصود تک پہنچانے والا ہو۔

۳۔ سب راستوں سے زیادہ قریب ہو۔

۴۔ وسیع اور کشادہ ہو۔

۵۔ مقصود تک پہنچنے کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ نہ ہو۔

صراط کے ساتھ مستقیم کی صفت ذکر کر کے اشارہ کیا کہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے سب سے زیادہ قریب یہی صراطِ مستقیم ہے، باقی راستے گمراہی کی طرف جاتے ہیں۔ ارشاد فرمایا وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا

السَّبِيلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ (الانعام ع ۱۹) یہی سیدھی راہ ہے، اس پر چلو، دوسرے راستوں پر نہ چلو، وہ تم کو اللہ تعالیٰ سے ہٹادیں گے۔

## صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ كِتَابِ تَشْرِيحِ

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اے اللہ ہمیں ان کے راستہ پر چلا جن لوگوں پر تو نے اپنا خاص انعام کیا ہے، جن پر اللہ کا انعام ہے وہ چار طبقات ہیں، جس کا ذکر سورۃ نساء میں ہے وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ (النساء ع ۹) جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی اطاعت کی وہ ان کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا، اور وہ چار طبقے ہیں انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔ سب سے اعلیٰ درجہ انبیاء کا ہے، پھر صدیقین کا ہے جن میں کمالات باطنی نبی کی امت میں سب سے زیادہ ہوتے ہیں، پھر شہداء کا جنہوں نے دین کے لئے اپنی جان تک قربان کر دی، پھر صالحین کا جو شریعت کے پورے تقابح ہوتے ہیں یعنی نیک اور دیندار لوگ۔ تو اب اللہ سے یہ دعا کی گئی کہ ہمیں انعام والوں کی راہ پر چلا اور دارالانعام میں پہنچا یعنی جنتیوں کی راہ پر چلا اور جنت میں پہنچا۔

قرآن میں ہے فَبِهَدْيِهِمْ أَتَقْتَدُوا (الانعام ع ۱۰) کہ ان کی راہ پر چل، جیسے

وہ حق پرست تھے تم بھی حق پر چلو، سلف کا طریقہ اپناؤ،

## کتاب اللہ و رجال اللہ

اصلاح کیلئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔

- ۱۔ کتاب اللہ۔ قرآن مجید میں انسان کی زندگی کے لئے ہر شعبہ میں رہنمائی ہے۔
  - ۲۔ رجال اللہ۔ یعنی وہ اہل اللہ جو قرآن کے معیار پر پورے اترتے ہوں۔
- قرآن کا عملی مفہوم ان سے سمجھا جائے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ محض قرآن و حدیث کا مطالعہ انسانی تربیت و تعلیم کے لئے کافی ہے، حالانکہ یہ غلط ہے، محض ترجمہ و تفسیر دیکھ لینا کافی نہیں، بلکہ اس کے لئے ماہر قرآن سے تعلیم و تربیت کا حاصل کرنا ضروری ہے، اگر محض کتاب کافی ہوتی تو اللہ تعالیٰ رسولوں کو نہ بھیجتے جبکہ محض کتاب کے مطالعہ سے انسان ڈاکٹریا انجینئر نہیں بن سکتا، روٹی پکانا، کپڑا سینا، وغیرہ ان کاموں کو حاصل نہیں کر سکتا، بلکہ ان کے لئے کسی ماہر سے تعلیم کی ضرورت ہے تو قرآن سمجھنے کے لئے بھی ماہرین کی ضرورت ہے۔ اس لئے اللہ نے فرمایا کہ اگر سیدھی راہ تلاش کرنا چاہتے ہو تو ان کی راہ تلاش کرو، ان کا راستہ اختیار کرو جو اہل انعام ہیں اور قرآن کی عملی تصویر ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ کے بعد نبی تو نہیں اس لئے صراط مستقیم کو متعین کرنے کے لئے ان کا ذکر کیا جو قیامت تک آتے رہیں گے۔ یعنی صدیقین، شہداء، صالحین۔
- ایک حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ پہلی امتوں میں بہتر فرقے ہوئے اور میری امت میں تہتر فرقے ہونگے، سب گمراہی پر ہوں گے، ایک جماعت حق پر ہوگی۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ کونسی جماعت ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا مَا آتَاَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي وَهِيَ جَمَاعَتُ حَقِّ وَالِي هُوَ جُو مِيرِے اور میرے صحابہؓ کے طریقہ پر ہوگی۔

دوسری حدیث ہے حضرت ابن مسعود سے روایت ہے من کان مستألفیسن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیه الفتنة اولئک اصحاب محمد ﷺ كانوا الفضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علماً اقلها تكلفا اختارهم الله لصحبة نبيه ولاقامة دينه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم على اثرهم وتمسكوا بما استطعتم من اخلاقهم وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقیم. (رواه رزین)

(ترجمہ) جسے دین کی راہ اختیار کرنی ہے تو وہ ان کی راہ اختیار کرے جو دنیا سے گزر چکے ہیں اور وہ حضور ﷺ کے صحابہ ہیں جو اس امت کا سب سے افضل ترین طبقہ ہے، دل ان کے پاک تھے، علم ان کا گہرا تھا، تصنع ان میں نہیں تھا، اللہ نے ان کو اپنے نبی کی صحبت اور دین کی سر بلندی کے لئے چن لیا تھا، اس لئے ان کی فضیلت کو پہچانو اور ان کے نقش قدم پر چلو اور جتنی تم میں طاقت ہے ان کے اخلاق اور سیرت کو مضبوطی سے پکڑو، وہ سیدھی راہ پر تھے۔

تو اسلاف کے طریقہ کو اپنانا ہوگا، اسی میں کامیابی ہے اور یہ طریقہ ماہرین قرآن اور اہل اللہ کی صحبت سے حاصل ہوگا۔

لفظ تو لفظ ہی سکھاتے ہیں

آدمی آدمی بناتے ہیں

نہ کتابوں سے نہ عظموں سے نہ ذر سے پیدا

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا



## غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کی تشریح

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ یا اللہ ہمیں ان لوگوں کی راہ پر نہ چلا جن پر آپ کا غضب کیا گیا ہے اور نہ ان لوگوں کی راہ پر جو گمراہ ہیں۔

## مغضوب علیہم اور ضالین کا مصداق

مغضوب علیہم اور ضالین سے کون مراد ہیں؟ اس میں چند اقوال ہیں۔

۱۔ مغضوب علیہم سے مراد یہود ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں غضب کا اطلاق یہود پر ہوا۔ مَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضِبَ عَلَيْهِ (المائدہ ع ۹) قَبَاءُ وَابْغَضِبِ عَلٰی غَضِبِ (البقرہ ع ۷۷) جن پر اللہ نے لعنت کی اور غضب کیا وہ کمالائے غصہ پر غصہ، یہ یہودی ہیں۔

اور ضلال کا اطلاق نصاریٰ پر ہوا ہے۔ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا (المائدہ ع ۹) جو خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا، یہ نصاریٰ ہیں۔

۲۔ بعض نے کہا کہ مغضوب علیہم کافر، متعنت، معاند جو دیدہ و دانستہ

کفر کرے اور ضالین سے مراد عاصی متعمد جو جان بوجھ کر گناہ کرے۔

۳۔ بعض نے کہا کہ مغضوب علیہم بدعتی ہے اور ضالین گناہ گار ہے۔

۴۔ بعض نے کہا ایمان دو چیزوں کے درمیان ہے۔ ایک خوف یعنی اللہ کا ڈر

دوسرا جاء یعنی اللہ سے امید۔ مغضوب علیہم وہ ہیں جو اللہ کو صرف قہار جانتے

ہیں اور غفور نہیں مانتے اور ضالین وہ ہیں جو اللہ کو صرف غفور جانتے ہیں اور قہار نہیں

مانتے۔ حالانکہ اللہ کی ذات قہار بھی ہے، غفور بھی ہے۔ بخشنے پر آئے، کوئی پکڑ نہیں سکتا اور پکڑنے پر آئے، کوئی چھڑا نہیں سکتا۔

قرآن میں ہے نَبِيٌّ عِبَادِيْ اَنِيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنْ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ (الحجر ع ۴) میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں اور میرا عذاب دردناک عذاب ہے۔

حضور ﷺ سے جو مغمضوب علیہم اور ضالین کی تفسیر یہود و نصاریٰ کے ساتھ منقول ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ مغمضوب علیہم اور ضالین صرف یہود و نصاریٰ ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ مغمضوب علیہم اور ضالین میں ہر قسم کے کافر فاسق گمراہ داخل ہیں، جن کے کامل فرد یہود و نصاریٰ ہیں۔

ہمارے اسلاف کا قول ہے کہ اس امت کے علماء سے جو بگڑا وہ یہود کے مشابہ ہوا کیونکہ وہ یہود کی طرح حسد میں گرفتار ہوا، اغراض نفسانی کی وجہ سے مسائل میں تحریف کی، رشوت لے کر غلط فتوے دیئے اور حق دباطل میں تمیز نہ کی اور اس امت کے زاہدوں سے جو بگڑا وہ نصاریٰ کے مشابہ ہوا کیونکہ اس نے اپنی عبادت میں شریعت کی بجائے اپنی خواہش کو ترجیح دی اور نصاریٰ کی طرح تعظیم میں اتنا غلو کیا کہ بزرگوں کو رب کا درجہ دیا اور قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

# انوار القرآن

قرآن مجید کی آخری تین

سورتوں کی تفسیر

## ازافادات

شیخ الاسلام حضرت درخوہی ہستی بنکے علمی جانشین  
 شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر  
 شیخ طریقت شفیق الرحمن درخواستی نور اللہ  
 حضرت مولانا

بانی۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور



## انوار القرآن

قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کی تفسیر

برموقع ختم دورہ تفسیر القرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ  
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ  
اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ لَهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ  
وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا نَظِيرَ لَهُ وَلَا  
مِثْلَ لَهُ وَلَا مِثَالَ لَهُ وَلَا ضِدَّ لَهُ وَلَا نِدَّ لَهُ وَلَا كُفُوَ لَهُ وَلَا شِبَهَ لَهُ  
وَلَا مُعَانِدَ لَهُ وَلَا مُجَانِسَ لَهُ وَلَا مُقَابِلَ لَهُ وَلَا وَالِدَ لَهُ وَلَا مَوْلُودَ  
لَهُ وَلَا وِزِيرَ لَهُ وَلَا مُشِيرَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَسَدَنَّا وَشَفِيعَنَا  
وَمَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَحَبِيبَ رَبِّنَا وَطَبِيبَنَا وَطَبِيبَ قُلُوبِنَا وَاِمَامَنَا  
وَمُرْشِدَنَا وَهَادِيََنَا وَبَشِيرَنَا وَنَذِيرَنَا وَامِينَنَا وَرَحِيمَنَا وَكَرِيمَنَا وَ  
نَبِيَّنَا وَرَسُولَنَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنَ الْمُصْطَفَى خَاتَمَ الْاَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ  
بَعْدَهُ وَلَا رَسُولَ بَعْدَهُ..... اَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝  
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا  
خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝  
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ  
النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوسْوِسُ  
فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

**تمہید۔** آج کا دن جمعہ المبارک کا دن ہے۔ جو عظمت اور برکت والا ہے اور  
اللہ نے جو ہمیں نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ عطاء فرمایا ہے وہ بھی عظمت اور برکت  
والے ہیں اور جو کتاب قرآن مجید ہمیں ملی یہ کتاب بھی عظمت و برکت والی ہے اور جو  
انسان کلام الہی کو پڑھتا ہے اور سنتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی عظمت  
والا بنا دیتے ہیں۔

آج کی یہ تقریب بھی ختم دورہ تفسیر قرآن مجید کی ہے۔ جن طلبہ نے شعبان  
ورمضان میں جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں قرآن مجید کی تفسیر پڑھی ہے آج ان کی  
تقسیم اسناد کی تقریب ہے۔ جس میں ان کو سندیں دی جائیں گی ان کی محنت کا ان کو  
شمرہ ملے گا۔

ہمارے بزرگوں کا یہی طریقہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ پر  
قرآن مجید کی آخری تین سورتیں پڑھائی جاتی ہیں اور آپ کو بھی دعوت دی گئی ہے  
تاکہ آخری سبق میں تم بھی شریک ہو جاؤ اور اجر و ثواب حاصل کر لو کیونکہ مزدور کو  
مزدوری آخر میں ملتی ہے اس لئے تمام ساتھی ادب و توجہ کے ساتھ ان آخری سورتوں کا  
درس سنو۔

اگرچہ بعض چیزیں اہل علم کے لئے ہوتی ہیں مگر ان کے سننے پر بھی آپ کو ثواب ملے گا اس لئے اب اختصاراً بارہ چیزیں ذکر کی جاتی ہیں جن کو طلبہ تو مقدمۃ القرآن اور ترجمہ میں معلوم کر چکے ہیں۔ مگر آپ بھی آج سن لو تا کہ آپ کا نام بھی قرآن کے طلبہ کی فہرست میں شمار ہو جائے۔

### سورتوں کا ربط

ان کا ما قبل سے کیا تعلق ہے تو سورۃ کوثر میں خاتم الانبیاء کے فضائل و فرائض کا ذکر تھا تو اللہ نے فرمایا جب ہم نے آپ کا شان بڑھایا ہے تو آپ نے کام بھی بڑا کرنا ہے یعنی اللہ کی توحید کی دعوت دینی ہے تو اسی لئے سورۃ الکافرون میں مسلک خاتم الانبیاء کا ذکر ہے کہ ساری زندگی آپ لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے رہیں جب توحید کی دعوت کی بات آئی تو خطرہ ہوا کہ اب کفار و مشرکین و منافقین و یہود و نصاریٰ جو توحید کے دشمن ہیں۔ یہ مخالفت کریں گے تو اللہ نے فرمایا آپ ان کی مخالفت کی پروا نہ کریں ہم تمہاری مدد کریں گے اس لئے سورۃ النصر میں وعدہ نصرت ہے کہ یہ دینی کام تم کرو اور نصرت و مدد ہماری طرف سے آئیگی۔

سورۃ النصر میں وعدہ نصرت تھا تو سورۃ اللہب میں نمونہ نصرت ہے کہ دیکھو ہم نے تمہارے بڑے دشمن ابولہب کو کس طرح ہلاک کر دیا۔ اے محمد ﷺ آپ توحید کا اعلان کریں۔ ہم آپ کے دشمنوں کو اس طرح ہلاک کریں گے جس طرح ابولہب کو ہلاک کیا۔

اب نمونہ نصرت کے بعد مشغلہ خاتم الانبیاء کا ذکر ہے کہ جب ہم نے آپ کے دشمن کو ہلاک کیا تو اب آپ اپنا مشغلہ دعوت الی التوحید کا جاری رکھیں اس لئے

سورۃ الاخلاص میں مشغلہ خاتم الانبیاء دعوت الی التوحید کا ذکر ہے کہ آپ نے ہمیشہ توحید کا اعلان جاری رکھنا ہے پھر جب آپ یہ مشغلہ جاری رکھیں گے اور توحید کا اعلان کریں گے تو دشمنوں کی طرف سے آپ کو جان و مال کا خطرہ بھی ہوگا کہ وہ تمہاری جان و مال پر حملہ کریں گے اور شیطان جو ڈاکہ ڈالنے والا ہے اسکی طرف سے آپ کو ایمان کا بھی خطرہ ہوگا کیونکہ یہ وساوس ڈالنے والا ہے تو اس لئے اللہ نے فرمایا کہ سورۃ الفلق پڑھو جان و مال کی حفاظت کرونگا اور سورۃ الناس پڑھو تو ایمان کی حفاظت کروں گا۔

**خلاصہ** یہ تین سورتیں پڑھنا تمہارا کام ہے اور حفاظت کرنا تمہارے رب کا کام ہے۔

## سورتوں کا قسم

ان تین سورتوں کا قسم معلوم کرنا ہے طلباء تو مقدمۃ القرآن میں پڑھ چکے ہیں کہ سورتوں کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: سبع طوال۔ یہ سات لمبی سورتیں ہیں سورۃ البقرۃ سے سورۃ التوبہ تک

دوسری قسم: مبین: یہ وہ سورتیں ہیں جن کی آیات سویا سو سے زائد ہوں۔

تیسری قسم: مثانی: یہ وہ سورتیں ہیں جن کی آیات سو سے کم ہوں۔

چوتھی قسم: مفصلات: پھر ان کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: طوال مفصل: یعنی مفصلات میں سے جو لمبی سورتیں ہیں یہ سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک ہیں۔

دوسری قسم: اوساط مفصل: یعنی مفصلات میں سے جو درمیانی سورتیں ہیں۔ یہ سورۃ بروج سے لیکر سورۃ لم یکن تک ہیں۔

تیسری قسم: قصار مفصل: یعنی مفصلات میں سے جو چھوٹی سورتیں ہیں یہ سورۃ لم یکن

سے آخر تک ہیں۔

## سورتوں کی وجہ تسمیہ

یعنی سورت کے نام رکھنے کی وجہ تو اس میں عنوان تسمیہ الکل باسم الجزء ذکر کیا جاتا ہے یعنی ایک جزء کی وجہ سے پوری سورۃ کا نام رکھا جاتا ہے تو اب پہلی سورۃ کا نام الاخلاص ہے دوسری سورۃ کا نام الفلق ہے تیسری سورۃ کا نام الناس ہے۔ سورۃ الاخلاص کے مختلف نام ہیں ہر ایک کی وجہ مفسرین نے ذکر کی ہے۔

۱۔ اخلاص۔ کیونکہ حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو اس سورت کو پڑھے گا اور عمل کرے گا اَخْلَصَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

۲۔ توحید۔ کیونکہ قل هو اللہ احد میں مسئلہ توحید کا ذکر ہے۔

۳۔ اساس۔ کیونکہ اساس کا معنی بنیاد ہے اور اس سورۃ میں بنیادی مسئلہ توحید بیان کیا گیا ہے۔

۴۔ وِلايَت۔ کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ جس نے اس کے مطابق زندگی گزار دی وہ ولی اللہ ہوگا۔

۵۔ مَعْرِفَةٌ۔ کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص سورۃ الاخلاص پڑھ رہا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا هَذَا رَجُلٌ قَدْ عَرَفَ رَبَّهُ کہ اس شخص نے اللہ کی پہچان حاصل کر لی۔

۶۔ بَرَاءَات۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ سورۃ الاخلاص پڑھ رہا ہے تو آپ نے فرمایا اَمَّا هَذَا فَقَدْ بَرِيَ مِنَ الشِّرْكِ کہ یہ شخص شرک سے بری ہو گیا۔



۷۔ مَحْضَرَه۔ کیونکہ حدیث میں ہے جب اس سورت کو پڑھا جائے تو اس کے سننے کے لئے اللہ کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

۸۔ مَذْكِرَه۔ جس کا معنی ہے توحید کا اعظا و نصیحت کرنے والی اور اس میں مسئلہ توحید ہے۔

۹۔ مَنْفِرَه۔ جس کا معنی ہے شیطان کو بھگانے والی اور اس کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے کیونکہ حدیث میں ہے اِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ خَنَسَ كَهَبِ اللّٰهِ كَمَا تَامَ لِيَا جَاءَ تَوْ شَيْطَانٍ بَهَاگ جاتا ہے۔

۱۰۔ اِيْمَانٌ۔ کیونکہ ایمان کی مدار توحید پر ہے اور اس میں توحید کا ذکر ہے۔

۱۱۔ نُورٌ۔ کیونکہ حدیث میں ہے۔ لِكُلِّ شَيْءٍ نُورٌ وَنُورُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْاِخْلَاصِ کہ ہر چیز کا نور ہے اور قرآن کا نور سورۃ اخلاص ہے۔ جو اس کو پڑھے گا اور عمل کرے گا قیامت کے دن اس کے لئے خصوصی نور اور روشنی ہوگی اور اس نور کے ذریعہ جنت میں اللہ اس کو بھیجے گا۔

۱۲۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ جیسا کہ مشہور ہے کہ ایک جزء سے پوری سورۃ کا نام رکھا جاتا ہے۔

۱۳۔ نِجَاتٌ۔ کیونکہ اس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے قیامت کے دن نجات ہوگی۔

۱۴۔ تَجْرِيْدٌ۔ کیونکہ اس میں اللہ کے مُجَرَّدٌ عَنِ الْمَادَّةِ ہونے کا ذکر ہے۔

۱۵۔ جَمَالٌ۔ کیونکہ ایک حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ تو صحابہ نے جمال کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوَلَدْ۔

۱۶۔ نِسْبَةٌ۔ کیونکہ مشرکین نے سوال کیا تھَا اَنْسَبُ لِنَارِيْكَ تو اس لئے اس کا نام نسبت بھی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا لِكُلِّ شَيْءٍ نِسْبَةٌ

وَنَسَبَةُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۱۷۔ صَمَدٌ۔ کیونکہ اس میں اللہ الصَّمَدُ ہے۔

۱۸۔ مَانِعَةٌ۔ کیونکہ حدیث میں ہے۔ اِنَّهَا تَمْنَعُ كُرْبَاتِ الْقَبْرِ وَنَفْحَاتِ

النَّيِّرَانِ۔ کہ یہ سورۃ قبر کی سختیوں اور جہنم کے شعلوں سے بچاتی ہے۔

۱۹۔ مُعَوِّذَةٌ۔ کیونکہ اس کے ساتھ شیطان سے پناہ حاصل کی جاتی ہے۔

۲۰۔ مُقَشِّقَشَةٌ۔ جس کے معنی ہیں شرک و نفاق سے بری کرنے والی۔ تو اس کے

پڑھنے سے اور اس پر عمل کرنے سے انسان شرک اور نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی وجہ تسمیہ ان سورتوں کی تشریح میں واضح ہو جائیگی۔

## سورتوں کے مکہ و مدنیہ ہونے کی تحقیق

سورۃ اخلاص کے متعلق دو قول ہیں۔

**پہلا قول:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم و اکثر

مفسرین کے نزدیک یہ سورۃ مکہ ہے، ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

**دوسرا قول:** حضرت قتادہ اور بعض مفسرین نے اس کو مدنیہ کہا ہے۔

معوذتین سورتوں کے متعلق بھی دو قول ہیں۔

**پہلا قول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما و جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم اور اکثر مفسرین

کے نزدیک یہ دونوں سورتیں مدنیہ ہیں۔

**دوسرا قول:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور بعض مفسرین نے ان کو مکہ کہا ہے

راج قول پہلا ہے کہ سورۃ اخلاص کی سورت ہے اور معوذتین مدنی سورتیں ہیں۔



ہوں جو تورات و انجیل و زبور اور قرآن مجید میں نازل ہوئی ہیں۔ قُلْتُ بَلٰی میں نے کہا ہاں بتلائیں تو آپ نے ان تین سورتوں کو پڑھا اور فرمایا اَلَا تَنَمُّ لَيْلَةً حَتَّى تَقْرَأَهُنَّ کہ رات کو اتنے تک نہ سوؤ جب تک ان تینوں کو نہ پڑھ لو۔

## سورتوں کی انفرادی فضیلت

### سورة اخلاص کے فضائل

فضیلت نمبر ۱: ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْاِخْلَاصِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ یعنی جس نے سورة اخلاص کو پڑھا اس کو تہائی قرآن کا ثواب ملے گا۔

بخاری شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

اس سورت کے پڑھنے سے تہائی قرآن کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ مفسرین نے اس کی وجہ ذکر کی ہے کہ قرآن مجید میں بطور خلاصہ تین مضامین ہیں۔ ۱۔ عقائد۔ ۲۔ احکام۔ ۳۔ قصص۔ تو اس سورت میں عقائد کا ذکر ہے اس لئے اس کو ثلث القرآن کہا گیا ہے۔

فضیلت نمبر ۲: مسند احمد میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا۔ اِنِّیْ اُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس سورۃ سے محبت ہے۔ تو اس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ حُبَّكَ اَيَّاهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ کہ اس کی محبت تجھ کو جنت میں لے جائیگی۔

تو سورۃ اخلاص کی محبت رکھنا جنت کے داخلہ کا ذریعہ ہوا۔

**فضیلت نمبر ۳:** اس کو فضیلت اس وجہ سے بھی ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے جس کو پڑھ کر دعاء کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ کہ رہا تھا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ  
الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ  
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اسم اعظم پڑھ کر اللہ سے سوال کیا ہے۔ وہ اسم اعظم کہ جب اس کو پڑھ کر آدمی اللہ کو پکارے تو وہ جواب دیتا ہے اور اس کے ذریعہ اللہ سے جو مانگے تو اللہ اس کو عطاء کرتے ہیں۔

**فضیلت نمبر ۴:** مسند دارمی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص روزانہ سورۃ اخلاص سو بار پڑھے گا۔ تو اللہ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دے گا۔ مگر قرضہ کہ یہ حقوق العباد سے ہے یہ معاف نہیں ہوگا۔

**فضیلت نمبر ۵:** ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میرے گھر فقر و فاقہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گھر جاؤ تو گھر میں داخل ہونے سے پہلے یہ سورۃ پڑھ لیا کرو تو کچھ دنوں کے بعد وہ صحابی رضی اللہ عنہ آیا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پڑھنے سے ایسی برکت ہوئی کہ اب مال کا سنبھالنا مشکل ہو گیا ہے۔ اسلئے ہمیں بھی اس کو کثرت کیساتھ پڑھنا چاہئے۔

**معوذتین کی فضیلت**

**فضیلت نمبر ۱:** مسلم شریف میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور ﷺ نے فرمایا اَنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَاتٌ لَمْ أَرِ مِثْلَهُنَّ قَطُّ قُلْ  
 اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ کہ آج کی رات مجھ پر ایسی  
 آیات نازل کی گئیں کہ ان کی مثل میں نے نہیں دیکھی وہ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ  
 اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔

فضیلت نمبر ۲: سحر و نظر بد اور دیگر آفات جسمانی و روحانی کا علاج جیسا کہ  
 بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سَحِرَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ﷺ بِحُضُورِ ﷺ بِسِحْرِ جَادٍ وَكَيْدِ الْوَيْلِيِّ وَكَيْدِ الْوَيْلِيِّ وَكَيْدِ الْوَيْلِيِّ وَكَيْدِ الْوَيْلِيِّ  
 اِنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ اَبُّ كَوْخَيْلٍ هُوَ اَنْ يَكْتُمَ مَا يَكْتُمُ وَكَيْدِ الْوَيْلِيِّ وَكَيْدِ الْوَيْلِيِّ  
 کام نہ کیا ہوتا تھا پھر ایک دن حضور ﷺ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ مجھے اپنی بیماری کا  
 پتہ چل گیا ہے تو حضرت عائشہ نے پوچھا کیسے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے  
 پاس دو آدمی یعنی فرشتے انسانی شکل میں آئے ان میں سے ایک میرے سر کی طرف  
 بیٹھ گیا۔ دوسرا میرے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا تو جو سر کی جانب تھا اس نے دوسرے  
 سے سوال کیا۔ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ كَمَا نَظَرْتُ فِيهِ دُخَانٌ مِنْ دُخَانِ الْوَيْلِيِّ وَكَيْدِ الْوَيْلِيِّ  
 کہ ان پر سحر کیا گیا ہے تو پہلے نے کہا مَنْ طَبَّهُ كَسَّ نَظَرْتُ فِيهِ دُخَانٌ مِنْ دُخَانِ الْوَيْلِيِّ وَكَيْدِ الْوَيْلِيِّ  
 نے جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے کیا ہے جو یہودیوں سے منافق شخص تھا۔ پھر پہلے  
 نے سوال کیا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ تو جواب دیا کہ فِي مَشْطٍ وَمَشَاطَةٍ  
 وَجَفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ يَعْنِي كَنْكَاةً اَوْ رِزًّا كَمَا نَظَرْتُ فِيهِ دُخَانٌ مِنْ دُخَانِ الْوَيْلِيِّ وَكَيْدِ الْوَيْلِيِّ

بالوں میں گیارہ گرہیں تھیں۔ پھر پہلے نے سوال کیا کہ جادو کہاں ڈالا گیا ہے؟ تو جواب دیا پیر ذروان میں یہ کنواں تھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کے ساتھ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور اس کو نکلوایا اس میں گیارہ گرہیں تھیں۔ آپ ﷺ ایک آیت پڑھتے تو ایک گرہ کھل جاتی۔ جب دونوں سورتوں کی آیات ختم ہوئیں تو جادو کا اثر بھی ختم ہو گیا اور گیارہ گرہیں کھل گئیں۔

## سورتوں کا موضوع

موضوع سورت کا مرکزی مضمون ہوتا ہے اور باقی مضامین اس کے گرد گھومتے ہیں۔

## سورة اخلاص کا موضوع

(دو چیزیں ہیں)

۱۔ مشغلہ خاتم الانبیاء

۲۔ طریق دعوت کا بیان

پہلی چیز۔ مشغلہ خاتم الانبیاء ہے آپ کا مشغلہ توحید کی دعوت دینا ہے اور تمام لوگوں کو عقیدہ توحید کی طرف بلانا ہے۔

دوسری چیز۔ طریق دعوت ہے بلانے کا طریقہ بھی بتلادیا کہ دلائل سے بات کرو اور ان کو کہو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جس اللہ کے بارے تم سوال کرتے ہو وہ اللہ وہی ہے جس میں یہ اوصاف ہیں وہی عبادت کے لائق ہے۔

## سُورَةُ الْفَلَقِ كَامَوْضُوعٍ

(دو چیزیں ہیں)

۱۔ جان و مال کی حفاظت کے لئے ضرورت استعاذہ

۲۔ طریق استعاذہ کا بیان

پہلی چیز: کہ جان و مال کی نگرانی کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا ضروری ہے۔

دوسری چیز: مہربان نے استعاذہ کا طریق بھی بتلا دیا کہ اس طرح پناہ مانگو اور کہو قُلْ

أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الْخ۔

## سُورَةُ النَّاسِ كَامَوْضُوعٍ

(دو چیزیں ہیں)

۱۔ ایمان کی حفاظت کے لئے ضرورت استعاذہ۔

۲۔ طریق استعاذہ کا بیان۔

پہلی چیز: کہ ایمان کی نگرانی اور اس کے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ پکڑنا

ضروری ہے۔

دوسری چیز: رحمان ذات نے استعاذہ کا طریقہ بھی بتلا دیا کہ اس طرح پناہ مانگو اور کہو

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ الْخ۔

## سورتوں کا اجمالی خلاصہ

یہ اس لئے ذکر کیا جاتا ہے تاکہ مضامین کا سمجھنا آسان ہو جائے۔



## سورة الاخلاص کا خلاصہ

فریضہ رسول اللہ۔ رسالت رسول اللہ کا اثبات۔ رفعت شان خداوندی۔ باری تعالیٰ کے مقصود و مطلوب ہونے کا بیان۔ استغنائیت باری تعالیٰ۔ وحدانیت باری تعالیٰ۔ عظمت خداوندی عجز ماسوی اللہ۔ تَنْزِيَهُ الرَّحْمَنِ عَنِ الْاَوْلَادِ۔ تَنْزِيَهُ الرَّحْمَنِ عَنِ الْوَالِدَيْنِ۔ تَنْزِيَهُ الرَّحْمَنِ عَنِ الشُّرَكَاءِ۔ فرق باطلہ کی تردید یعنی دہریہ، یہود و نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ کی تردید۔ وجود باری تعالیٰ کا اثبات۔

## سورة الفلق کا خلاصہ

فریضہ رسول اللہ۔ رسالت رسول اللہ کا اثبات۔ مستعیز کا ذکر۔ مُسْتَعَاذِہ کا ذکر۔ ربوبیت باری تعالیٰ۔ مُسْتَعَاذِمنہ کا ذکر۔ مُسْتَعَاذِمنہ کے اقسام کا بیان۔ حسد کی مذمت و قباحت کا بیان۔ سحر کی قباحت و ممانعت کا ذکر۔

## سورة الناس کا خلاصہ

فریضہ رسول اللہ۔ رسالت رسول اللہ کا اثبات۔ مستعیز کا ذکر۔ مُسْتَعَاذِہ کا ذکر۔ مُسْتَعَاذِمنہ کا ذکر۔ مُسْتَعَاذِمنہ کے اقسام۔ حَصْرُ الرَّبُّوبِيَّةِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ حَصْرُ الْمَالِكِيَّةِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ۔ حَصْرُ الْاَلُوْهِيَّةِ فِي ذَاتِ الشَّيْطَانِ کے کارناموں کا ذکر۔ محافظت باری تعالیٰ۔

## سورتوں کا شان نزول

### سورۃ اخلاص کا شان نزول

سورۃ اخلاص کے شان نزول میں دو قول ہیں۔

قول ۱۔ ترمذی میں حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ مشرکین نے حضور ﷺ سے سوال کیا۔ اَنْسَبَ لَنَا رَيْكَ۔ اپنے رب کا نسب بیان کریں تو اس پر یہ سورۃ اخلاص نازل ہوئی اور دوسری روایت حضرت ابن عباسؓ سے ہے کہ عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور عامر نے کہا اے محمد ﷺ تو ہمیں کس کی طرف دعوت دیتا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ کی طرف تو اس نے کہا صِفْهُ لَنَا اس کی کیفیت بیان کرو۔ اَمِنْ ذَهَبٍ اَمْ مِنْ فِضَّةٍ اَوْ مِنْ حَدِيدٍ اَوْ مِنْ خَشَبٍ کہ تمہارا خدا سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا لکڑی کا۔ چونکہ مشرک بتوں کو خود تراشتے بناتے اور پھر پوجا کرتے۔ اس لئے انہوں نے اس طرح کا سوال کیا تو اس کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی کہ یہ تمہارے بنائے ہوئے خدا ہیں ہمارا رب وہ ہے جو ان اوصاف سے موصوف ہے تو ان کو اللہ کی توہین پر سزا ملی اربد پر بجلی گری اور عامر طاعون میں مر گیا۔ جنہوں نے یہ شان نزول ذکر کیا ہے انہوں نے اس سورۃ کو مکہ کہا ہے کیونکہ یہ مشرکین کے جواب میں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

قول ۲: بعض روایات میں ہے کہ یہ سوال مدینہ کے علماء یہود نے کیا جیسا کہ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ذکر کی ہے کہ کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب نے یہ سوال کیا تو اس کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی جنہوں نے یہ شان نزول ذکر کیا ہے تو انہوں نے اس سورت کو مدنیہ کہا ہے۔

معوذتین کا شان نزول۔ معوذتین سورتوں کے شان نزول میں اکثر مفسرین نے حضور ﷺ پر یہود کا سحر کرنا ذکر کیا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ پر یہود نے جادو کیا تو اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے یہ دو سورتیں نازل ہوئیں۔

## تشریح الفاظ..... تشریح مضامین

ان دونوں چیزوں کو اکٹھے ذکر کیا جاتا ہے۔ اب آپ بھی ان سورتوں کو پڑھ لیں تاکہ تمہارا نام بھی طلبہ کی جماعت میں درج ہو جائے۔  
قرآن مجید بحر مواج ہے اس کے اسرار و معارف میں غوطہ زن ہوں تو معلوم ہوگا کہ کلام الہی کس طرح جامع ہے۔

جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ۔ لِكِنْ تَقَاصَرَ عَنْهُ أَفْهَامُ الرِّجَالِ۔  
تمام علوم قرآن مجید میں ہیں لیکن ہماری سمجھ ناقص ہے۔

اللہ تعالیٰ ان مفسرین کے قبور پر کروڑوں رحمتیں برسائے جنہوں نے ساری زندگی قرآن وحدیث کی اشاعت میں گزار دی۔

## سورتوں کی تشریح

### سورۃ اخلاص کی تشریح

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ: مشرکین جو کہہ رہے ہیں کہ اپنے رب کی وصف بیان کیجئے تو ان کے جواب میں آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے قُلْ میں حضور ﷺ کا فریضہ ہے کہ آپ یہ اعلان کریں۔ یہ کام ایک ماہ ایک سال کا نہیں ہے بلکہ ساری زندگی مسئلہ توحید کی اشاعت کرنی ہے اور قُلْ میں حضور ﷺ کی رسالت کا بھی اثبات ہوا۔ کیونکہ آپ کو وحی کے ذریعہ یہ حکم ہوا اور جس پر وحی اُترتی ہے وہ اللہ کا رسول ہوتا ہے۔

ہو میں رفعت شان خداوندی ہے۔ کہ اللہ وہ ہے جو وراء الوراء ہے آنکھوں سے اوجھل ہے۔ نگاہ میں نہیں آتا مگر ہر مومن کے دل میں بستا ہے۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار      جب ذرا گردن جھکائی تو دیکھ لی  
تو دل میں تو آتا ہے پر سمجھ میں نہیں آتا      بس جان گیا میں کہ تیری پہچان یہی ہے  
اللہ میں وجود باری تعالیٰ کا اثبات ہے کہ ہمارا اللہ موجود ہے۔

## وجودِ خداوندی کے دلائل

۱۔ امام ابوحنیفہؒ کا دہریہ سے مناظرہ ہوا۔ آپؒ نے عمداً قصد اذیر کی اور لیٹ گئے تو دہریہ نے کہا آپ وقت مقررہ پر نہیں آئے امام صاحبؒ نے فرمایا کہ آج آتے ہوئے ایک عجیب نقشہ دیکھا اور میں حیرت میں پڑ گیا اس لئے دیر ہو گئی۔

واقعہ یہ ہوا کہ درخت خود کٹ رہے تھے، تختے خود بن رہے تھے اور کیلیں خود لگتی تھیں، کشتی خود بخود تیار ہوتی اور خود آتی جاتی، وصولی خود کرتی تھی۔ تو دہریہ نے کہا آپ اتنے عقیل، فہیم اور سمجھدار ہو کر یہ بات کیسے کر رہے ہیں کہ بغیر بنانے والے کے کشتی خود بنے اور بغیر چلانے والے کے خود چلے۔ امام صاحبؒ نے فرمایا اگر کشتی خود نہ بن سکتی ہے نہ چل سکتی ہے تو اتنا بڑا کارخانہ بھی نہ خود بن سکتا ہے اور نہ خود چل سکتا ہے۔ ثابت ہوا کہ اس کے بنانے اور چلانے والا اللہ ہے۔

پھر اس دہریہ نے کہا! اگر تمہارا خدا ہے تو بتاؤ وہ کہاں موجود ہے فرمایا دودھ کا پیالہ لے آؤ۔ اور فرمایا بتاؤ اس دودھ میں مکھن ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا اس میں مکھن کہاں ہے؟ اس نے کہا پورے دودھ میں ہے۔ فرمایا یہ موجود مجازی کی بات ہے۔ میرا اللہ موجود حقیقی ہے اور وہ ہر جگہ موجود ہے۔

پھر اس نے کہا کہ تیرے خدا کا رخ کس طرف ہے؟ امام صاحب نے فرمایا بتی جلاؤ۔ بتی جلانے کے بعد فرمایا کہ اس کی روشنی کا رخ کس طرف ہے؟ تو اس نے جواب دیا ہر طرف مشرق، مغرب، شمال، جنوب تو امام صاحب نے فرمایا کہ یہ نور مجازی ہے میرا اللہ نور حقیقی ہے اگر اس کا رخ ہر طرف تو میرے اللہ کا رخ بھی ہر طرف۔

پھر اس نے کہا کہ تمہارا خدا کیا کام کر رہا ہے؟ تو آپ نے فرمایا تم تخت سے نیچے آؤ میں وہاں کھڑے ہو کر جواب دوں گا تو دہریہ تخت سے نیچے اتر آیا تو امام صاحب تخت پر بیٹھے اور فرمایا میرے اللہ نے یہی کام کیا کہ تجھ جیسے بے دین کو تخت سے اتار کر مجھ جیسے موحد کو تخت پر بٹھا دیا تو وہ دہریہ لا جواب ہو کر مسلمان ہو گیا۔

۲۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے وجود خدا کی دلیل طلب کی گئی تو فرمایا زبان گوشت کا ٹکڑا ہے اس سے مختلف لغتیں اور بولیاں نکل رہی ہیں مثلاً عربی، فارسی، بنگلہ، برما، پشتو، بلوچی، پنجابی، سرائیکی، اردو، انگریزی ایک ٹکڑے سے اتنی زبانوں کا ادا ہونا یہ دلیل ہے کہ اللہ موجود ہے جس نے اس زبان میں اتنا اثر رکھا ہے۔

۳۔ امام شافعیؒ سے وجود خدا کی دلیل طلب کی گئی تو فرمایا شہتوت کا پتہ ایک ہوتا ہے مگر اثر مختلف ہیں۔ ہرن کھائے ناف سے کستوری نکلتی ہے، بکری کھائے میٹھی آتی ہے۔ ریشم کا کیڑا کھائے تو ریشم نکلتا ہے۔ یہ دلیل ہے کہ اللہ ہے جس ذات نے ایک پتہ میں کئی اثرات رکھے ہیں۔

۴۔ امام احمدؒ سے کسی نے وجود خدا کی دلیل پوچھی تو فرمایا ایک چاندی کا سفید مکان ہے اور اس کے اندر سرخ مکان سونے کا ہے وہ بالکل بند ہے نہ تو کوئی دروازہ ہے نہ کھڑکی نہ روشن دان، ہوا کے آنے جانے کا راستہ نہیں ہے مگر کچھ مدت کے بعد اس کے اندر سے ایک جانور نکلتا ہے جو ماں باپ والے کام کرتا ہے۔ مرغی کے انڈے کی

طرف اشارہ کیا یہ دلیل ہے کہ اللہ کی ذات ہے جو بند مکان میں پالتی ہے۔ جہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

۵۔ ایک بوڑھی چرخہ کات رہی تھی کسی نے کہا زندگی برباد کر دی اور ضائع کر دی خدا کو نہ پہچانا۔ کہنے لگی اسی سے خدا کو پہچانا ہے چرخہ چلاؤں تو چلتا ہے ورنہ رُک جاتا ہے جب یہ بغیر چلانے والے کے نہیں چلتا تو اتنا بڑا کارخانہ بغیر چلانے والے کے کیسے چل سکتا ہے۔

ثابت ہوا کہ اللہ موجود ہے جو زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے، ہوا، پانی وغیرہ کے سارے نظام کو مستحکم طریق سے چلا رہا ہے۔ پھر اسے کہا گیا کہ تو بتا تیرا خدا ایک ہے یا زیادہ؟ اس نے جواب دیا یہ سبق بھی اسی سے ملا کہ اگر دو عورتیں ایک طرف چلائیں تو تانت ٹوٹ جائے گی اور اگر ایک عورت ایک طرف دوسری عورت مخالف سمت میں چلائے تو چرخہ ٹوٹ جائے گا یا رک جائے گا لیکن زمین و آسمان کا یہ بڑا چرخہ نہ ٹوٹا ہے نہ رکا ہے تو معلوم ہوا اس کے چلانے والا بھی ایک اللہ ہے۔ اَحَدُ اس میں وحدانیت باری تعالیٰ کا ذکر ہے کہ وہ اللہ ایک ہے اس کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں۔

فائدہ۔ دو لفظ ہیں اَحَدٌ وَاِحِدٌ اس جگہ واحد نہیں کہا بلکہ اَحَدٌ کہا ہے حالانکہ معنی تو دونوں کا ایک ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ وَاِحِدٌ میں تجزی و ترکیب اور تعدد اور مشاکلت و مشابہت و مماثلت ہو سکتی ہے اور اَحَدٌ میں یہ چیزیں نہیں ہیں اس لئے اَحَدٌ کہا یعنی اللہ وہ ہے جو کسی ایک یا متعدد مادوں سے مرکب نہیں اور نہ اس میں تعدد ہے اور نہ اس کے کوئی ہم شکل یا مشابہ و مماثل ہے۔ آپ یہ اعلان کریں کہ ہمارا اللہ ایک ہے دو یا تین نہیں وہ متعدد نہیں اور نہ ہمارا اللہ مرکب ہے کیونکہ مرکب حادث ہوتا

ہے اور اللہ کی ذات تو قدیم ہے اور نہ کوئی اس کا مثل ہے۔

اللّٰهُ الصَّمَدُ وہ اللہ بے نیاز ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں صَمَدٌ کا معنی ہے الَّذِي يُقْصَدُ إِلَيْهِ فِي الْحَوَائِجِ كَلَيْهَا كَمَا أَنَّ جَسَدَ ذَاتِ كَيْفٍ طَرَفِ تَمَامِ ضَرُورِيَّاتٍ فِي سَارِي دُنْيَا قَصْدٍ وَارَادَةٍ كَرَى وَهِيَ تَمَامِ دُنْيَا كَمَا مَقْصُودٌ وَمَطْلُوبٌ هُوَ اس سے مضمون مقصودیت باری تعالیٰ نکالا گیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صَمَدٌ کا معنی ہے:

الْمُسْتَغْنَى عَنْ كُلِّ أَحَدٍ وَالْمُحْتَاجُ إِلَيْهِ كُلِّ أَحَدٍ يَعْنِي وَهِيَ سَبَبٌ لِبَيْتِ نِيَازٍ هِيَ وَهِيَ كَمَا مَحْتَاجٌ لَيْسَ سَارِي دُنْيَا اس کی محتاج ہے۔

اس سے استغنائیت باری تعالیٰ کا مضمون حاصل ہوا۔ بس ایک ہی اللہ کو اپنا مقصود و مطلوب بناؤ کیونکہ وہ احتیاجی سے پاک ہے سب اس کے محتاج ہیں۔

لَمْ يَلِدْ اللّٰهُ وہ ہے جس نے کسی کو نہیں جنا۔ اس میں تَنْزِيَهُ الرَّحْمَنِ عَنِ الْاَوْلَادِ ہے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے۔

وَلَمْ يُولَدْ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اس میں تَنْزِيَهُ الرَّحْمَنِ عَنِ الْاَوْلَادِ ہے کہ اللہ کی ذات والدین سے بھی پاک ہے۔

پہلے دو صفتیں ذکر کریں۔ اَحَدًا اور صَمَدٌ تو احدیت و صمدیت کا تقاضا یہی ہے کہ نہ

اس کی اولاد ہو اور نہ وہ کسی کی اولاد ہو۔ کیونکہ تو والد و تناسل میں شرکت و احتیاج ہوتی ہے۔ شرکت احدیت کے خلاف ہے اس لئے اس کی شان یہی ہے کہ وہ اولاد اور

والدین سے پاک ہو۔ اس میں یہود کی تردید ہے کیونکہ قَالَتِ الْيَهُودُ عُنْزَيْرٌ بِنُ

أَبْنِ اللّٰهِ یہودیوں نے حضرت عنیرہ کو اللہ کا بیٹا کہا اور اس میں مشرکین کی بھی تردید ہے کیونکہ مشرکین نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا اور اس میں نصاریٰ کی بھی تردید ہے

جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا کہا کیونکہ خدا تو مولود نہیں اور حضرت عیسیٰ تو حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے تو پھر خدا کیسے ہو سکتے ہیں اور اس میں ہمہ اوستیوں کی بھی تردید ہوئی اور سامریوں کی بھی تردید ہوئی جو کہتے ہیں کہ خدا اور مصطفیٰ ﷺ میں کوئی فرق نہیں وہ کہتے ہیں۔

جو مستوی تھا عرش پہ خدا ہو کر  
وہ مدینہ میں اتر پڑا مصطفیٰ ہو کر  
جو بجاتے تھے اپنی عبودہ کی بنسری ہر دم  
وہ قیامت کے دن اپنی انا اللہ بن کے نکلیں گے  
شریعت کا ڈر ہے ورنہ صاف کہہ دوں  
کہ حبیب خدا خود خدا بن کے آئے  
درو و سلام است بے انتہا  
ظاہر بشر بود باطن خدا

یہ بات غلط ہے اور یہ عقیدہ گمراہی کی طرف لے جانے والا ہے اللہ اور رسول اللہ میں فرق ماننا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کے والدین نہیں اور حضور ﷺ کا والد حضرت عبد اللہ ہے اور والدہ حضرت آمنہ ہے۔ اللہ کی اولاد نہیں اور حضور ﷺ کی اولاد ہے چار بیٹے حضرت قاسمؓ، حضرت ابراہیمؓ اور حضرت عبد اللہؓ و حضرت طیبؓ ہیں اور چار بیٹیاں حضرت رقیہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت ام کلثومؓ و حضرت فاطمہؓ۔

اللہ کی ذات بیوی سے پاک ہے اور حضور ﷺ کی گیارہ ازواج مطہرات ہیں۔ ۱۔ حضرت خدیجہؓ۔ ۲۔ حضرت سودہ بنت زمعہ۔ ۳۔ سیدہ عائشہؓ۔ ۴۔ حضرت حلصہؓ۔ ۵۔ حضرت أم حبیبہ بنت ابی سفیان۔ ۶۔ حضرت ام سلمہؓ۔ ۷۔ حضرت زینب



بنت جحش - ۸ - حضرت جویریہ بنت حارث - ۹ - حضرت صفیہ - ۱۰ - حضرت میمونہ -  
۱۱ - حضرت زینب بنت خزیمہ -

اللہ رشتہ داروں سے پاک ہے حضور ﷺ کے گیارہ چچا اور چھ پھوپھیاں و  
دیگر رشتہ دار تھے اللہ کے لئے وزیر اور مشیر نہیں اور حضور ﷺ کے وزیر اور مشیر تھے۔

جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمانوں میں اور دو وزیر  
زمینوں میں ہوتے ہیں آسمان میں میرے دو وزیر جبرائیل و میکائیل ہیں اور زمین پر  
ابوبکر و عمر ہیں اس طرح دیگر صحابہؓ بھی آپ کے مشیر تھے۔

اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور حضور ﷺ اللہ سے لینے والے ہیں۔ میرا اور  
میرے اسلاف کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں بھی اللہ دیتا رہا ہے اور حضور ﷺ لیتے رہے  
ہیں اور اب بھی روضہ پاک میں اللہ دے رہا ہے اور آپ ﷺ لے رہے ہیں اور  
قیامت کے دن بھی اللہ دیں گے اور حضور ﷺ لیں گے نہ رب کا دینا ختم ہوگا نہ محمد  
ﷺ کا لینا ختم ہوگا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ اور نہیں ہے کوئی اس کی مثل اس میں "تنزیہ الرحمن عن  
الشركاء" کا ذکر ہے کہ اللہ کی ذات شریکوں سے پاک ہے کہ اس کا کوئی شریک و کفیل و  
مثیل و شبیہ نہیں ہے اس لئے آج تم بھی گواہی دو لا شریک له ولا مثیل له  
ولا مثال له ولا مثل له ولا شبه له ولا الدله ولا مولود له  
ولا معاند له ولا مجانس له ولا مقابل له ولا وزیر له ولا  
مشیر له:

جمہ المبارک شان والا دن ہے رمضان المبارک شان والا مہینہ ہے مسجد  
اللہ کا گھر شان والی جگہ ہے سب مل کر بلند آواز سے گواہی دو! اور کہو کہ اللہ ایک ہے

اللہ بے نیاز ہے، اللہ کی اولاد نہیں، اللہ کے والدین نہیں، اللہ شریکوں سے پاک ہے، دنیا میں عقیدہ توحید کا اعلان کرو!

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق  
 زبان اور دل کی شہادت کے لائق  
 اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق  
 اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق  
 لگاؤ تو تو اس سے لگاؤ  
 جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ  
 مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی  
 نہیں ہے اس کے آگے کسی کی بڑائی  
 اللہ کی توحید اور نبی کی ختم نبوت کا اعلان کرتے رہو۔

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہو گا میسر  
 شریک خدا اور جواب محمد ﷺ

## سورة الفلق کی تشریح

قُلْ: اے پیغمبر آپ کہہ دو! یہ فریضہ خاتم الانبیاء ہے اور اس سے حضور ﷺ کی رسالت بھی ثابت ہوئی۔

أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ: پناہ مانگتا ہوں ساتھ رب صبح کے اَعُوذُ میں مُسْتَعِيذ کا ذکر ہے۔ پناہ مانگنے والا انسان ہے۔

بِرَبِّ الْفَلَقِ: کا معنی صبح کے نمودار ہونے کا ہے اس میں مستعاذ بہ کا ذکر ہے۔ جس

کے ساتھ پناہ مانگی گئی وہ رحمن ہے لفظ رب میں ربوبیت باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔  
 رَبِّ الْفَلَقِ میں لطیف اشارہ ہے۔ کہ جس طرح رات کا اندھیرا جاتا ہے اور رات ختم  
 ہو جاتی ہے اور صبح کی روشنی آ جاتی ہے۔ اے محبوب پیغمبر! آپ یہ آیات پڑھا گئے تو  
 اسی طرح سحر کا اندھیرا اثر بھی ختم ہو جائے گا اور صحت و تندرستی کی روشنی ظاہر ہوگی۔  
 مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ: ہر اس چیز کے شر سے جس کو اللہ نے پیدا کیا یعنی تمام مخلوق کے شر  
 سے پناہ مانگتا ہوں اس میں مستعاذ منہ کے پہلے قسم کا ذکر ہے جس سے پناہ مانگی گئی وہ  
 مخلوق کا شر ہے۔

شر ظاہری بھی ہوتا ہے اور شر باطنی بھی ہوتا ہے۔ شر ظاہری جیسے درد دکھ  
 تکالیف و آلام و مصائب ہیں شر باطنی جیسے کفر و شرک و معاصی ہیں شر ظاہری مصائب  
 ہوئے اور شر باطنی مصائب کے اسباب ہوئے۔ ان دونوں قسم کے شر سے پناہ طلب  
 کی گئی ہے۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ: اور پناہ مانگتا ہوں رات اندھیرا کرنے والی کے شر  
 سے جب کہ اندھیرا پھیل جائے۔

غَاسِقٍ: غسق سے ہے جس کا معنی اندھیرے کا پھیل جانا ہے۔ یہ مستعاذ منہ کا دوسرا  
 قسم ہے کہ جس سے پناہ مانگی گئی وہ رات کا اندھیرا ہے۔

سوال: مخلوق میں رات بھی داخل ہے پھر اس کو علیحدہ کیوں ذکر کیا؟

جواب: خصوصی طور پر رات کا ذکر کیا کیونکہ رات کے وقت میں شیاطین و جنات اور  
 دشمن و چور و ڈاکو و موذی چیزیں زیادہ پھیلتی ہیں اور سحر کا اثر بھی زیادہ رات کو ہوتا ہے۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ: اور پناہ مانگتا ہوں ان عورتوں کے شر سے جو  
 گرہوں میں پھونکنے والی ہیں۔

نَفْسٍ: نفث سے ہے جس کا معنی پھونک مارنا ہے۔

عُقْدَةٌ: عقدہ کی جمع ہے جس کا معنی گرہ ہے اس میں مستعاذ منہ کی تیسری قسم ہے جس سے پناہ مانگی گئی وہ ساحر کا سحر اور جادو کا شر ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک نَفْسٍ کا موصوف النساء محذوف ہے یعنی عورتیں جو گریہوں میں پھونک مار کر جادو کرنے والی تھیں لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک موصوف النفوس محذوف ہے۔ جس میں مرد و عورت دونوں داخل ہیں لیکن عورتوں کی تخصیص اس لئے کی گئی ہے کہ حضور ﷺ پر جادو کرنے والی عورتیں تھیں وہ لبید بن اعصم کی لڑکیاں تھیں والد نے ان کے ذریعہ یہ کام کرایا۔ اس لئے عورتوں کا ذکر کیا ہے۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ: اور پناہ مانگتا ہوں حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔

یہ مستعاذ منہ کے چوتھے قسم کا ذکر ہے کہ جس سے پناہ مانگی گئی وہ حاسد کے حسد کا شر ہے حسد کا معنی ہے تَمَنِي عَنْ زَوَالِ نِعْمَةِ الْغَيْرِ یعنی کسی کی نعمت و ترقی کو دیکھ کر جلنا اور یہ چاہنا کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو جائے یہ حسد ہے اور حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔

تفسیر قرطبی میں ہے حسد سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان پر شیطان نے کیا کہ اس نے حضرت آدم سے حسد کیا اور اسی طرح زمین پر یہ سب سے پہلا گناہ قابیل نے کیا کہ اس نے اپنے بھائی ہابیل سے حسد کیا۔ اس لئے انسان حسد سے بچے کہ آدمی کا مکان اچھا دیکھے یا دوکان اچھی دیکھے یا کسی کی ظاہری و باطنی ترقی دیکھے یا کسی کا لباس اچھا دیکھے یا کسی کا قلم اچھا دیکھے تو تمنا کرے کہ یہ نعمت اس کے پاس نہ رہے یہ تمنا حرام ہے حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْحَسَدَ تَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ: جس طرح آگ لکڑی کوراکھ کر دیتی ہے اسی طرح حسد نیکیوں کوراکھ کر دیتا ہے۔ نیکیاں حسد کی وجہ سے برباد ہو جاتی ہیں۔

دوسری روایت میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا

إِنَّهَا الْحَالِقَةُ کہ یہ حسد موٹڈنے والا ہے مگر فرمایا کہ یہ بالوں کو موٹڈنے والا نہیں بلکہ دین کی صفائی کر دیتا ہے۔ حسد میں ایک نقصان دینی ہو اور دوسرا دنیاوی نقصان بھی ہے کہ اس سے حاسد کی ذات کو نقصان ہوتا ہے کہ وہ جلتا اور کڑھتا رہتا ہے۔

آج کل طلباء و علماء اور پیروں میں بھی حسد کی بیماری آگئی۔

کسی کے مدرسہ کی ترقی برداشت نہیں ہوتی۔

کسی کی مسجد خوبصورت اور عمدہ ہو برداشت نہیں۔

کسی خطیب کی خطابت اور عزت و وقار برداشت نہیں ایک دوسرے پر حسد

کرتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو حسد سے محفوظ فرمائے۔ البتہ غبطہ جائز ہے غبطہ کا معنی ہے

تَمَنِّيَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلَ لِأَخِيهِ مِنَ النِّعَمِ یعنی کسی کی نعمت اور ترقی کو دیکھ کر

یہ تمنا کرے کہ یا اللہ مجھے بھی ایسی نعمت عطا فرما یہ جائز ہے۔

## سورة الناس کی تشریح

قُلْ: اے پیغمبر کہہ دیجئے۔

اس میں فریضہ خاتم الانبیاء ہے اور اس میں حضور ﷺ کی رسالت کا بھی اثبات ہوا۔

أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ: پناہ مانگتا ہوں میں لوگوں کے رب کے ساتھ۔

رب کا معنی ہے پالنے والا اَعُوذُ میں مستعین کا ذکر ہے پناہ مانگنے والا انسان ہے۔

يَرْبِ النَّاسِ: یہ اللہ کی پہلی صفت ہے اس میں مستعاذ بہ کا ذکر ہے جس کے ساتھ پناہ مانگی گئی وہ رحمن اللہ کی ذات ہے۔ لفظ برب میں ربوبیت باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اور اس میں ”حصر الربوبیت فی ذات اللہ“ بھی ہے کہ رب ہونا اللہ کی ذات میں بند ہے۔ سب انسانوں کا رب صرف ایک اللہ ہے۔

مَلِكِ النَّاسِ: وہ لوگوں کا بادشاہ ہے یہ دوسری صفت ہے اس میں ”حصر المالكیت فی ذات اللہ“ کا مضمون ہے کہ حقیقی مالکیت ایک اللہ میں بند ہے۔

إِلٰهِ النَّاسِ: وہ سب لوگوں کا معبود ہے یہ تیسری صفت ہے۔ اس میں ”حصر العبادت فی ذات اللہ“ کا مضمون ہے یعنی وہی عبادت اور سجدہ کے لائق ہے وہی حاجت روا اور مشکل کشا حقیقی ہے۔

فائدہ: پہلے رَبِّ النَّاسِ کہا تو رب کا مجازی معنی مالک بھی ہوتا ہے۔ پھر شبہ ہوا کہ مالک تو دوسرے بھی ہیں جیسے مالک دکان اور مالک مکان ہوتا ہے۔ تو فرمایا مَلِكِ النَّاسِ وہ تو صرف مالک ہیں۔ اللہ تو بادشاہ ہے پھر شبہ ہوا کہ بادشاہ تو دنیا میں بھی ہیں فرمایا إِلٰهِ النَّاسِ وہ تو صرف دنیا کے بادشاہ ہیں۔ اس لئے دھوکہ نہ کھانا، اللہ مالک بھی ہے مَلِكِ بھی ہے الہ بھی ہے۔ تینوں صفتیں اللہ میں موجود ہیں۔

نکتہ۔ رَبِّ النَّاسِ، مَلِكِ النَّاسِ، إِلٰهِ النَّاسِ تینوں کو ملانے سے محافظت باری تعالیٰ کا مضمون حاصل ہوتا ہے کیونکہ رَبِّ النَّاسِ میں مالک کا ذکر ہے اور مالک اپنے مملوک کی حفاظت کرتا ہے اور مَلِكِ النَّاسِ میں بادشاہ کا ذکر ہے۔ اور بادشاہ اپنی رعایا کی حفاظت کرتا ہے اور إِلٰهِ النَّاسِ میں معبود کا ذکر ہے اور معبود اپنے عبادت کرنے والوں کی حفاظت کرتا ہے تو ان تینوں سے محافظت باری تعالیٰ کا مضمون حاصل ہوا کہ اللہ محافظ و نگران ہے۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ: پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو وسوسہ ڈالنے والا اور پیچھے ہٹنے والا ہے۔

وَسْوَاسٌ: اصل میں مصدر بمعنی وسوسہ ہے لیکن شیطان پر اس کا اطلاق مبالغہ کیا گیا ہے گویا کہ وہ سراپا وسوسہ ہے۔

خَنَّاسٌ: خنس سے مشتق ہے جس کے معنی پیچھے ہٹنے کے ہیں اس میں مستعاذ منہ کا ذکر ہے جس سے پناہ مانگی گئی وہ شیطان کا شر ہے۔

الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ: جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں۔ اس مضمون میں شیطین کے کارناموں کا ذکر ہے کہ ان کا کام غلط خیالات ڈالنا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ: وہ وسواس ڈالنے والے جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے ہوں اس میں مستعاذ منہ کے اقسام کا ذکر ہے کہ جن سے پناہ مانگی گئی ہے وہ دو قسم ہیں۔

۱۔ جن۔ ۲۔ انسان۔ کیونکہ شریر جن اور شریر انسان گمراہی اور گناہ کی دعوت دیتے ہیں۔ اس لئے حکم ہوا کہ ان دونوں کے شر سے پناہ مانگو اور لفظ رب میں تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ

کی ربوبیت کے دامن سے چمٹ جاؤ جنوں اور انسانوں کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ سوال: پانچ مرتبہ لفظ ناس ہے تو یہ تکرار ہوا؟

جواب: اس میں تکرار نہیں بلکہ ہر ایک کا مصداق الگ الگ ہے۔

پہلے لفظ ناس سے مراد بچے ہیں قرینہ لفظ رب ہے کیونکہ تربیت و پرورش زیادہ تر بچوں کی ہوتی ہے یعنی اللہ بچوں کا بھی رب ہے۔

دوسرے لفظ ناس سے مراد نوجوان ہیں اللہ نوجوانوں کا بھی رب ہے۔ قرینہ لفظ مَمْلُوكٌ ہے کیونکہ اس میں بادشاہت کا ذکر ہے۔ اور بادشاہت و سیاست اصل

نوجوانوں کے لئے ہے کیونکہ ان میں ذہن کی تیزی ہوتی ہے اور یہ مملکت و سلطنت کو

سنجال سکتے ہیں مگر اس میں لطیف اشارہ ہوا کہ اے جوان! جب تیرا رب اللہ ہے تو حکومت اور سلطنت اس کے حکم کے مطابق کرنی ہے لہذا وہی جوان قابل قیادت ہوگا جس کی سیاست و دعوت قرآن اور حدیث کے مطابق ہو۔

تیسرے لفظ ناس سے مراد بوڑھے ہیں قرینہ لفظ اللہ ہے کہ اب تو بڑھا پا آ گیا عبادت کی طرف رخ کر لے یعنی بچپن میں تمہارے پالنے والا اللہ ہے اور جوانی میں بھی تمہارے پالنے والا اللہ ہے اور بڑھاپے میں بھی تمہارے پالنے والا اللہ ہے۔ اس لئے جوانی اور بڑھاپے میں اللہ کی عبادت سے رخ نہ پھیرو اس کی عبادت میں لگے رہو۔

چوتھے لفظ ناس سے مراد نیک لوگ ہیں۔ قرینہ یوسوس کا لفظ ہے کیونکہ ڈاکو ہمیشہ وہیں ڈاکہ ڈالتا ہے جہاں مال ہو۔ تو اس لئے نماز پڑھنے والا روزہ رکھنے والا تلاوت کرنے والا قرآن و حدیث کی خدمت کرنے والا خبردار رہے کہ شیطان سے بڑا اس کا کوئی دشمن نہیں یہ بڑا ڈاکو ہے۔

تلاوت قرآن کے وقت خیال ڈالے گا کہ تو بڑا قاری ہے۔

عبادت کے وقت خیال ڈالے گا کہ تو بڑا زاہد عابد ہے۔

قرآن و حدیث کے پڑھانے کے وقت خیال ڈالے گا کہ تو بڑا مفسر و

محدث ہے۔ مسجد و مدرسہ کی خدمت کے وقت خیال ڈالے گا کہ تو مسجد و مدرسہ کا بڑا خادم ہے۔ یہ شیطان تمہارے اندر غلط خیال ڈال کر اللہ کی رضا سے محروم کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے نیک لوگو! اگر اس شیطان کے خیالات فاسد سے بچنا ہے تو اس سورت کو پڑھو۔

پانچویں لفظ ناس میں گناہگاروں کا ذکر ہے جو جنوں اور انسانوں میں سے غلط



راستوں کی طرف لے جانے والے ہیں اور گناہوں کی دعوت دینے والے ہیں۔  
 نکتہ: قرآن مجید کی ابتداء لفظ رب سے ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور  
 قرآن کا اختتام بھی لفظ رب پر ہے۔ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تو اس سے اشارہ  
 کیا کہ کامیابی اللہ کے رب ماننے میں ہے جب بچپن، جوانی اور بڑھاپے میں تیرا رب  
 پالنے والا اللہ ہے تو پھر اے انسان تو نمک حرام نہ بن

ہاتھ اللہ دے اور اٹھائے غیر کے آگے۔

آنکھ اللہ دے اور نگاہ حرام کی طرف۔

زبان اللہ دے اور نعرہ غیر کا لگائے۔

مال اللہ دے اور نذر و نیاز منت غیر اللہ کی دے۔

جبین و پیشانی اللہ دے اور سجدہ غیر کا کرے۔

وجود اور بدن اللہ دے اور عبادت غیر کی کرے۔

جب رب اللہ ہے تو اسی کے آگے سر جھکاؤ اور اسی کے احکام کے آگے  
 سر تسلیم خم کرو اور زندگی کے لمحات و اوقات اس کی عبادت اور رسول اللہ کی اطاعت میں  
 گزارو۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

# انوار الحدیث

بخاری شریف کی

آخری حدیث کی تشریح

**از افادات**

شیخ الاسلام حضرت درخوستی کے علمی جائزہ پیشین  
 شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر  
 شیخ طریقت شفیق الرحمن صاحب دست مبارک نور اللہ  
 حضرت مولانا درخوستی مرقدہ

بانی۔ مرکزی جامعہ عبد اللہ بن مسعود خان پور



## انوار الحدیث

بخاری شریف کی آخری حدیث کی تشریح

بر موقیع ختم بخاری شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ  
عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ  
يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضِلِّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا  
اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا  
عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ..... اَمَّا بَعْدُ

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ  
كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ وَبِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ مِنَّا إِلَى الْإِمَامِ الْحَافِظِ  
الْحُجَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَرْدِزْبَةَ الْجَعْفِيِّ الْبُخَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْحَمِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ  
عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصِ اللَّيْثِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى  
الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

وَأَمَّا لِأَمْرِي مَأْنَوِي فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى  
أَمْرَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

وَبِهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَابَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
فُضَيْلٍ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ  
عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَنَ  
اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

**تمہید۔** آج جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں ختم بخاری شریف کی تقریب ہو رہی ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے سامنے حضرت دین پوری کی نشانی دین پور کے سجادہ نشین حضرت میاں سراج احمد صاحب مدظلہ تشریف رکھتے ہیں اور مناظر اہل سنت ہمارے اسلاف کی نشانی اور تنظیم اہل سنت کے صدر حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی مدظلہ بھی موجود ہیں ان کے علاوہ دوسرے مشائخ اور علماء بھی تشریف لائے ہیں اور تمام ضلع سے احباب آئے ہوئے ہیں۔

بحمد اللہ ہمارا یہ ادارہ حضرت دین پوری اور حضرت درخواسی کی علمی یادگار ہے اور میرے شیخ حضرت درخواسی اکثر فرماتے تھے کہ دین پور شریف ہمارا دینی و روحانی مرکز ہے۔ ہم نے اپنے دینی مراکز کو نہ چھوڑا ہے اور نہ چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم یہی دعاء کرتے ہیں کہ آج جس طرح اکٹھے ہیں اسی طرح قیامت کے دن بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے اکٹھے ہوں۔

خان پور والو! اہل اللہ اور علماء کی قدر کرو میں نہ خطیب ہوں نہ سیاسی لیڈر ہوں اور نہ خطبات کا فن آتا ہے نہ سیاست آتی ہے لیکن قرآن وحدیث کی تدریس کرتے ہیں

زرنگی کی سیاست نہ آتی ہے نہ اپنائی ہے اور قرآن و حدیث کی سیاست نہ چھوڑی ہے نہ چھوڑ سکتے ہیں جب تک زندہ ہیں قرآن و حدیث کی اشاعت اور خدمت کرتے رہیں گے۔ آج بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھی جا رہی ہے اور ہم اس کا ثواب اپنے ان روحانی مشائخ کو پہنچانا چاہتے ہیں جن کا آج یہ فیض جاری ہے اور یہ حضرت دین پوری اور حضرت درخواستی کا فیض ہے۔ ہمارے تفسیر و حدیث کے علوم کا منبع حضرت درخواستی ہیں اور تصوف و سلوک کا منبع حضرت دین پوری اور حضرت بہلوئی ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب میں اس محبت کو دائم و قائم رکھے۔ (آمین)

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہو گا  
ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہو گا  
جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے  
اور جو کچھ کہ ہو گا ہو گا کرم سے تیرے

خان پور کے ساتھیو!

یقین کرو کہ حدیث خاتم الانبیاء ﷺ کی تشریح و تفصیل سننے پر آسمان سے بارش کے قطرے اتنے نہیں برستے جتنی کہ اللہ کی رحمت برستی ہے۔ یہ میرا کمال نہیں یہ آپ کا کمال نہیں یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ اللہ نے ہمیں اپنی کلام اور اپنے محبوب کی کلام سننے کیلئے مل کر بیٹھنے کی توفیق دی ہے۔

میں نے اجمالاً و اختصاراً سولہ چیزیں ذکر کرنی ہیں۔ زندگی کا کوئی پتہ نہیں شاید آئندہ سال تک آپ اور ہم زندہ رہیں یا قبروں میں چلے جائیں۔ آج یہ تصور کر کے بیٹھیں کہ ہم جتنی دیر حدیث سننے کے لئے بیٹھے ہیں ہمارے دفتر میں یہ نیکیاں لکھی جا رہی ہیں۔ اور اصل میں قیامت کے دن یہی چیز کام آئے گی۔

سب ساتھی اطمینان سے بیٹھیں وضو کا وقت دیا جائے گا نماز عصر اکٹھے پڑھا گے یہ بھی پیغمبر کی سیرت ہے کبھی نماز جلدی ہوتی ہے کبھی تاخیر سے ہوتی ہے جتنی تاخیر ہوگی اور آپ حدیث پاک سنتے رہیں گے تو اس پر بھی ثواب ہوگا۔  
اب بالترتیب ان سولہ چیزوں کو معلوم کریں

## مسرت اور خوشی کی وجہ

آپ بھی خوش ہیں ہم بھی خوش ہیں، اساتذہ بھی خوش ہیں، منتظمین بھی خوش ہیں، طلبہ بھی خوش ہیں، تو اس میں خوشی کی وجہ کیا ہے۔ ہر شے کے آغاز و شروع پر انسان خوش ہوتا ہے۔ جب باغ لگاتا ہے تو خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ مٹھائی تقسیم کرتا ہے کہ میں باغ لگا رہا ہوں جب باغ مکمل ہو گیا اور باغ نے پھل دیا تو بھی خوشی کا اظہار کرتا ہے کہ آج میرے باغ کے پھل پک گئے ہیں اور مکمل ہو گئے ہیں۔ اسی طرح دکان کھولتا ہے۔ خوشی کا اظہار کرتا ہے علماء اور طلباء کو بلاتا ہے اور مٹھائی تقسیم کرتا ہے اور جب دکان مکمل ہوتی ہے تب بھی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ اسی طرح جب مکان بنانا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب مکان مکمل ہو گیا تب بھی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔

اسی طرح جب بچے کو تعلیم شروع کرائی تو تعلیم کے آغاز پر خوش ہوا اور جب بچہ فارغ التحصیل ہوا اور تعلیم مکمل ہوئی تب بھی اس نے خوشی کا اظہار کیا کہ میرا بچہ عالم ہو کر آ گیا ہے۔ اسی طرح جب بچہ پیدا ہوا تو اس پر آپ خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور جب موت آتی ہے تو یہ بھی مؤمن کیلئے خوشی کا باعث ہے۔ اگرچہ اقرباء کے لئے صدمہ ہوتا ہے۔ مگر مؤمن کیلئے خوشی ہوتی ہے۔ حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحب نے اس جگہ عجیب نکتہ ذکر کیا ہے کہ موت پر اقرباء کو صدمہ جدائی کی وجہ سے

ہے مگر مومن کیلئے خوشی ہے کیونکہ اَلْمَوْتُ جَسْرٌ یُوَصِّلُ الْحَبِیْبَ اِلَى الْحَبِیْبِ اگر زندگی قرآن و حدیث پڑھتے گزری اللہ اللہ کرتے گزری حضور ﷺ پر درود پڑھتے ہوئے گزری تو یہ زندگی ایسی بہتر ہے کہ موت کے بعد فوراً اللہ سے ملاقات ہوگی تو موت خوشی کا سبب ہے لیکن جب انسان کی زندگی اچھی ہو۔

طلباء نے بخاری شریف شروع کی تو ابتداء میں وہ خوش ہو رہے تھے۔ آج ہم نے بخاری شریف کا آغاز کیا ہے اور پہلا سبق پڑھا ہے اور آج بھی طلباء خوش ہو رہے ہیں کہ ہم بخاری شریف ختم کر رہے ہیں اور آخری حدیث پڑھ رہے ہیں۔ یہ آج کے دن خوشی کی وجہ ہوئی کہ جس بخاری کو سال کے آغاز میں شروع کیا تھا۔ آج اس کے اختتام پر بخاری کی آخری حدیث پڑھی جا رہی ہے۔ سب کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اللہ کا فضل ہے جس نے اس کتاب کے ختم کرنے کی ہمیں توفیق عطاء فرمائی۔

## اجتماعی دعاء کی وجہ

آج قرب و جوار کے مشائخ و علماء اور دینی احباب جمع ہوئے ہیں۔ اجتماعی دعاء کے لئے ہمارے اسلاف و بزرگوں کا طریق تھا کہ جب بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھائی جاتی تو اس وقت کے اساتذہ و منتظمین علماء و طلباء مدرسہ میں جمع ہوتے اور اجتماعی دعاء کی جاتی جیسا کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی جب بخاری شریف ختم کراتے تو لوگ وہ وقت معلوم کر لیتے اور دارالحدیث میں جمع ہو جاتے اور یہ بزرگ اجتماعی دعا کراتے۔

اب سلسلہ بڑھ گیا اس لئے قرب و جوار سے مشائخ و علماء اور احباب کو بلایا جاتا ہے تاکہ اجتماعی دعا کی جائے کیونکہ ہمارے اکابر کا تجربہ ہے کہ مسلمانوں پر کوئی

آفت و مصیبت و حادثہ آئے یا کوئی مقصد ہو تو اس کے لئے پوری بخاری شریف کا ختم کرایا جائے تو وہ آفت دور ہوتی ہے اور مقصد پورا ہوتا ہے۔ یقین کرو قرآن کے ختم کرنے پر بھی دعا قبول ہوتی ہے اور بخاری شریف کے ختم کرنے پر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

آج ہم نے آپ کو اس لئے دعوت دی ہے۔ تاجر بھی آئے ہو۔ اور کاشتکار بھی آئے ہو۔ ملازم بھی آئے ہو۔ اعلیٰ بھی آئے ہیں۔ ادنیٰ بھی آئے ہیں۔ امیر بھی ہیں، غریب بھی ہیں۔ مشائخ و علماء بھی آئے ہیں، طلباء بھی ہیں ہم نے آپ کو حلوے کی دعوت نہیں دی، پلاؤ، زردے، قورے کی دعوت نہیں دی بلکہ آج دعوت دی گئی ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَضْرًا كَرِيمًا ﷺ كَأَفْرَمَانَ سَنَّكَ لِنِي۔ میرا ایمان ہے کہ آپ اپنے سینہ میں اپنا مقصد لے کر بیٹھو! جب بخاری کی آخری حدیث پڑھو گے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرو گے یقین کرو اللہ تعالیٰ تمہارا وہ مقصد پورا کرے گا۔ ہمارے اکابر کے تجربات سے ہے کہ بخاری کی آخری حدیث پر جس مقصد کے لئے دعا کی جائے وہ دعا قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ امام بخاری فرماتے ہیں۔

جَعَلْتُهُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ حُجَّةً يَهْدِي فِيهَا نَفْسِي إِلَى اللَّهِ فِي حُجَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ اس کے اندر سات ہزار دو سو پچھتر احادیث ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں۔ ہر حدیث پر پہلے میں غسل کرتا تھا۔ پھر دو رکعت نفل پڑھتا تھا۔ پھر استخارہ کرتا تھا۔ جس حدیث پر شرح صدر ہوتا اسے اس کتاب میں درج کرتا۔

گویا امام بخاری نے چودہ ہزار پانچ سو پچاس نوافل پڑھ کر کتاب بخاری کو لکھا اور امام بخاری نے اس کتاب کی تدوین حرم پاک مسجد حرام میں کی ہے اور تراجم کی تحویل حضور ﷺ کے منبر اور قبر النبی ﷺ کے درمیان ریاض الجنت میں بیٹھ کر کی



ہے۔ امام بخاریؒ کے ساتھ کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے اور شاگردوں کی تعداد 90 ہزار سے زائد ہے۔

حضرت شیخ الہند فرماتے ہیں کہ سولہ سال میں امام بخاریؒ نے یہ کتاب لکھی ہے اور روزہ دار رہے۔ امام بخاریؒ کے پاس 6 لاکھ احادیث کا ذخیرہ موجود تھا جن میں سے انتخاب کر کے اپنی کتاب کو تیار کیا۔ تو یہ کتاب جب اتنی اہمیت والی ہے۔ تو اس لئے اس کے آخر میں دعاء قبول ہوتی ہے۔

### کتاب بخاری کے آخر کا ابتداء کے ساتھ ربط و تعلق

ربط نمبر ۱۔ صبح سحری کے وقت بخاری شریف اٹھائی اور دل میں یہی دعاء کی کہ یا اللہ! بخاری شریف کے آخر کا اول کے ساتھ ربط اور پوری بخاری شریف کا مختصر خلاصہ دل میں ڈال دیا جائے تو یہ بات دل میں آئی کہ بخاری کے آخر کا اول کے ساتھ ربط کا عنوان یہ ہے کہ بخاری کی ابتداء میں باب بدو الوحی میں وحی کا ذکر ہے اور قرآن مجید میں وحی کو عظیم الشان کہا گیا ہے کہ یہ وحی عظمت والی چیز ہے اور اس باب سے مقصد بھی وحی کی عظمت کو ذکر کرنا ہے اب وحی کی عظمت کی وجہ اور سبب بخاری کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے کیونکہ امام بخاریؒ نے آخر میں حدیث ذکر کی ہے۔

وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔

جب اللہ عظیم ہے تو متکلم عظیم سے نکلنے والی کلام بھی عظیم ہوگی۔

جب اللہ عظمت والا ہے تو اس سے نکلنے والی وحی بھی عظمت والی ہوگی۔ ابتداء بخاری میں وحی کی عظمت کا ذکر ہے آخر بخاری میں عظمت کے سبب کا ذکر ہے کہ اللہ کی ذات

عظیم ہے تو اس کے اندر سے جو کلام اور وحی نکلی وہ بھی عظمت والی بن گئی اور پوری بخاری کا خلاصہ دو چیزیں ہیں۔

۱۔ کہ امام بخاری نے اپنی کتاب کو وحی کی عظمت سے شروع کر کے اشارہ کیا کہ اگر تم عظمت حاصل کرنا چاہتے ہو اور کمال حاصل کرنا چاہتے ہو تو ساری زندگی اس عظمت والی وحی پر عمل کرتے رہو جس میں اعتقادات ہیں، عبادات ہیں، معاملات ہیں، سیاسیات ہیں، معاشیات ہیں، اقتصادیات ہیں، غزوات ہیں، سیر ہیں، اخلاقیات ہیں اگر پوری عظمت والی وحی پر عمل پیرا ہو جاؤ گے تو یقیناً کامیاب ہو جاؤ گے۔

۲۔ عظمت والی وحی پر عمل کرنے سے کامیابی تب ہوگی جب عظیم کی عظمت کا

نقشہ تمہارے دل میں سما جائے یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ اس عظیم کی عظمت کے مطابق عقیدہ رکھو گے تو تمہارا عمل قبول ہوگا۔ اگر تم نے عظیم ذات کی توہین کی تو تمہارا عمل رائیگاں وضائع ہو جائے گا تو پوری بخاری کا خلاصہ نمبر ۱۔ عظمت والی وحی پر عمل کرو۔ ۲۔ عظیم کی عظمت کے مطابق اعتقاد و عقیدہ رکھو تب عمل مقبول ہوگا۔

رابطہ نمبر ۲۔ بعض محدثین نے کہا کہ ابتداء بخاری شریف میں اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کی حدیث ہے جس میں اعمال کا ذکر ہے اور آخر بخاری شریف میں ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ کی حدیث ہے جس میں وزن اعمال کا ذکر ہے۔

رابطہ نمبر ۳۔ بعض محدثین نے کہا کہ ابتداء بخاری شریف میں اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کی حدیث ہے۔ جس میں نیت کا ذکر ہے جو ”مصدر عمل“ ہے کہ جس سے

عمل ظاہر ہوتا ہے۔ پھر مظہر عمل و ہیئت عمل اور سارا دین ذکر کیا ہے۔ پھر آخر بخاری میں ”ثمرہ عمل“ کا ذکر کیا جو کچھ کر رہے ہو قیامت کے دن اس کا وزن ہوگا۔

رابط نمبر ۴۔ بعض محدثین نے کہا کہ ابتداء بخاری میں فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا كِي حديت ہے جس میں دنیا کا ذکر ہے اور آخر بخاری میں آخرت کا ذکر ہے ایمان دنیا میں ہوگا نماز دنیا میں ہوگی۔ روزہ دنیا میں ہوگا۔ حج دنیا میں ہوگا۔ عمرہ دنیا میں ہوگا۔ بیع دنیا میں ہوگی، جہاد دنیا میں ہوگا، مناقب و فضائل دنیا میں ہوں گے۔ یہ ساری چیزیں دنیا میں ہوگی اب آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو ان پر عمل کرتے جاؤ تاکہ آخرت میں تمہارا نیکوں کا پلڑا بھاری ہو جائے اس لئے آخر بخاری شریف میں وزن اعمال کا ذکر ہے۔ جو آخرت میں ہوگا۔

رابط نمبر ۵۔ میرے نزدیک ابتداء بخاری میں اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ السَّخ فِي وحدت ادیان انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے یعنی توحید کا ذکر ہے کیونکہ مسئلہ توحید میں تمام انبیاء کا اتفاق ہے سب کی طرف یہ مسئلہ وحی کیا گیا تو ابتداء میں امام بخاری نے توحید کو ذکر کیا اور آخر میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ اس سے بھی توحید کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ اس میں ”تنزیہ الرحمن عن الشركاء“ کا ذکر ہے۔ جس سے امام بخاری نے اشارہ کیا کہ مدار توحید پر ہے۔ مدار عقیدہ پر ہے۔ اگر توحید کا عقیدہ صحیح ہوگا تو عمل قبول ہوگا۔ اگر توحید کے عقیدہ میں خلل ہوگا۔ تو عمل مقبول نہیں ہوگا۔

خان پور کے ساتھ ایک بات سنو!

آج بعض لوگ بخاری شریف پڑھاتے ہیں سامری اور اہل بدعت کی شکل میں پوری بخاری میں قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ پڑھتے ہیں۔ رسول اللہ کا لفظ زبان کہہ رہی ہے۔ کہ اللہ کی ذات مرسل ہے اور حضور ﷺ مرسل ہیں وہ بھیجنے والا ہے اور آپ بھیجے ہوئے ہیں لیکن ہمہ اوستیوں کا عقیدہ سنو کہتے ہیں کہ رسول اور خدا ایک ہے۔ ان کو بخار آتا ہے بخاری نہیں آتی۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ دینے والا ہے۔ حضور ﷺ لینے والے ہیں دنیا میں اللہ دیتا رہا حضور ﷺ لیتے رہے۔ اب بھی روضہ پاک میں حضور ﷺ لے رہے ہیں اللہ علوم دے رہے ہیں اور قیامت کے دن اللہ دیں گے اور حضور ﷺ لیں گے نہ رب کا دینا ختم ہوگا اور نہ محمد ﷺ کا لینا ختم ہوگا۔ اللہ اور رسول میں فرق کرنا ہوگا۔ عقیدہ توحید پختہ کرنا ہوگا۔

### بعض بے دین لوگ کہتے ہیں

جو عرش پر مستوی تھا خدا ہو کر وہ مدینہ میں اتر پڑا مصطفیٰ ہو کر  
درو و سلام است بے انتہا کہ ظاہر بشر بود و باطن خدا  
شریعت کا ڈر ہے وگرنہ صاف کہہ دوں کہ حبیب خدا خود خدا بن کے آیا  
فرید با صفا ہستی محمد مصطفیٰ ہستی چہا گویم چہا ہستی خدا ہستی خدا ہستی  
کہتا ہے:

فرید بھی تو ہے محمد بھی تو ہے خدا بھی تو ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

اور خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ مختار کل اللہ ہے۔

پیر پیغمبر تیزے باہنے۔ تو مالک تو کل مختار

توبہ توبہ استغفار  
 گندڑے فغلوں گندڑی عادت  
 بخشن شالا رب غفار  
 توبہ توبہ لکھ لکھ وار  
 میں فریداں باہنہ حیڈا  
 تو بن کون اتارن پار  
 ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنا عقیدہ صحیح کرے۔

ہم تو پیغمبر کا شان بھی مانتے ہیں۔ یہ رجب المرجب کا مہینہ ہے جس میں حضور ﷺ کو معراج ہوا۔ مولانا جامی فرماتے ہیں۔

جب حضور ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو فرشتوں نے آپ کے چہرہ پر نگاہ ڈالی تو وہ بھی وجد میں آ گئے۔

اے کہ بدرت ملک و ملک و بلتجی  
 آمدی و آمدت خوش است  
 جنت الینا فلنعم المَجِیثی  
 کہ روئے تو دیدن عجب دکش است  
 خاک راہت بر سر ماتاج باد  
 ہر شب عمرت ہمہ شب معراج باد  
 کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

عَرَجَ النَّبِيُّ إِلَى السَّمَاءِ  
 مَثَلُ الْحَبِيبِ إِذَا آتَى  
 بَلَغَ الْعَلَى بِكَمَالِهِ  
 كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ  
 عَيَى اللِّسَانُ عَنِ الثَّنَاءِ  
 صَلَّى عَلَيْهِ الْهَنَا  
 حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ  
 صَلُّوا عَلَيْهِ وَالْه  
 محبوب درگہ کبریا  
 وَالْأَيْلُ مَوْزُخٌ وَالنُّضْحَى  
 قرآن باخلاقش گواہ  
 حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ  
 صَلُّوا عَلَيْهِ وَالْه  
 نامش محمد مصطفیٰ



یکے روز درستان سرا	سب طوطیاں شیریں زبان
کہتی تھیں نعت مصطفیٰ	بَلَّغِ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ
قمری بھی اپنے ذوق میں	ڈالی تھی گردن طوق میں
کہتی تھی اپنے شوق میں	كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ
بلبلیں سب سوسو	لیتی تھیں ہر اک گل کی بو
کرتی تھیں باہم گفتگو	حَسَنَتْ جَمِيعَ خِصَالِهِ
چڑیوں کے سن کر چہچہے	آدم بھلا کیوں چپ رہے
لازم ہے اس کو یوں کہے	صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ



حضرت چلے معراج کو	بَلَّغِ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ
اندھیرا تھا اجالا ہوا	كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ
اخلاق ان کے سب بھلے	حَسَنَتْ جَمِيعَ خِصَالِهِ
پڑھو ان پر درود	صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

مگر حضور ﷺ نے فرمایا معراج کی رات اللہ نے مجھے تین چیزیں عطاء فرمائیں۔

۱۔ پانچ نمازیں۔ ۲۔ سورۃ بقرہ کی آخری آیات۔ ۳۔ اپنی امت کے لئے شفاعت۔  
مگر شفاعت اس کے لئے ہوگی جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ اس لئے  
شرک سے بچو اور عقیدہ توحید کو اپناؤ۔

رابط نمبر ۶: ابتداء میں علم کا ذکر ہے کیونکہ وحی کی حقیقت علم ہے یعنی علم خداوندی

اور آخر میں عمل کا ذکر ہے۔

رابطہ نمبر ۷: ابتداء میں ثقل وحی کا ذکر ہے اور آخر میں ثقل عمل کا ذکر ہے۔

رابطہ نمبر ۸: ابتداء میں اول الاعمال ایمان کا ذکر ہے اور آخر میں آخر الاعمال تسبیح و تحمید کا ذکر ہے۔

رابطہ نمبر ۹: ابتداء میں تصحیح نیت کا ذکر ہے اور آخرت میں اچھی نیت کی وجہ سے عمل کے ثقل اور وزنی ہونے کا ذکر ہے۔

رابطہ نمبر ۱۰: امام بخاریؒ نے پہلی حدیث حمیدی کی ذکر کی ہے اور آخری حدیث احمد کی ذکر کی ہے۔ جس سے اشارہ کیا ہے کہ پورا دین حمد و ثناء کا مجموعہ ہے کیونکہ دین کو بھیجنے والا اللہ ہے جو محمود ہے اور جس کی طرف دین کو بھیجا گیا وہ محمد اور احمد ہے اور جس امت کیلئے بھیجا گیا وہ حمادون ہے اور جس قرآن میں پورا دین ہے۔ اس کی ابتداء اَلْحَمْدُ سے ہے اور اس دین پر عمل کرنے والوں کے لئے حضور ﷺ جس مقام پر شفاعت کریں گے وہ مقام محمود ہے اور آپ کے ہاتھ میں جو جھنڈا ہوگا۔ جس کے نیچے انبیاء علماء اور صلحاء مؤمنین ہوں گے اس کا نام لواء الحمد ہے تو امام بخاریؒ نے اشارہ کیا کہ اگر دنیا و آخرت کی کامیابی چاہتے ہو تو اللہ کی حمد و ثناء کرتے رہو یعنی شرک سے بچتے رہو۔ اور محمد کی غلامی کرتے رہو۔ اسی پر کامیابی کی مدار ہے۔

## ترجمہ الباب کی غرض

امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ-

اس ترجمہ سے امام بخاریؒ کی غرض اہل سنت کے مسلک کو ثابت کرنا اور معتزلہ کی تردید کرنا ہے۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ جہاں قرآن میں وزن اعمال اور میزان کا ذکر آیا ہے۔ اس سے مراد عدل و انصاف ہے۔ یعنی عادلانہ فیصلہ ہے۔ اس سے مراد وزن حسی و میزان حسی نہیں ہے اہل سنت کے نزدیک جس ترازو سے اعمال کو تولا جائے گا وہ جسمانی و حسی ہوگا۔

دلیل: حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

يُوضَعُ الْمِيزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَوْ وُضِعَ فِيهِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ لَوَسِعَهُ-

قیامت کے دن ترازو کھڑا کیا جائے گا جو اتنی فراخ و کشادہ ہوگا کہ اگر تمام آسمان و زمین اس میں رکھے جائیں تو اس میں سما جائیں۔

اس حدیث کو مستدرک حاکم میں حضرت سلمانؓ سے اور بیہقی میں حضرت انسؓ سے اور طبرانی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا گیا ہے۔

## ترجمہ الباب کی تشریح

امام بخاریؒ نے دعویٰ ذکر کیا ہے۔ وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ



يُوزَنُ اور اس کی دلیل وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ کرکی ہے۔ قسط موازن کی صفت ہے اگرچہ موازن جمع ہے اور قسط مفرد ہے کیونکہ قسط مصدر ہے اور قاعدہ ہے الْمَصْدَرُ لَا يَشْنِي وَلَا يَجْمَعُ اور بعض نے کہا کہ مضاف محذوف ہے وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ ذَوَاتِ الْقِسْطِ۔ یعنی تو لیں انصاف کے ساتھ ہوگی۔ بعض نے کہا یہ مفعول لہ ہے وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ لِأَجْلِ الْقِسْطِ تول ہوگی انصاف قائم کرنے کے لئے اور لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ میں لام اجلیہ ہے لِأَجْلِ حِسَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تول ہوگی قیامت کے دن حساب کے لئے بعض نے کہا لام بمعنی فی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے لوگو! قیامت کے دن ہم انصاف کے ساتھ تمہارے اعمال کو تو لیں گے۔ قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا اور جس عمل میں اخلاص زیادہ ہوگا۔ اس کا وزن بھی زیادہ ہوگا اس پر تین واقعات ذکر کرتا ہوں۔

واقعہ نمبر ۱۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص قیامت کے دن آئیگا۔ جس کے ننانوے دفتر برائیوں کے ہوں گے۔ اس کے ترازو کے ایک پلڑے میں وہ ننانوے دفتر رکھے جائیں گے کہے گا یا اللہ میں تو ہلاک ہو گیا تو اللہ فرمائیں گے اخلاص والی تیری ایک پرچی ہمارے پاس ہے کہے گا کہ وہ ایک پرچی ننانوے دفتر کا کیا مقابلہ کرے گی تو دوسرے پلڑے میں وہ پرچی رکھی جائے گی۔ جس میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا ہوگا تو ننانوے دفتر والا پلڑا ہلکا ہو جائے گا اور وہ پرچی بھاری ہو جائے گی جس میں اخلاص کے ساتھ اس کا پڑھا ہوا کلمہ طیبہ تھا۔

واقعہ نمبر ۲: ایک روایت میں ہے قیامت کے دن ایک آدمی کو فرشتے جہنم کی

طرف لے جا رہے ہوں گے تو سیدنا آدم علیہ السلام فرمائیں گے یا احمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نہیں دیکھتے کہ یہ آپ کا امتی ہے جس کو فرشتے جہنم کی طرف لے جا رہے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سر بسجود ہوں گے رو کر خدا سے مانگیں گے تو اللہ فرمائیں گے لَا تَعْجَلُوا اے فرشتے جلدی نہ کرو۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جیب سے ایک پرچی نکالیں گے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اخلاص سے درود پڑھا ہوا ہوگا۔ اس کی برکت کی وجہ سے اللہ فرمائیں گے اس کو جہنم میں نہ لے جاؤ بلکہ جنت میں لے جاؤ۔

**واقعہ نمبر ۳۔** امام ابوداؤد بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے ابوداؤد کتاب حدیث میں لکھی ہے ایک مرتبہ ایک آدمی کشتی میں سوار تھا اور اس کو چھینک آئی تو اس نے کہا الْحَمْدُ لِلَّهِ اب حکم ہے کہ اس کے جواب میں دوسرا شخص یَرَحْمُكَ اللہ کہے مگر اسی مجلس میں ہو، یہ نہیں کہ ایک آدمی دور سڑک پر ہے اس کو چھینک آئی وہ الْحَمْدُ لِلَّهِ کہے اور یہ دور سے یَرَحْمُكَ اللہ کہے مگر اسلاف اعمال صالحہ میں حریص تھے تو آپ نے تین درہم، کرایہ پر کشتی لی اور اس کے پاس جا کر کہا یَرَحْمُكَ اللہ۔ تو غیب سے آواز آئی اے ابوداؤد خوش ہو جا تو نے تین درہم میں جنت کو خرید لیا ہے۔ یہ سب اخلاص کی برکت ہے۔

اب امام بخاریؒ کی عادت ہے کہ ترجمہ میں ایک لفظ آئے تو اس کی تشریح کرتے ہیں اور اس کے مناسب جو آیات و الفاظ ہوں ان کی تفسیر کرتے ہیں تو امام بخاریؒ نے تین آیتوں کی تفسیر ذکر کی ہے۔ اور اس سے ترجمہ والی آیت کی بھی تفسیر ہو جائے گی۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقِسْطُ الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ حضرت مجاہد تابعیؒ کے قول سے۔  
قرآن میں آیت۔ ا- وَزِنُوا بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ کی تفسیر کی ہے کہ رومی

نفت میں قسط اس کا معنی عدل کا ہے تو اس قسط کا معنی بھی عدل و انصاف کا ہے پھر فرمایا یُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ۔  
 قرآن میں آیت ۲۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اس کی تفسیر ذکر کی ہے۔ یعنی بعض نے کہا کہ یہ قسط مقسط کا مصدر ہے اور مقسط کا معنی عادل کا ہے لہذا قسط کا معنی بھی عدل ہے۔ اور پھر فرمایا اَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ۔ القاسط کا معنی ظالم ہے۔  
 قرآن میں آیت ۳۔ وَاَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا کی تفسیر ذکر کی ہے کہ قاسط کا معنی ظالم ہے۔ یعنی جو ظالم مشرک ہیں قیامت کے دن جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

### میزان ایک ہو گا یا زیادہ؟

بعض نے کہا ہے کہ میزان متعدد ہوں گے۔ جتنے انسان ہوں گے اتنے ترازو ہوں گے۔ لیکن حافظ ابن حجر نے جمہور کا قول ذکر کیا ہے کہ میزان ایک ہو گا۔ نَضَعَ الْمَوَازِينَ فِي جَمْعِ كَاصِفَةٍ تَعْظِيمَ كِي بِنَاءٍ بِرَبِّهَا يَأْتِي أَعْمَالُ كَيْ تَعْدُ كَيْ جُودَةٍ بِرَبِّهَا۔

### مَوَازِينٌ لَهُمْ..... كُنْ كَيْ أَعْمَالُ تَوَلَّى جَائِسٌ كَيْ

علامہ قسطلانی نے امام غزالی کا مسلک نقل کیا ہے کہ تین گروہ ایسے ہیں کہ جن کے اعمال نہیں تولے جائیں گے۔

پہلا گروہ: اس میں تین جماعتیں داخل ہیں۔ (۱) انبیاء علیہم السلام (۲) مسلمانوں کی غیر بالغ اولاد (۳) مجنونین۔

دوسرا گروہ: جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے بعض محدثین نے ان کی تعداد ذکر کی ہے چار ارب نوے کروڑ وہ مسلمان ہوں گے جن کو اللہ بغیر حساب کے

جنت میں داخل کریں گے۔

تیسرا گروہ: کفار کا ہے کفار بغیر حساب کے جہنم میں داخل کیئے جائیں گے لیکن جمہور کا مسلک جس کو امام بخاریؒ نے بھی ذکر کیا ہے کہ ہر ایک کا عمل تو لا جائے گا۔ باقی جنہوں نے کہا ہے کہ کفار کے اعمال نہیں تولے جائیں گے انہوں نے دلیل آیت **فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا** ذکر کی ہے۔ کہ ہم کفار کے لئے وزن قائم نہیں کریں گے۔ تو اس کا جواب جمہور محدثین نے دیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار کے اعمال کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی۔ یہ مطلب نہیں کہ ان کے اعمال کا وزن نہ ہوگا۔

## موزون..... کس کو تولا جائے گا؟

اس میں چار قول ہیں۔

قول نمبر ۱: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اعمال کو مجسم کر کے تولا جائے گا۔ اس کی دلیل بیہتی کی روایت ہے۔

**يُؤْتَى بِالْحَسَنَاتِ بِأَحْسَنِ صُورَةٍ وَيُؤْتَى بِالسَّيِّئَاتِ بِأَقْبَحِ صُورَةٍ**  
نیکیوں کو اچھی صورت اور گناہوں کو بری صورت میں لایا جائے گا۔

قول نمبر ۲: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خود نامہ اعمال و دفاتر کو تولا جائے گا۔ اس کی دلیل ترمذی کی روایت حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ہے۔

گناہوں کے ننانوے دفتر ایک پلڑے میں ہوں گے اور کلمہ والی ایک پرچی دوسرے پلڑے میں ہوگی تو ننانوے دفتر ہلکے اور پرچی بھاری ہو جائے گی۔

قول نمبر ۳۔ جمہور کا قول ہے کہ خود اعمال کو تولا جائے گا۔ اس کی دلیل ابوداؤد اور ترمذی

کی روایت ہے جو حضرت ابوالدرداءؓ سے ہے اِنَّ اَثْقَلَ شَيْءٍ يُّوَضَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ

یعنی میزان میں اخلاق حسنہ سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں تو لا جائے گا۔

اب توجہ ید سائنس کی تحقیق سے بھی یہ مسئلہ ثابت ہو گیا ہے کہ تھرمامیٹر کے ذریعہ حرارت و برودت سردی و گرمی کو معلوم کیا جاتا ہے تو جب انسان اعراض کے تولنے پر قادر ہے تو رحمن اعمال کے تولنے پر کیوں قادر نہیں۔

قول نمبر ۴۔ بعض محققین نے کہا کہ تینوں طریقوں سے تو لا جائے گا تا کہ انسان کو اطمینان ہو جائے۔

## وازن..... تولنے والا کون ہوگا؟

اس میں پانچ قول ہیں۔

قول نمبر ۱۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وزن ہوگا۔ اس کی دلیل وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطِ کی آیت ہے۔

قول نمبر ۲۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ملک الموت تولنے والا ہوگا۔

قول نمبر ۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضرت آدم وزن ہونگے۔

قول نمبر ۴۔ حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے کہ حضرت جبرائیل امین تولنے والے ہونگے۔

قول نمبر ۵۔ بعض محققین نے کہا ہے کہ چاروں قول درست ہیں۔ اللہ تعالیٰ تولنے کا حکم کرنے والے ہیں۔ اس لئے بحیثیت حکم کرنے کے اس کی طرف نسبت ہے اور ملک الموت انسانوں کو دنیا سے آخرت کی طرف چالان کرنے والا ہے۔ تو اس لئے

عدالت الہیہ میں چالان کرنے والے کا ہونا ضروری ہے اور اس کا بیان بھی ضروری ہے اس لئے اس کی طرف بھی نسبت درست ہے۔ اور جبرائیل اللہ کا قانون پہنچانے والے ہیں اس لئے قانون کی پابندی یا قانون شکنی کے مقدمہ میں اس کی موجودگی بھی ضروری ہے اس کی طرف بھی نسبت درست ہے اور حضرت آدمؑ کی اولاد کا مقدمہ ہے۔ اس لئے بوجہ سرپرست ہونے کے ان کا ہونا بھی ضروری ہے اس لئے ان کی طرف بھی نسبت درست ہے۔

### مقام وزن ..... اعمال کس جگہ تو لے جائیں گے۔

حکیم ترمذیؒ نے نوادر الاصول میں روایت ذکر کی ہے کہ میزان اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوگی۔ عرش کے دائیں طرف حسنات اور نیکیوں کا پلہ ہوگا جنت کے بالمقابل اور عرش کے بائیں طرف برائیوں اور گناہوں کا پلہ ہوگا جہنم کے بالمقابل۔

### حکمت وزن اعمال

حکمت نمبر ۱۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اس کو ذرہ ذرہ کا علم ہے لیکن وزن اعمال اس لئے ہوگا تا کہ نفسیاتی طور پر انسان مطمئن ہو جائے۔ کبھی انسان بھول جاتا ہے تو اس نامہ اعمال کے دکھانے سے اگر بھول گیا تو اس کو یاد کر لے گا۔ جو کچھ میں نے کیا وہ سب اس دفتر میں موجود ہے۔

حکمت نمبر ۲۔ اللہ کی طرف سے جو نیک اعمال پر جزاء اور برے اعمال پر سزا کا ظہور ہو گا۔ تو اس سے اللہ کا عدل ظاہر ہوگا کہ اللہ نے کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں کی۔

## کیفیت وزن اعمال

اعمال کے تولنے کی کیفیت کیا ہوگی یعنی نیکی اور بدی کے پلڑے کو ہلکا اور بھاری ہونے کو کیسے معلوم کریں گے۔ اس میں تین قول ہیں۔

قول نمبر ۱: جمہور کے نزدیک جیسے دنیا میں دستور ہے آخرت میں بھی اسی طرح ہوگا کہ جو پلڑا نیچے جھکے گا وہ بھاری ہوگا اور جو پلڑا اوپر چڑھے گا وہ ہلکا ہوگا۔

قول نمبر ۲۔ علامہ بدرالدین زرکشی اور شاہ عبدالعزیز کا ہے کہ آخرت کا دستور دنیا کے برعکس ہوگا کہ جو پلڑا اوپر چڑھے گا وہ بھاری ہوگا اور جو نیچے جھکے گا وہ ہلکا ہوگا۔ کیونکہ نیکیوں کا مرکز جنت ہے وہ اوپر ہے اور برائیوں کا مرکز جہنم ہے جو نیچے ہے۔

قول نمبر ۳۔ علامہ سید محمود آلوسی بغدادی نے ذکر کیا ہے کہ اگر حسنات کے پلہ سے نورانی ستون نکلے تو نیکی کا پلہ بھاری ہوگا اور اگر سینات کے پلہ سے ظلمانی ستون نکلے تو برائی کا پلہ بھاری ہوگا۔

## باب کی پہلے باب سے مناسبت

پہلے باب میں فاسق و منافق کی قرأت و تلاوت و اصوات کا ذکر ہے یعنی اعمال کا ذکر ہوا تو اس باب میں وزن اعمال کا ذکر ہے کہ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو۔ کیونکہ اگر منافق وغیرہ کی طرح غیر اخلاص والی تلاوت و اعمال ہوں گے تو اللہ کے نزدیک اس کا کوئی مرتبہ نہیں ہوگا۔ اخلاص سے اعمال میں وزن پیدا ہوتا ہے۔

## حدیث کی باب سے مناسبت

باب میں وزن اعمال کا ذکر ہے اور حدیث میں ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ کا ذکر ہے

کہ ان کلمات کا وزن ہوگا اور یہ کلمات ترازو میں بھاری ہوں گے۔

## حدیث کی سند پر بحث

حدیث کی سند کی تشریح شروع میں ہے۔ البتہ ایک نکتہ ذکر کرتا ہوں۔

بخاری نے پہلی حدیث حَدَّثَنَا الْحَمِيدِي ذَكَرَ كِي اور آخری حدیث حَدَّثَنَا الْأَشْكَابِ سے ذکر کی۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ حمیدی راوی سخی ہے۔ وحی کی ابتداء و آغاز مکہ سے ہوا۔ اس لئے بخاری نے پہلی حدیث سخی راوی کی ذکر کی ہے اور فتح الباری میں ہے کہ امام بخاریؒ کہتے ہیں۔

آخِرَ مَا لَقَيْتُهُ فِي مِصْرَ أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَابِ-

مصر میں جس سے میری آخری ملاقات ہوئی وہ احمد بن اشکاب ہیں۔

اس لئے امام بخاریؒ نے اس کی حدیث کو آخر میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ: فائدہ کے طور پر معلوم کریں کہ ہم سے لے کر حضور ﷺ تک حدیث کی سند کے تین حصے ہیں۔

پہلا حصہ۔ ہم سے لے کر حضرت شاہ ولی اللہؒ تک

دوسرا حصہ۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ سے لے کر امام بخاریؒ تک۔

تیسرا حصہ۔ امام بخاریؒ سے لے کر حضور ﷺ تک

جس طرح تاگہ میں اتصال ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم سے لے کر حضور ﷺ تک سند میں بھی اتصال ہے۔

ہم نے بخاری حضرت درخواستیؒ سے پڑھی انہوں نے دین پور میں مولانا

غلام صدیق حاجی پوریؒ سے انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں حضرت انور شاہ کشمیریؒ



سے انہوں نے شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ سے انہوں نے مولانا رشید احمد کنکوئی سے انہوں نے شاہ عبدالغنیؒ سے انہوں نے شاہ محمد اسحاقؒ سے انہوں نے شاہ عبدالعزیزؒ سے انہوں نے شاہ ولی اللہؒ سے انہوں نے شیخ ابوظاہر کردی سے انہوں نے شیخ ابراہیم کردی سے انہوں نے شیخ احمد قشاشیؒ سے انہوں نے شیخ احمد بن عبدالقدوس شادویؒ سے انہوں نے شمس الدین محمد رلی سے انہوں نے شیخ احمد زکریا انصاریؒ سے انہوں نے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ سے انہوں نے ابراہیم بن احمد تنوخیؒ سے انہوں نے ابو العباس احمد نجارؒ سے انہوں نے شیخ سراج حسین زبیدیؒ سے انہوں نے شیخ عبدالاول ہرویؒ سے انہوں نے شیخ ابواحسن عبدالرحمن داؤدیؒ سے انہوں نے شیخ ابو محمد عبداللہ سرخسیؒ سے انہوں نے شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف فربریؒ سے انہوں نے امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاریؒ سے اور پھر امام بخاریؒ کی سند کتاب میں ہے جیسا کہ آج آخری حدیث پڑھی گئی ہے کہ امام بخاریؒ نے احمد بن اشکابؒ سے حدیث پڑھی اور انہوں نے محمد بن فضیلؒ سے اور انہوں نے عمارہ بن قعقاعؒ سے اور انہوں نے ابو زرعہؒ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے حدیث پڑھی۔ اس طرح یہ دین سند کے ساتھ ہم تک محفوظ ہو کر آیا ہے۔

## حدیث کی تشریح

اب تم سب اس حدیث کو پڑھ لو تا کہ تمہارا نام بھی طلبہ حدیث کی جماعت میں لکھا جائے۔  
 کَلِمَاتَانِ کلمہ کا معنی کلام ہے۔ یعنی دو کلام میں ہیں پھر کشش ہوئی کہ کیسی کلام میں ہیں  
 فرمایا حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ جو اللہ کو محبوب اور پسند ہیں۔ کسی کو ہدیہ پیش کرو جو

اس کا پسندیدہ ہو تو اس کی توجہ حاصل ہو جائیگی۔ کہ پسندیدہ تحفہ لایا ہے۔ تو اللہ کا پسندیدہ تحفہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ہے۔ غریب پڑھے، امیر پڑھے، عالم پڑھے، جاہل پڑھے، اعلیٰ پڑھے، ادنیٰ پڑھے، جب پڑھو گے تو اللہ کی ذات متوجہ ہو جائے گی اس کے انوارات و تجلیات و توجہات کا پڑھنے والا مرکز بن جائے گا۔

پھر شبہ ہوا کہ جو کلام اللہ کو پسند ہے وہ زبان پر مشکل ہوگی فرمایا خَفِيفَتَانِ عَلَيَّ اللِّسَانِ وہ کلمے ایسے ہیں کہ ان کا زبان پر پڑھنا آسان ہے۔

پھر شبہ ہوا جب زبان پر ہلکے ہیں تو ان کا ثواب کم ہوگا۔ تو فرمایا۔ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ کہ ترازو میں بھاری ہیں۔ اور ثواب ان کا بہت زیادہ ہے۔

اب شوق ہوا کہ وہ دو کلمے کون سے ہیں فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ یہ کلمات ہیں چلتے پھرتے پڑھتے رہو اللہ کا قرب حاصل ہوگا اور گناہوں کی بخشش ہوگی۔ کیونکہ تسبیح والاکلمہ معمولی نہیں۔

دوسری روایت میں ہے أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہ چار کلمے اللہ کو بڑے پسند ہیں۔  
(۱) سُبْحَانَ اللَّهِ (۲) الْحَمْدُ لِلَّهِ (۳) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (۴) اللَّهُ أَكْبَرُ۔

اور تیسری حدیث میں ہے کہ جو سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھے گا اس کے لئے جنت میں درخت لگا دیا جائے گا۔

اور چوتھی حدیث میں ہے کہ سُبْحَانَ اللَّهِ تَمَلَّاءُ نِصْفِ الْمِيزَانِ یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھنے سے ترازو کا نصف حصہ ثواب سے بھر جائے گا۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمَلَّاءُ الْمِيزَانِ اور الْحَمْدُ لِلَّهِ سے پورا ترازو ثواب سے بھر جائے گا۔ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے پڑھنے کے ساتھ انسان اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے الْجَنَّةُ قَيْعَانٍ کہ جنت چٹیل میدان ہے اور اس کے درخت یہ کلمات ہیں۔ یعنی ان کو پڑھو گے تو جنت میں درخت لگیں گے وہ کلمات یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

اور ایک عجیب روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن قبر سے اٹھے گا تو یہ پانچ کلمے اس کے محافظ بن جائیں گے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ دائیں طرف الْحَمْدُ لِلَّهِ بائیں طرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سامنے ہوگا۔ اللَّهُ أَكْبَرُ۔ اوپر ہوگا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پیچھے ہوگا۔ یہ پانچوں کلمے محافظ بن کر اس کو جنت تک پہنچائیں گے۔

علماء طلباء اور احباب سے کہتا ہوں کہ کامیابی اللہ کے ذکر میں ہے۔ اس لئے کثرت سے اللہ کا نام لیتے رہو۔ سُبْحَانَ اللَّهِ اور الْحَمْدُ لِلَّهِ پڑھتے رہو۔ ہمارے شیخ حضرت درخواستی فرماتے تھے۔ چلتے پھرتے اللَّهُ الصَّمَدُ پڑھا کرو اس سے اللہ کی ذات کا نقشہ سامنے آئے گا۔ اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔ اللہ کی طرف توجہ ہوگی۔

جامعہ عبداللہ بن مسعود۔ تمہارا دینی ادارہ ہے۔ بزرگوں کی دعاؤں اور توجہات کا ثمرہ ہے۔ رجب کا مہینہ ہے اس میں تقریب ختم بخاری ہو رہی ہے۔ تو اس سے نیک تفاؤلی نکالتے ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ کو اسی مہینہ میں معراج نصیب ہوا تو اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو بھی عروج و ترقی نصیب فرمائیں گے۔ (آمین)

اس ادارہ میں دورہ تفسیر اور دورہ حدیث ہوتا ہے۔ بحمد اللہ دونوں سلسلے کامیاب ہیں اور ہمارے شیخ حضرت مولانا عبدالحی صاحب بہلوی دامت برکاتہم نے چاروں سلسلے میں اجازت و خلافت دے کر حکم فرمایا کہ جس طرح قرآن و حدیث کی خدمت کرتے ہو اسی طرح سلوک کا سلسلہ بھی جاری کرو تو اس لئے ہر ماہ کی پہلی

جمعرات مجلس ذکر ہوتی ہے۔ احباب دور دراز سے تشریف لاتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں شریعت و طریقت دونوں کی خدمت کی توفیق عطاء فرمادے (آمین) ہم نے اپنے مرشد کے حکم کے مطابق ذکر و اذکار کی تعلیم کا کام بھی شروع کر دیا ہے اللہ رب العزت اس دینی محنت کو مقبول و منظور فرمائیں!

یا اللہ! جو طلباء فارغ ہو چکے ہیں۔ ان کو قرآن و حدیث کی اشاعت کی توفیق عطاء فرما، تمام طلبہ کے علم و عمل میں برکت عطاء فرما۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

خطبه  
حجۃ الوداع

## خطبه حجه الوداع

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرَضِعًا فِي بَيْتِ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُدَيْلُ وَرِيبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِيَا أَضَعُ مِنْ رِيَانَا رِيَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَأَتَقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحَلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِينَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَإِنْ فَعَلَنْ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَالًا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِأَصْبِعِهِ السَّبَابَةَ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ- اللَّهُمَّ اشْهَدْ- اللَّهُمَّ اشْهَدْ

خطبه  
جمعة المبارک

## پہلا خطبہ جمعۃ المبارک

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَوَّرَ قُلُوبَ الْعَارِفِينَ بِنُورِ الْإِيمَانِ وَشَرَحَ  
صُدُورَ الصَّادِقِينَ بِالتَّوْحِيدِ وَالْإِقْبَانِ وَنَشَّهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ وَنَشَّهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسِنْدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ.  
أَمَّا بَعْدُ!

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوُنَّهَا  
تَدْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ  
حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَى وَمَا هُمْ بِسُكَرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ  
شَدِيدٌ.

يَا أَهْلَ الْغَفْلَةِ وَالْبَطَالَةِ وَالْغُرُورِ

وَيَا أَهْلَ الْجَاهِ وَالْمَالِ وَالسُّرُورِ

إِعْلَمُوا أَنَّ الدُّنْيَا دَارُ الْفَنَاءِ وَالْغُرُورِ

وَالْآخِرَةُ دَارُ الْبَقَاءِ وَالسُّرُورِ

فَاذْكُرُوا فَضِيحَةَ الْقِيَامَةِ وَالصِّرَاطِ وَالنُّشُورِ



الآن وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا

فَلَا يُغَرِّبُكُمْ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَلَا يُغَرِّبُكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورَ-

عَنِ الْعَرِيَّاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ  
مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
كَانَ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مَوْذِعٍ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ  
وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبِشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ  
بَعْدِي فَسِيرِي اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ  
الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ  
وَآيَاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ وَكُلُّ بَدْعَةٍ  
ضَلَالَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

قَدِمَ لِنَفْسِكَ مَا اسْتَطَعْتَ مِنَ التَّقَى إِنَّ الْمَنِيَّةَ نَازِلٌ بِكَ يَا قَتِي  
أَصْبَحْتَ ذَافِرِحٍ كَأَنَّكَ لَا تَرَى أَحْبَابَ قَلْبِكَ فِي الْمَقَابِرِ وَالْبِلَى  
إِنَّ أَحْسَنَ الْكَلَامِ وَأَبْلَغَ النِّظَامِ كَلَامُ اللَّهِ مَلِكِ الْعَزِيزِ  
الْعَلَامِ أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ  
وَنَفَعْنَا وَآيَاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ  
إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ غَنِيٌّ قَدِيمٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ ۝

## دوسرا خطبه

## جمعة المبارک

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ  
عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا  
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّى  
وَصَامَ وَبِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ وَصَلِّ كَذَلِكَ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ  
وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
الصَّالِحِينَ خُصُوصًا عَلَى أَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَفْضَلِ  
الصَّحَابَةِ بِالتَّحْقِيقِ خَلِيفَةِ النَّبِيِّ بِإِذْنِ أَفْضَلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى النَّاطِقِ

بِالصَّوَابِ الَّذِي كَانَ رَأْيُهُ مُوَافِقًا لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابِ وَمَزِينًا الْمُنْبِرِ  
وَالْمَحْرَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ وَعَلَى جَامِعِ الْقُرْآنِ الشَّهِيدِ عَلَى الْقُرْآنِ صَاحِبِ الْحَيَاءِ  
وَالْإِيمَانِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَعَلَى أَسَدِ اللَّهِ الْغَالِبِ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى جَمِيعِ بَنَاتِ  
النَّبِيِّ ﷺ السَّيِّدَةِ رُقِيَّةَ وَالسَّيِّدَةِ زَيْنَبَ وَالسَّيِّدَةَ أُمَّ كَلثُومَ وَسَيِّدَةَ  
نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ وَعَلَى الْإِمَامِينَ  
الْهُمَامِينَ السَّعِيدِينَ الشَّهِيدِينَ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِ  
اللَّهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَى عَمِّيهِ الْمُطَهَّرِينَ مِنَ  
الْأَدْنَسِ الْمُكْرَمِينَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ النَّاسِ أَبِي عِمَارَةَ الْحَمَزَةَ وَأَبِي  
الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَى السِّتَةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشْرَةِ  
الْمُبَشَّرَةِ وَعَلَى جَمِيعِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَائِرِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ  
رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ  
الدِّينِ -

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ  
وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ  
الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ أَنْصِرْ مَنْ نَصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا

مِنْهُمْ وَاخْذِلْ مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ  
 تَعَادَلُوا عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ  
 وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ  
 وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ  
 أَذْكُرُوا اللَّهَ الْعَلِيَّ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ  
 وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَىٰ أَعْلَىٰ وَأَوْلَىٰ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَكْبَرُ  
 وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ-

خطبه  
عید الفطر

## پہلا خطبہ

## عید الفطر

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ وَأَرْسَلَ لِهِدَايَةِ  
 الْإِنْسَانِ النَّبِيَّ آخِرِ الزَّمَانِ وَأَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ الْقُرْآنَ ۝  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ شَهَادَةً بِالْقَلْبِ  
 وَاللِّسَانِ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ  
 شَهَادَةً تَدْخُلُنَا الْجَنَانَ ۝

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ مَا دَامَتِ  
 السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْقَمَرَانُ:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 أَمَا بَعْدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ وَأَبْقَى إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ

وَمُوسَىٰ اعْلَمُوا يَا عِبَادَ اللَّهِ إِنَّ يَوْمَكُمْ هَذَا يَوْمٌ عِيدٌ وَقَالَ النَّبِيُّ  
 ﷺ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا فَزِينُواكُمْ بِالتَّقْوَىٰ فَإِنَّمَا الْعِيدُ  
 لَيْسَ لِمَنْ لَيْسَ الْجَدِيدُ إِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِيدَ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ  
 فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي  
 الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَبَدَلْتُكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا  
 مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَىٰ وَيَوْمَ الْفِطْرِ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ عَنْ  
 جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ يَصَلُونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رُكْعَتَيْنِ  
 لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُوِيَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْدُوا يَوْمَ  
 الْفِطْرِ حَتَّىٰ يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلَهُنَّ وَتَرًا -

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ -  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ  
 طَهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطَعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ  
 ﷺ إِلَّا أَنْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ  
 أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مَدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهَى  
 بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِي مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفِي عَمَلُهُ قَالُوا  
 رَبَّنَا جَزَائُهُ أَنْ يُوفَى أَجْرَهُ قَالَ مَلَائِكَتِي عِبِيدِي وَأَمَائِي قَضَوْا  
 فَرِيضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يَعْجُونَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي  
 وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا جِبْتَنَهُمْ فَيَقُولُ ارْجِعُوا قَدْ  
 غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَلْتُ سَيِّئَتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُونَ مَغْفُورًا  
 لَهُمْ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ  
 اتَّبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ -

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ  
 الْمُسْلِمِينَ وَنَفَعْنَا وَأَيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى  
 جَوَادٌّ غَنِيٌّ قَدِيمٌ مَلِكٌ بَرُّوفٌ رَحِيمٌ



## دوسرا خطبه عید الفطر

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ  
 عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
 يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسِنْدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 أَمَّا بَعْدُ - فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا  
 عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا -

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيْ  
 وَصَامَ وَبَعَدَ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ وَصَلَّى كَذَلِكَ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ  
 وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
 الصَّالِحِينَ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 خُصُوصًا عَلَى أَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَفْضَلِ الصَّحَابَةِ  
 بِالتَّحْقِيقِ خَلِيفَةَ النَّبِيِّ بِمَا أَفْضَلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ  
 النَّصِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى النَّاطِقِ بِالصَّوَابِ الَّذِي كَانَ رَأً  
 يَهُ مُوَافِقًا لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابِ وَمُزِينُ الْمُنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ أَمِيرِ  
 الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى جَامِعِ  
 الْقُرْآنِ الشَّهِيدِ عَلَى الْقُرْآنِ صَاحِبِ الْحَيَاءِ وَالْإِيمَانِ أَمِيرِ  
 الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى أَسَدِ  
 اللَّهِ الْغَالِبِ مُظْهِرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا  
 عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى جَمِيعِ بَنَاتِ  
 النَّبِيِّ ﷺ السَّيِّدَةِ رُقِيَّةَ وَالسَّيِّدَةِ زَيْنَبَ وَالسَّيِّدَةِ أُمِّ كَلْثُومَ  
 وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ وَعَلَى  
 الْإِمَامِينَ الْهَمَامِينَ السَّعِيدِينَ الشَّهِيدِينَ أَبِي مُحَمَّدَنِ الْحَسَنِ  
 وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَى عَمِّيهِ  
 الْمُطَهَّرِينَ مِنَ الْأَدْنَسِ الْمُكْرَمِينَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ النَّاسِ أَبِي  
 عُمَارَةَ الْحَمَزَةَ وَأَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَى  
 السِّتَةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ وَعَلَى جَمِيعِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ  
 وَسَائِرِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ رِضْوَانَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ وَعَلَى مَنْ

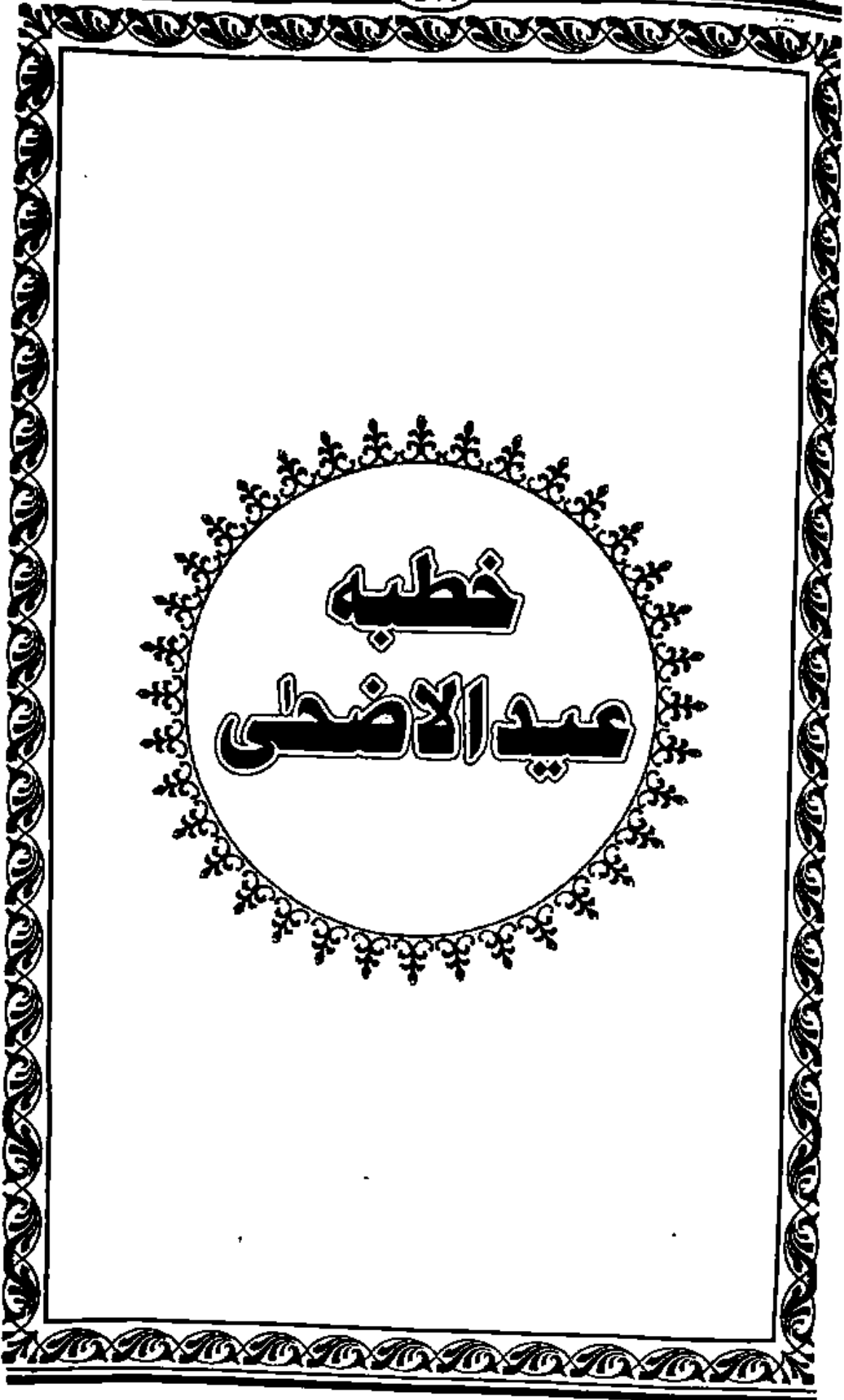
تَبِعَهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ  
وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ  
الدَّعَوَاتِ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
اللَّهُمَّ أَنْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَأَخِذْ  
مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ ﷺ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
تَعَادَلُوا عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ  
وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ  
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
أَذْكُرُوا اللَّهَ الْعَلِيَّ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ  
وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى أَعْلَى وَأَوْلَى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَكْبَرُ  
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ -



خطبه  
عید الاضحی

## پہلا خطبہ عید الاضحیٰ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ وَارْسَلَ لِهَدَايَةِ  
 الْإِنْسَانِ النَّبِيَّ آخِرِ الزَّمَانِ وَأَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ شَهَادَةً بِالْقَلْبِ  
 وَاللِّسَانِ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسِنْدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ  
 وَرَسُولَهُ شَهَادَةً تُدْخِلُنَا الْجَنَانَ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ مَا دَامَتِ  
 السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْقَمَرَانُ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

إِنَّا أُعْطِينَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرِ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ  
 الْأَبْتَرُ ۝ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَائُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى  
 مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ

الْمُحْسِنِينَ ۝ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ فَبَسَّرْنَاهُ بِنُحْلٍ  
 حَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنَؤُا إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي  
 أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا بَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ  
 اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ  
 يَا إِبْرَاهِيمَ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ  
 هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ وَقَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي  
 الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ۝ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ  
 مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ إِن صَلَوَاتِي وَتُسْكِي وَمَحْيَايَ  
 وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ  
 الْمُسْلِمِينَ ۝

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 اعْلَمُوا يَا عِبَادَ اللَّهِ إِنَّ يَوْمَكُمْ هَذَا يَوْمٌ عِيدٌ قَالَ النَّبِيُّ  
 ﷺ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا فَزِينُواكُمْ بِالتَّقْوَى فَإِنَّمَا  
 الْعِيدُ لَيْسَ لِمَنْ لَبَسَ الْجَدِيدَ إِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِيدَ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ  
 يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي  
 الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَبَدَلَكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا

مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ-

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُوِيَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْمًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ

مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ وَأَنَّهُ لِيَأْتِيَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ

قَبْلَ أَنْ يَقَعَ بِالْأَرْضِ فَطَيَّبُوا بِهَا نَفْسًا

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا

هَذِهِ الْأَضْحَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا فَمَا لَنَا

فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالْصُّوْفُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضْحِي

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ  
 أَعْمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرَةِ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ  
 أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا  
 بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ  
 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ  
 وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا تُضْحِيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءٍ وَلَا خَرْقَاءٍ -  
 عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى  
 يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ  
 أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ  
 الْمُسْلِمِينَ وَنَفَعْنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ اللَّهُ تَعَالَى  
 جَوَادٌ غَنِيٌّ قَدِيمٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّ رَوْفٌ رَحِيمٌ ۝



## دوسرا خطبه عید الاثنی

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ  
 عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
 يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسِنْدَنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

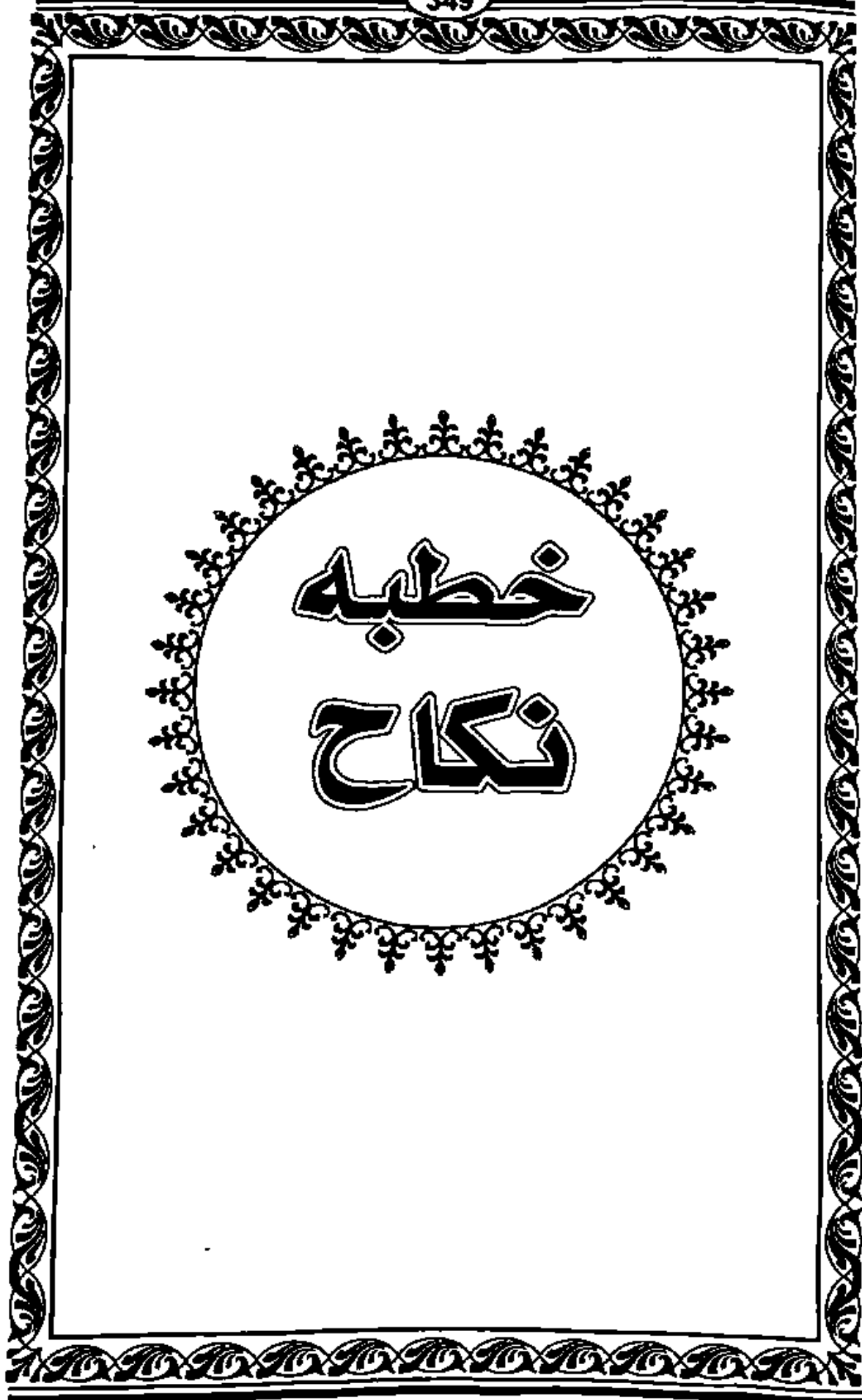
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا  
 عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيْ  
 وَصَامَ وَبَعَدَ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ وَصَلِّ كَذَلِكَ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ  
 وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
 الصَّالِحِينَ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 خُصُوصًا عَلَى أَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَفْضَلِ الصَّحَابَةِ  
 بِالتَّحْقِيقِ خَلِيفَةَ النَّبِيِّ بِلَا فَضْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ  
 نَالِصِدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى النَّاطِقِ بِالصَّوَابِ الَّذِي كَانَ رَأً  
 يَهُ مُوَافِقًا لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابِ وَمُزِينًا الْمُنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ أَمِيرِ  
 الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا عُمَرَيْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى جَامِعِ  
 الْقُرْآنِ الشَّهِيدِ عَلَى الْقُرْآنِ صَاحِبِ الْحَيَاءِ وَالْإِيمَانِ أَمِيرِ  
 الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى أَسَدِ  
 اللَّهِ الْغَالِبِ مُظْهِرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا  
 عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى جَمِيعِ بَنَاتِ  
 النَّبِيِّ ﷺ السَّيِّدَةِ رُقِيَّةَ وَالسَّيِّدَةِ زَيْنَبَ وَالسَّيِّدَةِ أُمَّ كَلْثُومَ  
 وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ وَعَلَى  
 الْإِمَامِينَ الْهَمَامِينَ السَّعِيدِينَ الشَّهِيدِينَ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ  
 وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَى عَمِّيهِ  
 الْمُطَهَّرِينَ مِنَ الْأَدْنَسِ الْمُكْرَمِينَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ النَّاسِ أَبِي  
 عُمَارَةَ الْحَمَزَةَ وَأَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَى  
 السِّتَةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ وَعَلَى جَمِيعِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ  
 وَسَائِرِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ رِضْوَانَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ وَعَلَى مَنْ

تَبِعَهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ  
 الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 اللَّهُمَّ أَنْصِرْ مَنْ نَصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَأَخْذِلْ  
 مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ ﷺ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 تَعَادَلُوا عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ  
 وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ  
 وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 أَذْكُرُوا اللَّهَ الْعَلِيَّ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ  
 وَلِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى أَعْلَى وَأَوْلَى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَكْبَرُ  
 وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ



خطبه  
نکاح

## خطبه نکاح

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ  
بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ  
وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسِنْدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ  
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي  
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ  
لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ  
فَوْزًا عَظِيمًا

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ النِّكَاحُ مِنَ سِتِّي فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي فَلَيْسَ مِنِّي  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ السَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ  
فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَعْظُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ

فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَنَكَّحُ  
الْمَرْأَةَ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسْبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَأَظْفَرِ بِدَاتِ الدِّينِ  
تَرَبَّتْ يَدَاكَ۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعٌ مِنْ  
سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسَّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْءُ الصَّالِحَةُ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ

الْمُسْلِمِينَ وَنَفَعْنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى

الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

خطبہ کے بعد ایجاب و قبول کرائیں اور اسکے بعد یہ دعا کریں۔

بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ وَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمْ بِخَيْرٍ

وَأَخْرَجَ مِنْكُمْ كَثِيرًا ظَنِبًا مَبَارَكًا مَحْفُوظًا مِنْ كُلِّ ضَرٍ  
 اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلْفَتْ بَيْنَ سَيِّدِنَا آدَمَ وَسَيِّدَتِنَا حَوَاءَ عَلَيْهِمَا  
 السَّلَامُ وَأَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلْفَتْ بَيْنَ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَسَيِّدَتِنَا سَارَةَ وَهَاجِرَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَأَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلْفَتْ بَيْنَ  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَسَيِّدَتِنَا خَدِيجَةَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ هَذِهِ الْمَجْلِسِ وَلِجَمِيعِ  
 الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ  
 وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ  
 وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

# دُعَاءُ اصْحَابِ ثَلَاثَةٍ



حافظ القرآن والحديث

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب در خواستی نور اللہ مرقدہ



شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت شفیق الرحمن در خواستی نور اللہ مرقدہ

بانی - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور



شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

شیخ طریقت حماد اللہ در خواستی مدظلہ علوم در خواستی امین و ناشر

حضرت مولانا



دعاء

شیخ الاسلام و المسلمین امام المحدثین  
حافظ القرآن و الحدیث

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب در خواستی انوار اللہ مرقدہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ. مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. مَا شَاءَ اللَّهُ لَا  
يَصْرِفُ السُّوءَ إِلَّا اللَّهُ. مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يَسُوقُ الْخَيْرَ إِلَّا اللَّهُ.  
مَا شَاءَ اللَّهُ مَا كَانَ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ. مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
إِلَّا بِاللَّهِ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ رَبَّنَا لَا تُؤْخِذْنَا إِنْ  
تَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِنَا. رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا  
وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ  
جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْأَفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْحَاجَاتِ  
وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى  
الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي  
الْحَيَوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللَّهُمَّ مُصْرِفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ

اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا  
وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ

وَالْفَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ عَنْ كُلِّ اِيْمٍ۔  
 اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ  
 وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا  
 اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ  
 تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِي  
 وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَاَلَيْتَ وَلَا يَعْزُمُ مَنْ عَادَيْتَ  
 تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

اَللّٰهُ حَاضِرُنَا اَللّٰهُ نَاطِرُنَا اَللّٰهُ نَاصِرُنَا اَللّٰهُ مَعَنَا۔  
 اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنَا  
 اِلَىٰ حُبِّكَ۔

سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانَا۔ سُبْحَانَ مَنْ يَّسْمَعُ كَلَامَنَا۔ سُبْحَانَ مَنْ يَّدْكُرُنَا  
 وَلَا يَنْسَانَا۔

يا اللہ.....! ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔

يا اللہ.....! ہماری حفاظت فرما۔

يا اللہ.....! ہمارے ملک پاکستان کی حفاظت فرما۔

يا اللہ.....! ہمارے مدارس اور مساجد کی حفاظت فرما۔

يا اللہ.....! ہمارے گھروں کی حفاظت فرما۔

- یا اللہ.....! مکہ المکرمہ اور مدینہ المنورہ کی بار بار زیارت نصیب فرما۔
- یا اللہ.....! نظام اسلام کیلئے تمام جماعتوں کو مل کر کام کرنے کی توفیق نصیب فرما
- یا اللہ.....! جمعیت علماء اسلام کی نفاذ اسلام کیلئے کوششوں کو مقبول و منظور فرما
- یا اللہ.....! تمام علماء کرام کو مل کر اتفاق و اتحاد کیساتھ دین کا کام کرنے کی توفیق نصیب فرما۔
- یا اللہ.....! شان والے نبیؐ کے روضہ اطہر کی زیارت نصیب فرما۔
- یا اللہ.....! گنبد خضرا کی حاضری نصیب فرما۔
- یا اللہ.....! شان والے نبیؐ کی سفارش نصیب فرما۔
- یا اللہ.....! شان والے نبیؐ کے جہنڈے کے نیچے جگہ نصیب فرما۔
- یا اللہ.....! شان والے نبیؐ کے حوض کوثر کا پانی نصیب فرما۔
- یا اللہ.....! مرزائیوں، قادیانیوں کو ملک پاکستان سے نکالنے کی طاقت عطا فرما۔
- یا اللہ.....! بلوچستان میں کوہ مراد پر واقع بے دین لوگوں کے بنائے ہوئے کعبہ کو ختم کرنے کی طاقت عطا فرما۔
- یا اللہ.....! قرآن و حدیث کی خدمت اور اشاعت کا ذوق نصیب فرما۔
- یا اللہ.....! مدارس اور مساجد کو دن دو گنی، رات چو گنی ترقی نصیب فرما۔
- یا اللہ.....! عالم اسلام کی حفاظت فرما۔
- یا اللہ.....! ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔
- یا اللہ.....! اپنی رضا نصیب فرما۔
- یا اللہ.....! دینی کاموں میں ہمت اور استقامت نصیب فرما۔

یا اللہ.....! جب تک زندہ رہیں تیری کتاب در دِ زبان ہو اور حدیثِ خاتم الانبیاء  
حرزِ جان ہو۔

دنیا سے رخصت ہوں تو خاتمہ ایمان پر ہو اور زبان پر جاری ہو کلمہ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد

وآلہ وصحبہ اجمعین۔

برحمتک یا ارحم الراحمین۔

دُعَاء

شیخ الاسلام حضرت درخوئی کے علمی جانشین  
 شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر  
 شیخ طریقت شفیق الرحمن درخوئی  
 حضرت مولانا نور اللہ مرقدة

بانی - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ  
وَالِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
یا اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی عطاء فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا۔

اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا  
وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

یا اللہ تمام کاموں میں ہمارے لئے انجام بہتر بنا اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے  
عذاب سے محفوظ فرما۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً  
إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ:

یا اللہ! ایمان و ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے قلوب کو ایمان کی دولت سے محروم  
نہ کرنا اور ہمیں اپنی طرف سے خصوصی رحمت عطا فرماتا تو ہی رحمت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا

یا اللہ! بھول چوک اور خطا، غلطی پر ہماری گرفت نہ فرمانا۔

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا

یا اللہ! پہلوں کی طرح ہم پر بوجھ نہ ڈالنا

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ

یا اللہ! جن امور کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم پر نہ ڈالنا۔

وَأَعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنَّا۔

یا اللہ! ہماری خطاؤں کو معاف فرما۔

وَاعْفِرْ لَنَا وَاعْفِرْ لَنَا وَاعْفِرْ لَنَا

یا اللہ! ہمارے گناہوں کو بخش دے۔

وَارْحَمْنَا وَارْحَمْنَا وَارْحَمْنَا

یا اللہ! ہم پر اپنی رحمت کی بارش برسا دے۔

أَنْتَ مَوْلَانَا أَنْتَ مَوْلَانَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔

یا اللہ! تو ہمارا متولی اور مالک اور مددگار ہے ہمیں کفار پر اور ان کے حامیوں پر غلبہ عطا

فرما اور خصوصی مدد فرما۔

يَا مَنْ يَرَى مَا فِي الضَّمِيرِ وَيَسْمَعُ

یا اللہ! تو باطن کی چیزوں کو دیکھتا اور سنتا ہے۔

أَنْتَ الْمَعِدُّ لِكُلِّ مَا يَتَوَقَّعُ

اور جس چیز کی توقع کی جاتی ہے تو وہ عطا کرتا ہے

يَا مَنْ يَرْجَى فِي الشَّدَائِدِ كُلِّهَا

یا اللہ! تمام مصائب میں تجھ سے امید کی جاتی ہے

يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمُسْتَكِي وَالْمَفْرَعُ

یا اللہ! تیری طرف فریاد کی جاتی ہے اور تو جائے پناہ ہے۔

يَا مَنْ خَزَائِنُ فَضْلِهِ فِي قَوْلِ كُنْ

یا اللہ! سب تیرے فضل کے خزانے تیرے قول کن میں ہیں۔

أَمْنٌ فَإِنَّ الْخَيْرَ عِنْدَكَ أَجْمَعُ

یا اللہ! تو ہم پر احسان فرما کیونکہ تمام بھلائیاں تیرے پاس ہیں۔



مَالِي سِوَى فَقْرِي إِلَيْكَ وَسِيْلَةٌ

یا اللہ! تیری طرف احتیاجی کے بغیر میرے لئے کوئی وسیلہ نہیں۔

فَبِالْاِفْتِقَارِ إِلَيْكَ أَيْدِي أَرْفَعُ

بس تیری طرف احتیاجی کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھاتا ہوں

مَالِي سِوَى قَرْعِي لِبَابِكَ حِيْلَةٌ

یا اللہ! تیرے دروازے کے کھٹکھٹانے کے سوا میرے لئے کوئی حیلہ نہیں۔

فَلَيْنَ رُدِّدْتُ فَأَيَّ بَابٍ أَقْرَعُ

اگر مجھے تیرے دروازے سے رد کر دیا گیا تو پھر کون سا دروازہ ہے جسے کھٹکھٹاؤں گا

إِنْ كَانَ لَا يَرْجُوكَ إِلَّا مُحْسِنٌ

یا اللہ! اگر تجھ سے صرف نیک لوگ رحمت کی امید رکھیں

فَالْمُذْنِبُ الْعَاصِي إِلَى مَنْ يَرْجِعُ

تو پھر گناہ گار کس کی طرف رجوع کریں۔

حَاشَا لِيُجُودِكَ أَنْ تُقْنِطَ عَاصِيًا

یا اللہ! تیری سخاوت سے یہ دور ہے کہ تو گناہ گار کو نا امید کر دے۔

الْفَضْلُ أَجْزَلُ وَالْمَوَاهِبُ أَوْسَعُ

تیرا فضل بہت زیادہ ہے اور تیری بخشش بہت وسیع ہے۔

تَمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ

آخر میں حضور ﷺ اور ان کی آل پر صلوة ہو

خَيْرَ الْأَنَامِ وَمَنْ بِهِ يَتَشَفَعُ

جو نبی سب مخلوق سے افضل ہے اور قیامت کے دن جس کے ذریعہ شفاعت حاصل کی جائیگی۔

يَا مَنْ يُجِيبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ  
يا اللہ! تو اندھیروں میں مجبور کی دعا قبول کرتا ہے۔

وَيَا كَاشِفَ الضُّرِّ مَعَ الْبَلْوَى وَالسَّقَمِ  
يا اللہ! تو مصائب اور بیماری کی تکلیف کھولنے والا ہے

قَدْنَا مَ وَفَدَكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَأَنْتَبَهُوَا  
يا اللہ! لوگ تیرے گھر کے ارد گرد سوکراٹھتے ہیں

وَعَيْنُ جُودِكَ يَا مَوْلَايَ لَمْ تَنَمِ  
لیکن تیری بخشش والی آنکھ نہیں سوتی۔

فَهَبْ لِي بِجُودِكَ فَضْلَ الْعَفْوِ عَنِّ ذَلِيلِي  
يا اللہ! تو اپنے کرم سے میری لغزشیں معاف فرما دے۔

يَا مَنْ إِلَيْهِ جَاءَ الْخَلْقُ فِي الْحَرَمِ  
يا اللہ! ساری مخلوق حرم میں تیری رحمت کی امیدوار ہے

إِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَا يَرْجُوهُ ذُو خَطَايَا

يا اللہ! اگر گناہ گار تیری معاف کرنے کی امید نہ رکھے

فَمَنْ يَجُودُ عَلَى الْعَاصِينَ بِالنِّعَمِ

تو گناہ گاروں پر انعامات کی بارش کون کرے گا

إِلٰهِي عَبْدُكَ الْعَاصِي أَتَاكَ

يا اللہ! تیرا گناہ گار بندہ تیرے دروازے پر آ گیا ہے

مُقِرًّا بِالذُّنُوبِ وَقَدْ دَعَاكَ

اور گناہوں کا اقرار کر کے تجھ سے مانگ رہا ہے

فَإِنْ تَسْتَغْفِرُ فَأَنْتَ أَهْلٌ لِدَاكِ

یا اللہ! اگر تو معاف کر دے تو تو ہی اس کا اہل ہے

وَإِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ يَرْحَمُ سِوَاكَ

اور اگر تو رد کر دے تو پھر تیرے سوا کون رحم کرے گا

الہی مرا شرمساری زروئے تو بس

دگر شرمسارم مکن پیش کس

یا اللہ! تیرے سامنے ہم شرمسار ہیں

دوسروں کے سامنے ہمیں شرمسار نہ کر

الہی تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے، دل مرتضیٰ سوز صدیق دے

یا اللہ! ہمیں دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے محفوظ فرما۔

یا اللہ یا اللہ یا اللہ! جس طرح آج تیری عبادت کیلئے اور تیرے نام لینے کیلئے اور دینی

کام کرنے کے لئے ا وہیں اسی طرح ہم سب کو قیامت کے دن حضور ﷺ کے

جھنڈے کے نیچے جمع فرما۔

یا اللہ! جو بے اولاد ہیں ان کو نیک اولاد عطاء فرما!

یا اللہ! جو بیمار ہیں ان کو شفاء عطاء فرما!

اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اِذْهَبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا

شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

یا اللہ! جو مقروض ہیں ان کو قرض سے آزاد فرما

یا اللہ! جو پریشان حال ہیں ان کی پریشانی دور فرما

یا اللہ! یا اللہ! یا اللہ! مساجد اور مدارس دینیہ کی آپ ہی حفاظت اور نگرانی فرما۔

یا اللہ! جو مشائخ و علماء دین کا کام کر رہے ہیں ان کو استقامت و ہمت عطا فرما۔  
 یا اللہ! جو طلباء دین کا علم حاصل کر رہے ہیں ان کے حافظہ و ذہانت میں ترقی عطا فرما  
 اور ان کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلا اور ادب نصیب فرما۔  
 یا اللہ! جو دینی کاموں میں تعاون کرتے ہیں ان کے رزق اور عزت میں برکت عطا فرما۔  
 یا اللہ! کفار کو مغلوب کر دے اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما۔  
 یا اللہ! کفار اور ان کے حامیوں کی سازشوں کو ناکام بنا دے۔  
 یا اللہ! جو دینی جماعتیں دین و اسلام کی اشاعت کا کام کر رہی ہیں ان سب کو اتفاق  
 عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا وَضَيْقِ الْقَبْرِ وَضَيْقِ يَوْمِ  
 الْقِيَامَةِ۔

یا اللہ! ہمیں دنیا و قبر و قیامت کے دن کی تنگی سے محفوظ فرما۔  
 اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي الْحَيٰوةِ وَفِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔  
 یا اللہ! ہمیں زندگی برکت والی عطا فرما اور موت برکت والی نصیب فرما اور موت کے  
 بعد والی زندگی بھی برکت والی عطا فرما۔  
 یا اللہ! یا اللہ! یا اللہ! ہمارے گھروں میں قرآن کی تلاوت سے اور اپنے ذکر و نام سے  
 اور پیغمبر پر درود پڑھنے سے برکت عطا فرما۔  
 یا اللہ! ہم سب کو نیکی کا جذبہ عطا فرما۔  
 یا اللہ! ہم سب کو برے کاموں سے محفوظ فرما۔  
 یا اللہ! ہمارے والدین اور ہمارے مشائخ و اساتذہ جنہوں نے زندگی دین میں وقف  
 کردی ان کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرما۔

یا اللہ! جو مسلمان فوت ہوئے ان کو جو ایر رحمت میں جگہ عطاء فرما اور جو زندہ ہیں ان کو فتنوں سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! یہ ملک پاکستان جس مقصد کے لئے بنایا گیا ارباب اقتدار کو اس کے پورے کرنے کی توفیق عطاء فرما۔

یا اللہ! عالم اسلام کو اتفاق و اتحاد کی دولت سے مالا مال فرما۔

یا اللہ! اس ملک پاکستان کو کفار کی سازشوں سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! جب تک زندہ رہیں تیری کتاب قرآن مجید و رد زبان ہو اور حدیث خاتم الانبیاء ﷺ حرز جان ہو اور جب دنیا سے رخصت ہوں خاتمہ ایمان پر ہو اور زبان پر کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ جاری ہو۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ  
وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔ (آمین)

دعاء

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پہرہ طریقت حضرت مولانا  
محمد اللہ درخواستی مدظلہ علوم درخواستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِ -

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ  
الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدُهُ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ  
بِدِيْعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ۝

رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝  
رَبَّنَا لَا تُوَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا  
إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا  
طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا  
فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

رَبَّنَا لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً  
إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَأَسْرَفَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا  
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۝  
رَبَّنَا فَاعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْآبِرَارِ ۝

رَبَّنَا وَإِنَّا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ  
لَاتُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝

رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا  
وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝  
رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا  
سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا  
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي

قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ۝

رَبَّنَا آمِنمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ عَظِيمٌ حَلِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

اللَّهُمَّ نَقِّهِ خَطَايَانَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ -

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَطَايَانَا كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -

اللَّهُمَّ اغْسِلْنَا بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالبَرْدِ -

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي الْحَيَاةِ وَبَارِكْ لَنَا فِي الْمَمَاتِ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا

بَعْدَ الْمَمَاتِ -



اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَلِكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمَعَاوَةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ تَوْفِقَنَا مُسْلِمِينَ وَالْحِقْنَ بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا  
نَادِمِينَ يَا إِلَهَنَا وَإِلَهَ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ  
سِوَاكَ.

اللَّهُمَّ اعِنَّا عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ  
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَلِكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى.  
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَلِكَ عِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا  
وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ  
نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَلِكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ  
وَخَبِيبُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ  
وَخَبِيبُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ.

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ

التَّوَابُ الرَّحِيمُ۔ وَنَجِّنَا مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْكَرْبِ الْعَظِيمِ۔  
وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا يَا مَوْلَانَا إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

اللہ العالمین۔ ہماری تمام خطاؤں، غلطیوں اور گناہوں کو معاف فرمادیں!

اللہ العالمین۔ ہمیں دین، دنیا اور آخرت کی ہر نعمت اور بھلائی عطاء فرمادیں!

اللہ العالمین۔ ہمیں پانچ وقت کی نماز اور صبح و شام قرآن مجید کی تلاوت کا ذوق نصیب فرمادیں!

اللہ العالمین۔ ہماری دنیا بھی بنا دیں اور ہماری آخرت بھی سجا دیں!

اللہ العالمین۔ جن کی اولاد نہیں ان کو نیک، صالح لائق اور پرہیزگار اولاد نصیب فرمادیں!

اللہ العالمین۔ جو لوگ بیمار، کمزور اور لاچار ہیں ان کو صحت، عافیت اور تندرستی سے مالا مال فرمادیں!

اللہ العالمین۔ جو لوگ مقروض ہیں ان کو قرض سے نجات دلا دیں!

اللہ العالمین۔ ہمارے جو مسلمان بہن بھائی دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ کے

مہمان بن گئے میرے مولیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور ٹھکانہ نصیب

فرمادیں! حسنت پر نظر فرمائیں۔ سیئات سے درگزر فرمائیں، پسماندگان کو صبر جمیل کی

توفیق نصیب فرمادیں۔

اللہ العالمین۔ جن ساتھیوں کے دلوں میں جائز حاجات و خواہشات و ضروریات

ہیں میرے مولیٰ غیب کے خزانوں سے بن مانگے عطاء فرمادیں!

اللہ العالمین۔ بار بار حج اور عمرہ کی توفیق نصیب فرمادیں! اپنے گھر کا طواف نصیب فرمادیں۔

صفا اور مروہ کی سعی نصیب فرمادیں۔ زم زم کا پانی نصیب فرمادیں پیارے نبی ﷺ کے پیارے روضہ اقدس پر درود و سلام پڑھنے کی توفیق نصیب فرمادیں!

اللہ العالمین۔ ہمارے شہروں کو ہماری بستیوں کو ہمارے گھروں کو ہمارے سینوں کو قرآن و حدیث کی روشنی سے منور فرمادیں!

اللہ العالمین۔ رحمت کی ہوائیں چلا دیں رحمت کی گھٹائیں برسا دیں رحمت کی فضا میں بنا دیں!

اللہ العالمین۔ ہمیں اپنا بنا لیں اپنے دروازے کا محتاج اور سوالی بنا دیں در در کی ٹھوکروں سے محفوظ فرمادیں

اللہ العالمین۔ ہمیں ایک بنا دیں نیک بنا دیں قرآن و حدیث کا شیدائی بنا دیں دین اسلام کا سچا خادم و نگہبان بنا دیں

اللہ العالمین۔ ہمیں آپس میں بھائی بھائی بنا دیں ہمارے دلوں سے بغض، حسد، کینہ کی بیماریاں اور مال و دولت، سیاست و اقتدار کی محبت نکال دیں ہمارے دلوں میں قرآن و حدیث اور خدمت دین متین کا سچا جذبہ پیدا فرمادیں

اللہ العالمین۔ عالم اسلام کو اتفاق و اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمادیں ملک پاکستان کو امن، چین، سکون کا گہوارہ بنا دیں۔ اقتدار والوں کو توفیق نصیب فرمادیں کہ تیرے بنائے ہوئے بندوں پر تیری بنائی ہوئی دھرتی پر تیرے بنائے ہوئے نظام کو نافذ کر سکیں۔

اللہ العالمین۔ تعلیم کے مراکز، تبلیغ کے مراکز، جہاد کے مراکز، تصوف کے مراکز، دین کے ہر شعبہ کی آپ ہی نگرانی و حفاظت فرمائیں

اللہ العالمین - میری قوم کے بوڑھوں کو ابو قحافہؓ جیسی قوت ایمانی نصیب فرمادیں  
میری قوم کے نوجوانوں کو صلاح الدین ایوبیؓ اور طارق بن زیادؓ جیسا جذبہ جہاد نصیب  
فرمادیں میری قوم کی ماؤں اور بہنوں کو حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمہؓ جیسی  
شرم و حیا نصیب فرمادیں میری قوم کے بچوں کو حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ جیسا  
جذبہ ایمانی اور جذبہ جہاد نصیب فرمادیں!

اللہ العالمین جیسے آج ہم یہاں جمع ہیں کل قیامت کے دن اسی طرح ہمیں حضور  
اکرم ﷺ کے جھنڈے ”یَوْمَ الْحَمْدِ“ کے نیچے جمع فرمادیں۔

حضور اکرم ﷺ کے حوض کوثر کا پانی آپ کے ہاتھوں ہمیں نصیب فرمادیں اور حضور  
اکرم ﷺ کی سفارش سے بہرہ مند فرمادیں۔

اللہ العالمین جو مانگا ہے وہ عطاء فرمادیں۔ جو نہ مانگا سکے وہ بن مانگے عطا فرمادیں۔  
اللہ العالمین جب تک دنیا میں زندہ رہیں آپ کی پیاری کتاب دکلام پر اور آپ  
کے پیارے نبیؐ کے پیارے فرمان پر عمل پیرا رہیں۔ اور جب موت کا وقت آئے تو  
زبان پر صرف ایک ہی کلمہ آئے، صرف آپ کا ہی نام آئے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ  
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد  
وآلہ وصحبہ اجمعین۔

برحمتک یا ارحم الراحمین۔

## حمد باری تعالیٰ

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے۔۔۔۔ وہی خدا ہے  
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آ رہا ہے۔۔۔۔ وہی خدا ہے

تلاش اس کو نہ کر بتوں میں

وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں

جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے۔۔۔۔ وہی خدا ہے

نظر بھی رکھے سماعتیں بھی

وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی

جو خانہ لاشعور میں جگمگا رہا ہے۔۔۔۔ وہی خدا ہے

کسی کو تاج وقار بخشے

کسی کو ذلت کے غار بخشے

جو سب کے ماتھوں پہ مہر قدرت لگا رہا ہے۔۔۔۔ وہی خدا ہے

سفید اس کا، سیاہ اس کا

نفس نفس ہے گواہ اس کا

جو فعلہ جاں جلا رہا ہے، بجھا رہا ہے۔۔۔۔ وہی خدا ہے

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے۔۔۔۔ وہی خدا ہے

## توحید خداوندی پر متفرق اشعار

کانٹا ہے ہر اک جگر میں اٹکا تیرا  
 حلقہ ہے ہر اک گوش میں لٹکا تیرا  
 مانا نہیں جس نے تجھ کو جانا ہے ضرور  
 بھٹکے ہوئے دل میں بھی ہے کھٹکا تیرا  
 ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا  
 آتش پہ مغاں نے راگ گایا تیرا  
 دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے  
 انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

ماں باپ سے سوا ہے شفقت تیری  
 فزوں ہے تیرے غضب سے رحمت تیری  
 جنت انعام کر کہ دوزخ میں بلا  
 وہ رحم تیرا ہے یہ عدالت تیری

یا رب خلاق مہر و مای تو ہے  
 بخشندہ تاج و تخت شامی تو ہے  
 بے منت و بے سوال و بے استحقاق  
 دیتا ہے جو سب کو یا الہی تو ہے

ہے غنچہ و گل اہل زباں خاروں سے  
 لیتا ہے عجب کام وہ بے کاروں سے  
 تسبیح بکف ہے حمد باری کیلئے  
 دریا موتی سے آسماں تاروں سے

آگہی میں اک خلا موجود ہے  
 اس کا مطلب ہے خدا موجود ہے

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے  
 تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیئے

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند  
 بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

رقیبوں نے ریٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں  
 کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا  
بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

ذہن میں جو گھبر گیا لا اِنْتِہَاءِ کیونکر ہوا  
سمجھ میں جو آگیا خدا کیونکر ہوا

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے  
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

فناء فی اللہ کی تہہ میں رازِ مضمحل ہے بقا کا  
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

بے دل نہ ہو بیگانگیِ خلق سے غالب  
کوئی نہیں تیرا تو میری جان خدا ہے

شبِ گریزاں ہو گی آخرِ جلوۂ خورشید سے  
یہ چمنِ معمور ہو گا نغمۂ توحید سے



وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے  
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

دل پینا بھی کر خدا سے طلب  
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے  
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

# واقعات اصحاب ثلاثہ

شیخ الاسلام و المسلمین امام الحدیث حافظ القرآن و الحدیث

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواسی نور اللہ مرقدہ

شیخ الحدیث و المفسرین امام العلماء و الصالحین شیخ الحدیث و التفسیر

شیخ طریقت شفیق الرحمن صاحب درخواسی نور اللہ مرقدہ

بانی۔ مرزی جامعہ عبدالقادر بن مسعود خان پور

شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواسی مظاہر علوم درخواسی امین و ناشر

# واقعات

شیخ الاسلام و المسلمین امام الحدیث حافظ القرآن و الحدیث

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواسی رحمۃ اللہ علیہ

بانی - جامعہ مخزن العلوم خان پور



تحریر

شیخ الحدیث حضرت درخواسی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
محمد عبداللہ صاحب درخواسی مدظلہ علوم درخواسی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

## حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ

کے ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

## ۱۔ تمہارا وظیفہ قرآن و حدیث ہے

حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ جوانی کے ایام میں تن تنہا ہی عرصہ دراز تک مکمل دورہ حدیث شریف اور درس نظامی کے اسباق پڑھاتے رہے۔ دن کو طالبان قرآن و حدیث کو ساٹھ ساٹھ اسباق پڑھاتے تھے اور رات کو اپنے مرشدِ کامل حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بتلائے ہوئے روحانی اسباق اور وظائف کرتے تھے۔ تو آپ کے والد ماجد میاں جی حافظ محمود الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لائے اور کہا کہ ایسے تو میرا بیٹا زندہ نہیں بچے گا۔ سارا دن اسباق پڑھاتا ہے اور رات کو وظیفے کرتا ہے۔ میرے بیٹے سے ایک کام لیں۔ تو حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ آج سے ان کا وظیفہ صرف قرآن و حدیث ہے اور ارشاد فرمایا کہ سلسلہ قادریہ میں تو چکی پیسنی پڑتی ہے چلو تمہارا بیٹا چکی پیسنے سے بچ گیا۔ اب اس کے تمام دینی و دنیوی مسائل قرآن و حدیث سے حل ہونگے اور تمام علمی و روحانی مراحل قرآن و حدیث سے طے ہونگے۔ اسی وجہ سے حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ عمر بھر یہی ارشاد فرماتے رہے کہ میرا وظیفہ قرآن و حدیث ہے۔

## ۲۔ فضا کے پرندے بھی سامع

راجن پور کے علاقے میں ایک مسجد میں حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان تھا کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے آپ نے بیان شروع فرمایا سینکڑوں کی تعداد میں پرندے بھی دیواروں پر بیٹھے ہوئے تھے اور یوں لگ رہا تھا جیسے آپ کا بیان سن رہے ہوں اچانک حضرت موج میں آگئے اور پرندوں کو مخاطب کر کے فرمانے لگے حدیث یارسنی ہے تو قریب آ جاؤ دور کیوں بیٹھے ہو۔ اچانک سینکڑوں کی تعداد میں دیواروں پر بیٹھے ہوئے پرندے اڑے اور حضرت کے سامنے پنکھوں کے لئے لگے ہوئے پائپوں پر آ کر بیٹھ گئے اور پوری توجہ و اطمینان کے ساتھ اڑھائی تین گھنٹوں تک حضرت کا بیان سنتے رہے۔ سردھنتے رہے اور موتی چنتے رہے۔ اور دعا کے بعد جب مجمع منتشر ہوا تو پرندے بھی اڑ کر اپنے اپنے مسکن کی طرف روانہ ہو گئے۔

## ۳۔ سمندر کی مچھلیاں بھی تابع

حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے بنگلہ دیش کا چھ مرتبہ سفر کیا۔ ایک سفر میں حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد اجمل خان رحمۃ اللہ علیہ و دیگر علماء و مشائخ آپ کے ہمراہ تھے۔ یہ سب حضرات دریا عبور کرنے کے لئے ایک کشتی میں سوار تھے۔ حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے حسب عادت کشتی میں ہی جلسہ شروع کر دیا اور سب حضرات سے باری باری سیرت النبی ﷺ پر اشعار سننے شروع کر دیئے۔ جب سب حضرات اشعار سنا

کرفارغ ہو گئے اور حضرت کی باری آگئی تو آپ نے وجد میں آکر مولانا جامی کا مشہور قصیدہ حضور ﷺ کی شان میں پڑھنا شروع کر دیا۔ تب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی قصیدہ سن کر علماء صلحاء تو مدہوش ہو ہی رہے تھے سمندر کی مچھلیاں بھی بے خودی کے عالم میں موج میں آ کر کشتی میں گر رہی تھیں اور تڑپ تڑپ رہی تھیں اور اپنی جانیں پیارے نبی ﷺ کی نذر کر رہی تھیں۔ اور جب مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصیدے کو پڑھا تھا تو اس وقت وہ بھی کشتی پر سوار تھے۔ اور مچھلیاں تڑپ تڑپ کر کشتی میں گر رہی تھیں اور ماہی بے آب کا منظر پیش کر رہی تھیں۔

## ۴۔ جنات بھی خادم

بعض جنات حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے جو جامعہ مخزن العلوم خان پور میں آپ کے درس قرآن اور درس حدیث میں شریک ہوتے تھے۔ بعض جنات آپ کے مرید تھے جو مکی مسجد خان پور کے حجرہ میں جو آج بھی موجود ہے آپ سے روحانی اسباق پڑھتے تھے۔ بعض جنات آپ کے محبت تھے جو سفر و حضر میں آپ کی ملاقات و زیارت کے لئے آتے آپ کی تقاریر و بیانات کو سنتے اور آپ سے بے انتہا پیار و محبت کا اظہار کرتے۔ حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک جن نے میری شیخوپورہ کی اڑھائی گھنٹے کی تقریر بیس سال کے بعد حرف بحرف ازاول تا آخر مع آیات و احادیث میرے الفاظ اور میرے لہجے میں مجھے سنا ڈالی۔ بعض جنات آپ کے خادم تھے جو ہمہ وقت آپ کی خدمت و اطاعت پر کمر بستہ ہوتے تھے۔

## ۵۔ امام کعبہ اور شیخ درخواستیؒ

امام کعبہ شیخ عبداللہ بن سبیل رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ شیخ درخواستیؒ وجد کے عالم میں احادیث رسول ﷺ سنا تے رہے۔ پھر شیخ درخواستیؒ اچانک موج میں آگئے اور امام کعبہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ شیخ ابن قیمؒ کو جانتے ہو اور اس کا قصیدہ نونیہ آتا ہے جو اڑھائی سواشعار پر مشتمل ہے اور پھر شیخ درخواستیؒ نے خود ہی قصیدہ نونیہ پڑھنا شروع کر دیا اور تقریباً ایک سواشعار سنا ڈالے تو شیخ عبداللہ بن سبیلؒ وارفتگی کے عالم میں شیخ درخواستیؒ کے بوسے لینے لگے اور کہنے لگے کہ شیخ ابن قیم امام ہمارا ہے۔ اور اس کا قصیدہ نونیہ حفظ آپ کو ہے۔ اور آپ احادیث رسول ﷺ کے بھی حافظ ہیں۔ پھر امام کعبہ نے شیخ درخواستیؒ کا جوتا خود اٹھایا۔ وضو خود کرایا اور بول اٹھا۔

کہ ہم سمجھتے تھے کہ شاید علم صرف عرب میں ہے  
لیکن آج معلوم ہوا کہ عجم بھی علم سے خالی نہیں ہے

## ۶۔ مفتی اعظم مصر اور شیخ درخواستیؒ

حضرت درخواستیؒ ایک مرتبہ بعد نماز فجر بیت اللہ میں درس قرآن دے رہے تھے سامعین میں مصر کے مفتی اعظم بھی شریک تھے جو آپ کے درس سے بہت متاثر تھے۔ درس کے بعد مفتی اعظم نے مصافحہ کیا اور اپنا تعارف کرایا تو شیخ درخواستیؒ نے پوچھا آپ اتنے عظیم منصب پر فائز ہیں اور داڑھی سے محروم ہیں..... کیوں؟

تو مفتی اعظم نے جواب دیا کہ شیخ ایمان دل میں ہوتا ہے داڑھی میں نہیں!  
تو شیخ درخواستی نے جواب دیا کہ حیا بھی دل میں ہوتا ہے کپڑوں میں نہیں اس لئے  
کپڑے بھی اتار دیں۔ شیخ درخواستی کے اس حکیمانہ جواب سے دل پر ایک چوٹ لگی  
اور بات سمجھ میں آگئی تو مصر کے مفتی اعظم نے اپنی غلطی کو تسلیم کر لیا اور اسی مجلس میں  
داڑھی رکھنے کا ارادہ اور وعدہ کر لیا۔

### ۷۔ اپنے زمانے کا ابو ہریرہ

حضرت درخواستی ایک مرتبہ بعد نماز عشاء مسجد نبویؐ میں فضائل مدینہ منورہ  
پر درس حدیث ارشاد فرما رہے تھے سامعین میں مصر و شام کے علماء و مشائخ بھی موجود  
تھے۔ آپ مسلسل سند کے ساتھ احادیث رسول ﷺ پڑھتے جا رہے تھے۔  
درس حدیث کے اختتام پر ایک شامی محدث پکار اٹھے جس نے ابو ہریرہ کو  
نہیں دیکھا تو وہ اس شیخ کو دیکھ لے۔ کیونکہ یہ اپنے دور اور زمانے کا ابو ہریرہ ہے۔  
حضرت ابو ہریرہ حضور اکرم ﷺ کے شاگرد خاص اور خادم خاص تھے۔  
احادیث کثیرہ کے راوی تھے اور حفظ حدیث کے ذوق کے امین تھے۔

### ۸۔ مدینہ منورہ میں قیام کی اجازت نہ ملی

حضرت درخواستی سے پوچھا گیا کہ جب آپ نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے  
کے ارادہ سے استخارہ فرمایا تو حضور اکرم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا تھا  
تو شیخ درخواستی نے کہا کہ صرف دو لفظ تھے۔



اِذْهَبْ ثُمَّ ارْجِعْ اِبْ آپْ جَائِيں پھر آنا۔

## ۹۔ انسان کا مصداق انبیاء کرام ہیں

حضرت درخواستی سے سوال پوچھا گیا کہ اللہ رب العزت قرآن مجید میں

ارشاد فرماتے ہیں۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔

کہ ہم نے انسان کو بہترین شکل و صورت میں پیدا کیا ہے۔ جبکہ انسانوں میں، لو لے

لنگڑے، اندھے، کانے، بد صورت لوگ، بے شمار نظر آتے ہیں۔

تو شیخ درخواستی نے جواب دیا کہ یہاں انسان کا مصداق انبیاء کرام ہیں۔

جنہیں اللہ رب العزت نے بہترین شکل و صورت میں پیدا کیا۔

اور تمام قسم کی خطاؤں اور غلطیوں سے محفوظ اور معصوم پیدا کیا۔

## ۱۰۔ مسجد حرام شب بھر کھلی رہتی ہے مسجد نبویؐ

### نصف شب کو بند کر دی جاتی ہے راز کیا ہے؟

حضرت درخواستی سے سوال پوچھا گیا کہ مسجد حرام کو سعودی انتظامیہ ساری رات

کھلا رکھتی ہے جبکہ مسجد نبویؐ کو آدھی رات کے بعد بند کر دیتی ہے۔ یہ فرق کیوں ہے۔

تو شیخ درخواستی نے جواب دیا کہ مسجد حرام میں اللہ رب العزت کا علامتی گھر بیت اللہ

شریف ہے اور اللہ کی ذات لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ۔ کی وصف سے موصوف ہے کہ

اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند آتی ہے اسی وجہ سے مسجد حرام ساری رات کھلی رہتی

ہے اور مسجد نبویؐ حجرہ نبویؐ سے متصل ہے جو حضور اکرمؐ کی آخری آرام گاہ ہے جہاں آپ حیات ہیں اور آرام فرما ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ آپ کو آرام اور استراحت کی ضرورت ہوتی ہے اسی وجہ سے مسجد نبویؐ آدھی رات کے بعد تہجد کے وقت تک بند کر دی جاتی ہے۔

### ۱۱۔ اَیْکُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ

حضرت درخواستی سے پوچھا گیا کہ جب حضور اکرمؐ اپنے جمالات ظاہری اور کمالات باطنی کے اعتبار سے تمام کائنات سے بڑھ کر تھے تو مجلس میں آنے والے اجنبی آدمی کو آپ کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی تھی اسے تو فوراً حضور اکرمؐ کو پہچان لینا چاہئے تھا۔

جیسا کہ حضرت ضمام بن ثعلبہ کے بارے میں ہے کہ جب وہ ۹ھ میں تشریف لائے اور حضور کی محفل و مجلس میں تشریف لے گئے تو پوچھا اَیْکُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ تم میں محمدؐ کون ہے علماء نے اس کے مختلف جواب دیئے ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ حضور اکرمؐ مجلس میں صحابہؓ کے ساتھ مل جل کر بلا امتیاز بیٹھتے تھے۔ اسلئے اجنبی آدمی کو نہ پہچان سکتا تھا۔ بعضوں نے کہا کہ سب کا لباس، داڑھی اور حلیہ وغیرہ ایک جیسا ہوتا تھا اس لئے آنے والا امتیاز نہ کر سکتا تھا اور پوچھنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ اَیْکُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ۔

لیکن شیخ درخواستی نے جو جواب دیا وہ آپ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپ نے کہا کہ حضور اکرمؐ کے حسن کا یہ عالم تھا کہ اس کا عکس مجلس اور حاضرین

مجلس پر پڑتا تھا جس سے پوری مجلس اور حاضرین مجلس کے چہرے منور اور روشن ہو جاتے تھے جیسا کہ سورج اور چودھویں رات کے چاند کا عکس کسی چیز پر پڑے تو وہ روشن اور منور ہو جاتی ہے۔ تو آنے والے آدمی کی آنکھیں چندھیا جاتیں اور اسے سب چہرے یکساں اور ایک جیسے نظر آتے اور وہ پوچھنے پر مجبور ہو جاتا کہ تم میں محمد کون ہے ﷺ

## ۱۲۔ موت آئی تو زبان پر اللہ کا نام تھا

حضرت درخواستی کی وفات ۹ ربیع الاول بروز اتوار کو ہوئی۔ آخری وقت میں ایک مرتبہ بلند آواز سے ”اللہ“ کہا اور اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ صبح سات بجے جب آسمان کا سورج طلوع ہو رہا تھا تو زمین کا یہ سورج 103 برس تک اپنے علم و عرفان کی کرنیں بکھیر کر غروب ہو گیا۔



# واقعات

شیخ الاسلام حضرت درخوئیؒ کے علمی جائزین  
شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر  
شیخ طریقت شفیق الرحمن درخوئیؒ نور اللہ  
حضرت مولانا  
بانی۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور



## تحریر

شیخ الحدیث حضرت درخوئیؒ کے جائزین  
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام  
شیخ طریقت حماد اللہ درخوئیؒ مدظلہ علوم درخوئی  
حضرت مولانا  
امین وناشر

مہتمم۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

## شیخ الحدیث والنفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی کے

۱۲، اہم واقعات

### ۱۔ اے اللہ۔ میرے بیٹے کو شیخ الحدیث بنا دے

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب چھوٹی عمر کے تھے تو جمعۃ المبارک کے دن آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو غسل کراتیں، اچھے کپڑے پہناتیں، خوشبو لگاتیں، اور جب حافظ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمانے کے لئے مسجد تشریف لے جاتے تو اپنے کم سن بیٹے شفیق الرحمن کو اپنے والد ماجد کے ساتھ روانہ کرتیں اور دعا کرتیں کہ اے اللہ میرے ابا کو تو نے حافظ الحدیث بنایا ہے تو میرے بیٹے کو شیخ الحدیث بنا دے۔

### ۲۔ دونو اسے ادو جائنشین

مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ لندن نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ برصغیر میں دو محدث ایسے گزرے ہیں جن کی علم حدیث کی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور ہر ایک کے شاگردان حدیث کی تعداد پچاس ہزار ہے۔ پہلے محدث حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی ہیں اور دوسرے محدث حضرت مولانا محمد

عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور فرمایا کہ حسن اتفاق دیکھئے کہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کی مسند حدیث کے وارث اور جانشین ان کے نواسے شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی بنے۔ اور مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند حدیث کے وارث اور جانشین بھی ان کے نواسے مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ بنے۔

### ۳۔ تم میرے شیخ درخواستیؒ کی یادگار ہو

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جانشین امیر شریعت حضرت سید عطاء المنعم شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لئے ملتان تشریف لے گئے۔ حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر جو نہی حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی۔ بڑی بے قراری و بے تابی سے گلے لگایا۔ فرط محبت میں آنکھوں سے آنسو اور لب پر دعائیں تھیں اور یوں گویا تھے کہ تم میرے شیخ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے علم و عمل کی یادگار ہو۔ کھانے کے دسترخوان پر حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھوں سے حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو چند لقمے بھی کھلائے۔

یہ منظر دیدنی تھا۔ پورا مجمع اشکبار تھا

### ۴۔ شیخ درخواستیؒ کی یاد تازہ ہوگئی

جامع مسجد الصادق بہاول پور کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ختم نبوت پر تاریخی بیان ہوا۔

بعد میں امین مسلک احناف حضرت مولانا محمد امین صاحب اوکاڑویؒ نے اپنے خطاب

میں فرمایا کہ میں نے پہلی مرتبہ اسٹیج پر بیٹھ کر حضرت شیخ الحدیث صاحب کا بیان سنا ہے۔ آپ نے مسئلہ ختم نبوت پر احادیث نبویہ ﷺ کا پیش بہا ذخیرہ پیش کر کے دلوں کو منور کر دیا ہے۔ اور حافظ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو تازہ کر دیا ہے۔ اور یوں لگ رہا تھا جیسے شیخ درخواستی کی روح بول رہی ہو۔ اور سچ یہ ہے کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب ہی شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند قرآن و حدیث کے امین اور علمی و روحانی جانشین ہیں۔

## ۵۔ والد کا احترام

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے 1977ء میں بخاری شریف ج اول کا سبق پڑھانا شروع کیا۔ اسی سال کی بات ہے کہ ایک موقع پر حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سر کے بال بڑھے ہوئے تھے۔ دادا جان رحمۃ اللہ علیہ نے دو تین مرتبہ کہا کہ آپ سر کے بال چھوٹے کرالیں۔

آپ نے کہا ٹھیک ہے لیکن مصروفیت کی وجہ سے آپ عمل نہ کر سکے اور سر کے بال چھوٹے نہ کر سکے۔ چند دن کے بعد دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کا دوبارہ آنا ہوا۔ آپ جامعہ مخزن العلوم خان پور کی دارالحدیث میں بخاری شریف ج اول کا سبق پڑھا رہے تھے۔ تو دادا جان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مولوی شفیق الرحمن تم نے ابھی تک بال چھوٹے نہیں کرائے فوراً جاؤ اور بال چھوٹے کرا کے آؤ۔ تو حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً اپنے والد گرامی کے حکم کی اتباع کی اور اپنے سر کے بال چھوٹے کرائے۔

## ۶۔ فنانی الشیخ کا مقام

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیخ اور مرشد کامل حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ سے غایت درجہ کی عقیدت و محبت تھی۔ اسی وجہ سے آپ نے اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام ظاہری و باطنی اداؤں کو اپنالیا تھا۔ اسی وجہ سے آپ کو فنانی الشیخ کا مقام حاصل ہو گیا تھا۔ اسی وجہ سے استاد اور شاگرد دونوں کی حیات اور وفات، مقاصد اور نظریات میں ایک حیرت انگیز مماثلت و مشابہت نظر آتی ہے۔

## ۷۔ والد ماجد کی نظروں میں مقام

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب جامعہ مخزن العلوم میں شیخ الحدیث تھے تو جامع مسجد مخزن العلوم میں بطور خطیب اعظم کے بھی فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ لوگ دور دراز سے آپ کی خطابت سننے کے لئے صبح ہی سے شاہی جامع مسجد میں جمع ہونا شروع ہو جاتے تھے اور بیان شروع ہونے سے پہلے ہی جامع مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھر چکی ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ جمعۃ المبارک کے دن دادا جان رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر تشریف لائے ہوئے تھے اور ہماری رہائش گاہ مدرسہ کے اندر ہی تھی۔ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جمعۃ المبارک کا بیان ارشاد فرما رہے تھے۔ آواز صاف اور واضح انداز میں گھر میں سنائی دے رہی تھی۔ وہ منظر آج بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے۔



داداجان رحمۃ اللہ علیہ گھر کے صحن میں چل رہے تھے۔

آنکھوں میں آنسو تھے، اور زبان پر یہ الفاظ تھے کہ کیا کوئی اس طرح بیان کر سکتا ہے، کوئی میرے بیٹے کی طرح قرآن و حدیث سے مزین احکام و مسائل سے مرصع بیان کر سکتا ہے۔!

داداجان رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے کے اس عظیم مقام پر شاداں و فرحاں نظر آ رہے تھے اور اپنے رب رحمان کے حضور شکر گزار نظر آ رہے تھے۔!

## ۸۔ کل میرے شیخ درخواستی کا جنازہ اٹھا تھا

### آج ان کے مشن کا جنازہ اٹھایا جا رہا ہے

حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ تصویر کشی کے سخت مخالف تھے۔ کیمرہ مین کو سختی سے ڈانٹ دیتے تھے۔ اور بعض مواقع پر کیمرے توڑے بھی گئے۔ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزاج بھی کچھ اسی قسم کا تھا۔ اس پر ایک اہم سبق آموز واقعہ لائق تحریر ہے۔ حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد تعزیت کے لئے صدر پاکستان جناب سردار فاروق احمد خان لغاری صاحب جامع مسجد مخزن العلوم خان پور تشریف لائے۔ سرکاری روایات کے مطابق ٹی وی کے کیمرہ مین بھی ساتھ آئے۔

بہت سے لوگ آگے بڑھ کر اپنی تصاویر نمایاں کرانے کی فکر میں تھے۔

لیکن والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

کل میرے شیخ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ اٹھا تھا

آج ان کے مشن کا جنازہ اٹھایا جا رہا ہے۔ میں ایسی محفل میں نہیں بیٹھ سکتا۔  
یہ کہا اور اٹھ کر چل دیئے۔

اور دیکھنے والوں کی نظروں میں شیخ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا نقشہ گھوم گیا۔

## ۹۔ میں تو ہوں گا ہی نہیں

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 10 شعبان المعظم ۱۳۲۷ ہجری کو ہوئی اور  
20 شعبان المعظم کو صرف دس دن بعد والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی بھی وفات ہو گئی۔  
والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے عمر بھر حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حق خدمت ادا  
کیا اور حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد بھی 10 دن تک تعزیت،  
ایصال ثواب اور خاندان کی تسلی و بھلائی جیسے امور نمٹانے کے بعد اپنے شریک سفر کی  
ملاقات کو عازم سفر ہو گئیں اپنے محبوب شوہر کی جدائی کو زیادہ عرصہ برداشت نہ کر سکیں۔  
ایک مرتبہ بیماری کے عالم میں جب گھر کے تمام افراد حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ  
علیہ سمیت گھر میں موجود تھے والدہ صاحبہ نے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب  
کر کے فرمایا کہ میرا جنازہ مولوی حماد اللہ پڑھائے گا تو حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ  
علیہ نے کہا کہ میرا جنازہ بھی مولوی حماد اللہ پڑھائے گا۔

پھر ایک دوسرے موقع پر جب گھر کے تمام افراد موجود تھے والدہ صاحبہ  
رحمۃ اللہ علیہا نے کہا کہ میرا جنازہ مولوی حماد اللہ پڑھائیگا تو والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
نے کہا کہ اسی نے ہی تمہارا جنازہ پڑھانا ہے میں تو ہوں گا ہی نہیں۔

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے تیسرے دن والدہ صاحبہ ”مجھے یاد دلا رہی تھیں کہ کیسے کہتے تھے کہ میں تو ہونگا ہی نہیں۔“

## ۱۰۔ میں اپنی آخرت بنا رہا ہوں

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا زندگی کے آخری سالوں میں یہ معمول بن گیا تھا کہ جب گھر میں تشریف لاتے تو زیادہ بات چیت نہ کرتے تھے بلکہ کثرت سے تلاوت قرآن میں مصروف رہتے تھے۔ والدہ صاحبہ کے بیماری کے ایام چل رہے تھے اس لئے بطور شکوہ کے فرماتیں کہ سارا دن مدرسہ میں قرآن و حدیث کے اسباق پڑھاتے رہتے ہیں۔

راتوں کو وعظ اور تقریر کے پروگراموں میں مصروف رہتے ہیں اور جب گھر میں آتے ہیں قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

ہمارے لئے آپ کے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا تو حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے کہ آپ لوگ مجھ سے ناراض نہ ہوں۔

میں اپنی آخرت بنا رہا ہوں۔ مجھے اپنی آخرت بنا لینے دو۔

## ۱۱۔ میرے نام، کام، اور خاندان کو میرا بیٹا سنبھالے گا

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کی آخری رات کی کیفیت والدہ صاحبہ نے یوں بیان کی کہ آپ شب بھر جاگتے رہے۔ حال احوال بانٹتے رہے۔ آباؤ اجداد اور رشتہ داروں کے قصے سناتے رہے۔ اپنی زندگی کی حسین اور خوشگوار یادوں کو تازہ

کرتے رہے۔ اور بار بار کہتے رہے کہ مولوی حماد اللہ سمجھدار اور تجربہ کار ہو چکا ہے اب مجھے اپنی موت کی کوئی فکر نہیں ہے۔ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے، میرے نام، کام اور میرے خاندان کو اب میرا بیٹا سنبھال لے گا۔ اور انشاء اللہ العزیز رب رحمان، میرے بیٹے سے قرآن و حدیث کی خدمت و اشاعت کا خوب خوب کام لینگے۔ اور میرا بیٹا خانوادہ درخواستی کے لئے عزت و افتخار اور سرفرازی و سر بلندی کی علامت اور نشان بن جائے گا۔

## ۱۲۔ موت آئی تو قرآن پڑھتے ہوئے

### تفسیر پڑھاتے ہوئے

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 10 شعبان المعظم بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر سورۃ کہف کی تلاوت کرتے ہوئے ہوئی۔ جبکہ یکم شعبان المعظم سے دورہ تفسیر القرآن کا آغاز بھی ہو چکا تھا اور ملک بھر سے علوم قرآن کے حصول کے دیوانے، علماء، طلباء، خطباء، مقررین، مدرسین، واعظین، عوام اور خواص، سینکڑوں کی تعداد میں جامعہ میں پہنچ چکے تھے۔ جنہیں آپ ڈیڑھ پارہ قرآن مجید کی تفسیر بھی پڑھا چکے تھے۔ اور 10 شعبان المعظم کا جمعہ المبارک بھی آپ نے خود پڑھایا تھا اور نماز عصر بھی باجماعت ادا فرمائی تھی اور جب آسمان کا سورج غروب ہونے لگا تو زمین کا یہ سورج بھی ساٹھ سال تک اپنے علم و عرفان کی بہاریں دکھا کر غروب ہو گیا۔

# واقعات

شیخ الحدیث حضرت درخوآسی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخوآسی مدظلہ علوم درخوآسی  
ایشین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راجما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

تحریر

حافظ محمد نعمان درخوآسی

نائب مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ

کے بارہ اہم واقعات

## ۱۔ دیدار تجلی خداوندی عزوجل

حضرت والد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جب 10 سال کی عمر میں بستی درخواست میں اپنے دادا جان حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب درخواستی کے ہاں قرآن مجید حفظ مکمل کیا تو آپ کورات کے وقت خواب میں تجلی خداوندی کا دیدار نصیب ہوا۔ بستی درخواست میں بڑے دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں دو کمرے تھے ایک کمرہ سامان کیلئے اور ایک کمرہ آرام کیلئے۔ حضرت والد صاحب مدظلہ آرام والے کمرے میں سوئے ہوئے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ اچانک پورا کمرہ نور اور روشنی سے بھر گیا ہے اور ضوؤء اَحْسَنُ مِنْ ضَوِءِ الشَّمْسِ کا منظر پیدا ہو گیا ہے اور ایک سفید روشن چاندی کا طشت انواع و اقسام کی جنت کی مٹھائیوں سے بھرا ہوا ظاہر ہوا اور پھر دست قدرت نے کلام خداوندی کے حفظ پر بطور انعام کے مٹھائی کا ایک ٹکڑا حضرت والد صاحب مدظلہ کو کھلا دیا۔ جس کی لذت اور مٹھاس

حضرت والد صاحب مدظلہ آج بھی محسوس فرماتے ہیں!

اور کلام خداوندی کے حفظ پر دیدار خداوندی سے بڑھ کر کوئی ہدیہ اور تحفہ نہیں ہو سکتا

## ۲۔ دیدار تجلی محمد ﷺ

حضرت والد صاحب مدظلہ نے جب بیس سال کی عمر میں جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں دورہ حدیث شریف اور سند فراغت اور دستار فضیلت حاصل کی تو آپ کو رات کے وقت خواب میں تجلی محمدی ﷺ کا دیدار نصیب ہوا اور حدیث نبوی ﷺ کی تکمیل پر دیدار نبوی ﷺ بڑھ کر کوئی ہدیہ اور تحفہ نہیں ہو سکتا!

## ۳۔ حافظ الحدیث حضرت درخواستی کا ایک سو روپے بطور انعام دینا

حضرت والد صاحب مدظلہ جب عالم بنے تو حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نور اللہ مرقدہ مبارکباد اور دعا دینے کیلئے سٹیٹیاٹ ٹاؤن خانپور میں ہمارے گھر میں تشریف لائے اور خانوادہ درخواستی کی تیسری نسل میں حضرت والد صاحب مدظلہ کے عالم بننے پر نہایت خوشی کا اظہار کیا اور ڈھیروں دعائیں ارشاد فرمائیں!

اور حضرت والد صاحب مدظلہ کو ایک سو روپے بطور محبت اور انعام کے عطاء فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ ان پیسوں کو خرچ نہیں کرنا بلکہ دوسری رقم کے ساتھ رکھ دینا اس سے تمام رقم میں خیر و برکت پیدا ہوگی!

اور حضرت والد صاحب مدظلہ نے اپنے بڑے نانا جان شیخ درخواستی کے فرمان کے مطابق ایک سو روپے کے نوٹ کو محفوظ کر کے رکھ دیا جو آج 25 سال گزر جانے کے باوجود بھی آپ کے پاس موجود و محفوظ ہیں۔

اس موقع پر شیخ درخواستی نے ایک واقعہ بھی سنایا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے بڑے بیٹے سید عطاء المنعم شاہ بخاری نے قرآن مجید حفظ کیا تو میں نے بطور انعام کے 10 روپے دیئے اور کہا کہ ان پیسوں کو خرچ نہیں کرنا بلکہ دوسری رقم کے ساتھ رکھ دینا اس سے خیر و برکت ہوگی شیخ درخواستی نے فرمایا کہ جب اس واقعہ کو 40 برس گزر چکے تھے ایک مرتبہ ابن امیر شریعت دس روپے کا وہی نوٹ میرے پاس لائے دکھایا اور کہا میں نے آپ کے فرمان کے مطابق ان دس روپوں کو خرچ نہیں کیا۔  
بلکہ محفوظ رکھا ہے اور عمر بھر ان کو محفوظ رکھوں گا۔

### ۴۔ حافظ الحدیث حضرت درخواستی کا پیسے عطا فرمانا

حضرت والد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے زمانہ طالب علمی میں خواب دیکھا کہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے اپنی جیکٹ سے کافی رقم نکال کر انہیں عطا فرمائی تو حضرت دادا جان نے خواب کی تعبیر میں ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ العزیز آپ شیخ درخواستی کے حدیث و تفسیر کے مشن کو آگے بڑھائیں گے اور خاندان درخواستی کی تیسری نسل میں رب رحمن آپ کو ہی شیخ درخواستی کے علوم و فیوض کا امین اور جانشین بنائیں گے۔

### ۵۔ خطیب العصر حضرت دین پوری کا پیسے عطا فرمانا

حضرت والد صاحب مدظلہ نے زمانہ طالب علمی میں خواب دیکھا کہ خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے اپنی جیب سے کافی رقم نکال کر انہیں



عطاء فرمائیں تو حضرت دادا جانؒ نے خواب کی تعبیر میں ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ العزیز رب الرحمن آپ کو خطیب العصر حضرت دین پوریؒ کا تسلسل بیان اور انداز خطابت نصیب فرمائیں گے۔

## ۶۔ حضرت دادا جانؒ کا پیسے عطا فرمانا

والد صاحب مدظلہ نے زمانہ طالب علمی میں خواب دیکھا کہ آپ کو دادا جان شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی نے اپنی جیب سے کافی رقم نکال کر عطاء فرمائی ہے تو حضرت دادا جانؒ نے خواب کی تعبیر میں ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ العزیز میرے نام، کام، خاندان اور پروگرام کو میرے بعد تم نے سنبھالنا ہے

## ۷۔ حضرت دادا جانؒ کا دودھ پلانا

دادا جان شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی کی وفات کے بعد کئی ساتھیوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت دادا جانؒ دودھ کا بھرا ہوا گلاس لائے اور حضرت والد صاحب مدظلہ کو پلایا اور دودھ کا پلانا ظاہر ہے کہ اس کی تعبیر و صدق علم و روحانیت ہی ہے!

## ۸۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب است

قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کئی مرتبہ جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور کے اجتماع میں شریک ہوئے تو حضرت والد صاحب

مدظلہ کے تعلیمی، تدریسی، تبلیغی، تصنیفی، سیاسی کام کو دیکھا اور اسٹیج پر آپ کی علمی خطیبانہ گفتگو کو سنا تو بے اختیار پکارا ٹھے۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔

یہ سارا گہرانہ ہی سورج کی مانند روشن ہے

۹۔ تیسری نسل میں آپ ہی خاندان درخواستی کے نمائندہ اور وارث ہیں

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ جب حضرت دادا جانؒ کی تعزیت کیلئے جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خانپور تشریف لائے تو حضرت والد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے ارشاد فرمایا کہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستیؒ کی وفات کے بعد آپ ہی تیسری نسل میں درخواستی خاندان کے نمائندہ اور وارث ہیں۔

۱۰۔ خانپور کی وجہ شہرت حدیث و تفسیر ہے

قائد اہلسنت الجماعت حضرت علامہ مولانا علی شیر حیدری صاحبؒ جب حضرت دادا جانؒ کی تعزیت کیلئے جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خانپور میں تشریف لائے تو حضرت والد صاحب برکاتہم العالیہ سے ارشاد فرمایا کہ خانپور کی وجہ شہرت حدیث و تفسیر ہے اولاً حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستیؒ نے عمر بھر خدمت قرآن و حدیث کا فریضہ سرانجام دیا۔ ثانیاً شیخ الاسلام حضرت درخواستی کے علمی جانشین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستیؒ نے عمر بھر خدمت قرآن و حدیث کا فریضہ نبھایا اور حق جانشینی ادا کیا۔ ثالثاً۔ شیخ الحدیث حضرت

درخواستی کے جانشین ہونے کی حیثیت سے اب عمر بھر خدمت و اشاعت قرآن و حدیث کا فریضہ نبھانا اور حق جانشینی ادا کرنا آپ کی ذمہ داری ہے!

### ۱۱۔ والدین کی محبت

حضرت والد صاحب مدظلہ کیلئے اعزاز اور خوش نصیبی کی بات ہے کہ آپ کو آباؤ اجداد کا خصوصی پیار اور شفقت حاصل رہی خصوصاً والدین مکرّمین مرحومین کی محبت اور تربیت جو آپ کیلئے سرمایہ افتخار ہے اور دنیا کیلئے باعث استعجاب ہے

### ۱۲۔ والدین کی وصیت

حضرت والد صاحب مدظلہ کیلئے اعزاز اور خوش نصیبی کی بات ہے کہ آپ کے والدین مکرّمین مرحومین نے وصیت فرمائی کہ ہمارا جنازہ ہمارا بیٹا مولوی حماد اللہ درخواستی پڑھائیگا۔

اور ظاہر ہے کہ ایک بیٹے کیلئے اس سے بڑھ کر اعزاز اور سرمایہ افتخار اور کیا ہو سکتا ہے!



حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب دارالافتاء دارالحدیث  
 شیخ الحدیث والمفسرین حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب دارالافتاء دارالحدیث  
 شیخ الحدیث النبی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب دارالافتاء دارالحدیث  
 لی ۱۵۰ سالہ دینی تعلیمی ادارہ دینی تعلیمی ادارہ دینی تعلیمی ادارہ دینی تعلیمی ادارہ  
 اور اشاعت قرآن وحدیث کی خدمات و منشاء کا پورا پورا بیان



مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 شیخ الاسلام و المسلمین۔ امام الحدیث والمفسرین۔ حافظ القرآن والحدیث  
 حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب دارالافتاء دارالحدیث

بانی شیخ الاسلام حضرت درخواسی کے علمی جانشین  
 شیخ الحدیث والمفسرین۔ امام العلماء و الصلحاء۔ شیخ الحدیث و التفسیر۔ شیخ طریقت  
 حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب دارالافتاء دارالحدیث  
 نواللہ

مدیر شیخ الحدیث حضرت درخواسی کے جانشین  
 شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام  
 پیر طریقت حضرت مولانا حماد اللہ درخواسی مدظلہ علوم درخواسی  
 امین و ناشر

زیر طبع کتب  
**مکتبہ شیخ درخوآستی**  
 مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور ضلع رحیم یار خان

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخوآستی کے علمی و روحانی جانشین  
 شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

شیخ الاسلام حضرت درخوآستی کے علمی و روحانی جانشین  
 شیخ الحدیث و التفسیر امام العلماء و الصالحین شیخ الحدیث و التفسیر

امین و ناشر  
**حما د اللہ درخوآستی** مدظلہ  
 علوم درخوآستی  
 مدیر - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 مدیر - مکتبہ شیخ درخوآستی خان پور

شیخ طریقت  
 حضرت مولانا  
**شفیق الرحمن درخوآستی**  
 نور اللہ مرقدہ  
 بانی - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 بانی - مکتبہ شیخ درخوآستی خان پور

تشریحات درخوآستی علی صحیح البخاری	تفسیر درخوآستی	مضامین القرآن للدرخوآستی
تقریر مشکوٰۃ شریف	تقریر جلالین شریف	تقریر بیضاوی شریف
حیاة درخوآستی (سوانح)	خطبات درخوآستی جلد چہارم (متفرق اسلامی خطبات)	خطبات درخوآستی جلد سوم (صحابہ و اہل بیت)
نکاح کے فضائل و مسائل	حج کے فضائل و مسائل	زکوٰۃ کے فضائل و مسائل
اصحاب ثلاثہ	شیخ درخوآستی (دائمی جنتری)	ائمہ اربعہ

# مطبوعات مکتبہ شیخ درخوئی

مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور ضلع رحیم یار خان

تاریخ

شیخ الحدیث خضر رحیم آسی کے علمی و روحانی جانشین  
شیخ الحدیث والنسیر خطیب اسلام

شیخ الاسلام خضر رحیم آسی کے علمی و روحانی جانشین  
شیخ الحدیث والنسیر امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والنسیر

شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمن درخوئی نور اللہ مرقدہ  
شیخ طریقت حضرت مولانا محمد الدردر خواتی مدظلہ علوم درخوئی امین و ناشر

مدیر۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مدیر۔ مکتبہ شیخ درخوئی خان پور

بانی۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
بانی۔ مکتبہ شیخ درخوئی خان پور

خطباتِ درخوئی  
جلد دوم  
(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

خطباتِ درخوئی  
جلد اول  
(توحید خداوندی)

مقدمۃ الحدیث  
للدرخوئی

مقدمۃ القرآن  
للدرخوئی

فیضانِ درخوئی

مجالسِ درخوئی

دروسِ درخوئی

فیوضاتِ درخوئی  
مجزباتِ درخوئی

حج و عشق  
محبت کا سفر

قربانی  
فضائل و مسائل

ماہِ رمضان المبارک  
فضائل و مسائل

چہل حدیث

میرا نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم

ماہِ ذوالحج  
فضائل و مسائل  
(پارٹ)

ماہِ رمضان المبارک  
فضائل و مسائل  
(پارٹ)

منزل